Machine Translated by Google

انجیل

پولس کے مطابق رومیوں کو

تعارف

پولوس رسول واقعی روم میں جا کر خوشخبری کی منادی کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اسے کئی مواقع پر روک دیا گیا۔ پھر، خداوند نے اسے ایک تحریری دستاویز کے ذریعے اس شہر کے مومنین کے ساتھ بانٹنے کی ترغیب دی: رومیوں کو خط۔ اس میں، اس نے وہ خوشخبری پیش کی جو اسے خود خداوند یسوع مسیح کی طرف سے وحی کے ذریعے ملی تھی (گلتیوں 1:12)۔

اس کا مواد تمام طبقوں کے لوگوں کی صورت حال کا احاطہ کرتا ہے: غیر قوموں سے جنہوں نے کبھی بائبل یا مسیح کے بارے میں نہیں سنا ہے، مقدس صحیفوں کے جاننے والے یہودی کاتبوں تک
اور خدا کا قانون.

رومیوں کو لکھا گیا خط نہ صرف پولس کی ہم عصر نسل کے لیے لکھا گیا تھا۔
اس کا مواد صدیوں پر محیط ہے اور ہمیں بھی فائدہ پہنچاتا ہے: "کیونکہ جو کچھ پہلے لکھا گیا تھا وہ ہماری تعلیم کے لیے لکھا گیا تھا" روم۔ 15:4۔یہ ہر ایک کو پچھلے گناہوں کی معافی اور حال اور مستقبل میں خدا کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کی طاقت حاصل کرنے کا راستہ دکھاتا ہے ۔ جو لوگ اس کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں وہ اپنی جانوں کو بچائیں گے اور ابدی زندگی کے وارث ہوں گے۔

پال نے نجات کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے لکھا کہ "اس کی دی گئی حکمت کے مطابق... اس کے تمام خطوط میں، جن میں سے کچھ ایسے نکات کو سمجھنا مشکل ہے" 2پطرس 3:15، 16 ۔اس وجہ سے، ہم سمجھتے ہیں۔ ضروری ہے کہ اس اہم خط کے مواد کی ایک نکتہ بہ نقطہ وضاحت پیش کی جائے، صحیفے کا صحیفے سے موازنہ کیا جائے، تاکہ اس کے پیغام کو صحیح طور پر سمجھا جاسکے۔اسی کوشش کے نتیجے میں یہ کتاب تیار ہوئی۔

اس کتاب کا مرکز رومیوں میں پیش کردہ انجیل کے پیغام کو واضح کرنا ہے۔ اس وجہ سے، وہ باب 1سے 12کی آیت بہ آیت وضاحت پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ وہ آخری ابواب پر توجہ نہیں دیتا، جو مسیحی زندگی کے عملی فرائض اور مومنین کو سلام پیش کرنے کے لیے وقف تھے۔

اس اشاعت کا مقصد زمین پر موجود تمام لوگوں کی مدد کرنا ہے، قطع نظر ان کی اصل، قومیت، مذہبی رجحان یا خدا کے علم کی ڈگری،

Machine Translated by Google

خوشخبری اور نجات کا راستہ تلاش کریں۔ اگر آپ اپنی روح کی نجات کی تلاش میں ہیں، تو آپ کو وہی ملے گا جس کی آپ یہاں تلاش کر رہے ہیں۔ اللہ اپ پر رحمت کرے.

رومیوں 1

"پولس، یسوع مسیح کا ایک خادم، جسے رسول ہونے کے لیے بلایا گیا، خدا کی خوشخبری کے لیے الگ کیا گیا، جس کا وعدہ اس نے پہلے اپنے نبیوں کے ذریعے مقدس صحیفوں میں کیا تھا، اپنے بیٹے کے بارے میں، جو داؤد کی نسل سے پیدا ہوا تھا۔ جسم نے، خدا کے بیٹے کو قدرت میں قرار دیا، پاکیزگی کی روح کے مطابق، مردوں میں سے جی اٹھنے کے ذریعے، -یسوع مسیح ہمارے خداوند، جس کے ذریعے ہم نے فضل اور رسولیت حاصل کی، اس کے نام کے ذریعے تمام قوموں کے درمیان ایمان کی اطاعت کے لیے۔ جن میں آپ کو بھی یسوع مسیح سے تعلق رکھنے کے لیے بلایا گیا ہے۔ ان تمام لوگوں کے لیے جو روم میں ہیں ، خدا کے پیارے، مقدس کہلاتے ہیں: خدا ہمارے باپ اور خداوند یسوع کی طرف سے فضل اور سلامتی

مسیح"۔ روم ۔1:1-7

ایک رسول وہ ہے جسے خدا نے خوشخبری سنانے کے لیے بلایا ہے۔ مسیح نے پولس کو بلایا اور اسے اس کام کے لیے الگ کیا۔ اُس نے اپنے خادم کے بارے میں کہا، ”یہ میرے لیے ایک چُنا ہوا برتن ہے جو غیر قوموں، بادشاہوں اور بنی اسرائیل کے سامنے میرا نام لے کر آئے گا“ اعمال ۔9:15پولس خط کا آغاز یہ ظاہر کرتے ہوئے کرتا ہے کہ وہ ماسٹر کی کال کو مان رہا ہے۔ یہ مختصراً بیان کرتے ہوئے کرتا ہے۔

اس نے اس سے کیا سیکھا اور جو کمیشن اسے ملا۔

اسے یقین تھا کہ یسوع مسیح، جو یہوداہ کی اولاد میں پیدا ہوا اور یہودیوں کے ہاتھوں مصلوب ہوا، زندہ خدا کا بیٹا ہے جسے اپنے باپ، روح القدس کی طاقت سے زندہ کیا گیا۔ کیونکہ وہ خود اس سے ملا تھا، جب وہ دمشق کے راستے پر تھا۔ اس وقت وہ عیسائیوں پر ظلم کرنے والا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ یسوع ایک دھوکے باز تھا اور سوچتا تھا کہ وہ اپنے میں ماننے والوں کو زمین کے چہرے سے مٹانے کے لیے فعال طور پر کام کر کے خدا کی حقیقی خدمت کر رہا ہے۔ اس مقصد کی تلاش میں، "جب کہ وہ خداوند کے شاگردوں کے خلاف دھمکیوں اور موت کا سانس لے رہا تھا، وہ سردار کاہن کے پاس گیا اور اس سے دمشق، عبادت گاہوں کے نام خطوط طلب کیے، تاکہ اگر وہ اس فرقہ میں سے کچھ تلاش کر سکے، چاہے وہ مرد ہوں۔ یا خواتین، انہیں قیدیوں کو یروشلم لے جائیں۔ اور جب وہ اپنے راستے پر چل رہا تھا تو یوں ہوا کہ جب وہ دمشق کے قریب پہنچا تو اچانک آسمان سے روشنی کی ایک شعلہ نے اسے گھیر لیا۔ اور، زمین پر گرتے ہوئے، اس نے ایک آواز سنی جو اسے کہتے ہوئے:

Machine Translated by Google

ساؤل، ساؤل، کیا تم ستا رہے ہو؟ مجھے کیا فی

اور اس نے کہا: اے رب، آپ کون ہیں؟ اور خُداوند نے کہا: میں یسوع ہوں جسے تُو ستاتا ہے۔ آپ کے لیے چٹکیوں کا مقابلہ کرنا مشکل ہے ۔
اور اس نے کانپتے ہوئے اور حیران ہو کر کہا: خداوند، آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟
اور خُداوند نے اُس سے کہا کہ اُٹھ اور شہر میں داخل ہو جا اور وہاں تجھے بتایا جائے گا کہ تجھے کیا کرنا ہے۔ اعمال ۔9:1-6تین دن بعد، مسیح نے اپنے خادم حننیاہ کو اُس کے پاس بھیجا، جو گھر میں داخل ہوا اور اُس پر ہاتھ رکھ کر کہا: بھائی ساؤل، خُداوند یسوع جو آپ کو راستے میں دکھائی دیا، اُس نے مجھے بھیجا ہے تاکہ آپ آئے۔ آپ دوبارہ دیکھ سکتے ہیں اور روح القدس سے بھر سکتے ہیں۔ اور فوراً اس کی آنکھوں سے ترازو گرا اور اس کی بینائی واپس آگئی۔ اور اٹھ کر، اس نے بپتسمہ لیا۔ اور کھانا کھا کر اسے تسلی ہوئی۔ اور ساؤل نے کچھ دن ان شاگردوں کے ساتھ گزارے جو دمشق میں تھے۔ اور فوراً، عبادت گاہوں میں، اس نے یسوع کی منادی کی، کہ وہ خدا کا بیٹا ہے" اعمال ۔9:17-20

اس کے بعد کے دور میں پال نے اپنے مشن کو بہتر طور پر سمجھا۔ دمشق میں جو کچھ ہوا اس کے کچھ عرصہ بعد وہ عرب چلا گیا۔ پھر وہ دوبارہ دمشق واپس آیا اور، "تین سال کے بعد، وہ یروشلم گیا" گیل۔ 1:17، 18 ۔اِس دوران اُس نے صحیفوں کے مطالعہ اور اُسے دیے گئے رویا کے ذریعے خُداوند کی طرف سے خاص مکاشفات حاصل کیے۔ اِن میں سے اُس نے بعد میں گواہی دی: ”میں خُداوند کے رویا اور انکشافات کو پیش کروں گا۔

میں مسیح میں ایک آدمی کو جانتا ہوں جو چودہ سال پہلے (کیا جسم میں ہے، میں نہیں جانتا؛ جسم سے باہر، میں نہیں جانتا؛ خدا جانتا ہے)، تیسرے آسمان تک پکڑا گیا تھا۔ اور میں جانتا ہوں کہ یہ آدمی (جسم میں ہے یا جسم سے باہر، میں نہیں جانتا؛ خدا جانتا ہے) جنت میں پکڑا گیا تھا اور اس نے ناقابل بیان الفاظ سنے تھے، جن کا کہنا انسان کے لیے جائز نہیں۔ 2کرن ۔12:1-4یہ اُس وقت تھا جب اُس نے اُس انجیل کو سیکھا جو اُس نے سکھایا تھا اور وہ رومیوں کو سمجھانے والا تھا۔ اُس کے بارے میں اُس نے گواہی دی: ”بھائیو، مَیں آپ کو بتاتا ہوں کہ جو خوشخبری میری طرف سے سنائی گئی وہ آدمیوں کے مطابق نہیں ہے، کیونکہ میں نے اسے قبول نہیں کیا اور نہ ہی کسی آدمی سے سیکھا بلکہ یسوع مسیح کے نزول سے۔ "گل۔ 1:11، 12 ۔لہٰذا، اُس کی طرف سے منتقل ہونے والا پیغام خود آسمان سے، خود مسیح کی طرف سے، ہمارے پاس آتا ہے۔

پھر بھی خط کے تعارف میں، پولس ہم سب کے لیے مسیح کی خواہش کو ظاہر کرتا ہے، جو خوشخبری کا پیغام وصول کرتے ہیں، اس پر ایمان لائیں اور اس کے پھیلانے والے بن جائیں۔ وہ بیان کرتا ہے کہ اُسے خوشخبری کو "تمام قوموں کے درمیان اُس کے نام کے لیے، جن میں آپ کو بھی یسوع مسیح ہونے کے لیے بلایا جاتا ہے، کے درمیان ایمان کی فرمانبرداری" تک پہنچانے کا کام ملا۔

لہٰذا، ہم رومیوں میں انجیل کا مطالعہ کرکے جو کچھ سیکھیں گے وہ دوسروں کو سکھانے کے مقصد کے لیے ہوگا۔ لہذا وضاحت کو صحیح طریقے سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ رومیوں کی اس تفسیر کا مقصد اس کے پیغام کو سمجھنے میں آسانی پیدا کرنا اور ہر قاری کو اس الٰہی مقصد کو پورا کرنے کے قابل بنانا ہے۔

چونکہ ہم سب رومیوں میں پیش کیے گئے مشن میں شامل ہیں، اس لیے خط کا سلام بھی ہمارا ہے: "سب کے لیے... خُدا کے پیارے، جنہیں سنت کہتے ہیں: خُدا ہمارے باپ اور خُداوند یسوع مسیح کی طرف سے فضل اور سلامتی"۔

Machine Translated by Google

"ان سب کے لیے جو روم میں ہیں۔"

جب کوئی خط لکھا جاتا ہے تو وہ عوام کی معلومات کے لیے ہوتا ہے۔ چونکہ خط کا سلام ہمیں اور قدیم رومیوں دونوں کو مخاطب کیا گیا ہے، اس لیے ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مسیح، جس نے پولس کو اسے لکھنے کی تحریک دی، وہ جانتا ہے کہ خط کے موضوع پر ہمارے خیالات -نجات کی خوشخبری -سے ملتے جلتے ہیں۔ ان کا.. ہم خود نہیں جانتے۔ "دل دھوکے باز ہے جو کوئی بھی ہو۔

[illegible] زبور نویس نے کہا، "خداوند

تم میرے خیالات کو دور سے سمجھتے ہو... میری زبان پر ایک لفظ بھی نہیں تھا، دیکھو، اے

صاحب تم سب کچھ جانتے ہو." زبور -4 ،2 ،139:1لہذا، خدا کے ساتھ بحث کرنے کے بجائے، ہمیں یہ قبول کرنا بہتر ہے کہ رومیوں کا ، پیغام ہمارے لیے ہے، اور نجات کی خوشخبری کے بارے میں ہماری سمجھ کو اتنا ہی تبدیل کرنا چاہیے جتنا کہ مسیحیوں کو کرنا چاہیے۔ قدیم روم کے. یہ تب اچھی طرح سمجھ میں آئے گا جب ہم آیت 19سے تفسیر شروع کریں گے۔

"سب سے پہلے، میں آپ سب کے لیے یسوع مسیح کے ذریعے اپنے خدا کا شکر ادا کرتا ہوں، کیونکہ آپ کے ایمان کا اعلان پوری دنیا میں کیا گیا ہے۔ کیونکہ خُدا، جس کی مَیں اپنی روح کے ساتھ، اُس کے بیٹے کی خوشخبری میں خدمت کرتا ہوں، میری گواہی دیتا ہے کہ میں کس طرح آپ کا تذکرہ کرتا رہتا ہوں، ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یہ مانگتا رہتا ہوں کہ، کسی وقت، خُدا کی مرضی سے، مجھے ایک اچھا تحفہ پیش کیا جائے۔ آپ کے پاس آنے کا موقع۔ آپ کے ساتھ۔ کیونکہ میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں، آپ کو کچھ روحانی تحفہ پہنچانا چاہتا ہوں، تاکہ آپ کو تسلی ملے، یعنی آپ کے ساتھ مل کر مجھے باہمی ایمان سے تسلی ملے، آپ دونوں -1:8-12

روم میرا." کے طور پر

مسیح کے رسولوں نے اپنی کوششیں یروشلم میں شاگردوں کو تیار کرنے پر مرکوز کیں۔
جب "یروشلم کی کلیسیا کے خلاف بڑا ظلم ہوا... رسولوں کے علاوہ سب یہودیہ اور سامریہ کی سرزمین میں بکھر گئے۔" اعمال -8:1اور خوشخبری روم تک بھی پہنچ گئی، جو اس وقت عالمی سلطنت کا دارالخلافہ تھا، جیسا کہ ستائے ہوئے مسیحی "جو باہر بکھرے ہوئے تھے، ہر جگہ اس لفظ کا اعلان کرتے ہوئے" اعمال -8:4

"خُدا کی بادشاہی ایسی ہے جیسے ایک آدمی زمین پر بیج ڈالے، اور سوتا ہے، اور رات یا دن کو جی اُٹھتا ہے، اور بیج اُگتا اور بڑھتا ہے، وہ نہیں جانتا کہ کیسے۔" سمندر.
-4:26، 27لہذا، خوشخبری کے پیغام کو بانٹنے کی تلقین کرتے وقت، خُداوند ہمیں کہتا ہے: "اپنی روٹی پانی پر ڈال دو، کیونکہ بہت دنوں کے بعد تمہیں وہ مل جائے گی۔" واعظ -11:1

پال کو مسیح نے "غیر قوموں کا رسول" کے طور پر نامزد کیا تھا۔ لیکن اس نے روم میں کبھی ذاتی طور پر تبلیغ نہیں کی تھی۔ تاہم، وہ جانتا تھا کہ مسیح کے خصوصی مکاشفات اور اُس کی خوشخبری جو اُسے موصول ہوئی تھی وہ ایک خاص جمع تھی جو اُسے دوسروں کے ساتھ بانٹنے کے لیے سونپی گئی تھی۔ اسی لیے اس نے ایک اور موقع پر اعلان کیا: ''اگر میں خوشخبری سناؤں تو میرے پاس فخر کرنے کی کوئی بات نہیں، کیونکہ یہ ذمہ داری مجھ پر عائد کی گئی ہے۔ اور افسوس ہے اگر میں اعلان نہ کروں

Machine Translated by Google

خوشخبری!" 1کور ۔9:16خدا کی طرف سے عطا کردہ ہر استحقاق کے ساتھ ایک ذمہ داری بھی ہوتی ہے۔

وہ جانتا تھا کہ رومیوں کو اُن روحانی تحائف کے ذریعے تسلی ملے گی جو اُسے موصول ہوئی تھیں۔ خاص طور پر اس خوشخبری کی گہرائی سے علم کی وجہ سے جو اسے حاصل ہوئی تھی۔ تاہم، وہ عاجزی کے ساتھ تسلیم کرتا ہے کہ اسے اپنے چھوٹے بھائیوں -رومیوں کے ایمانی تجربے کو جان کر بھی برکت اور تسلی ملے گی۔ یہ کہتا ہے: "مجھے آپ کے اور میرے دونوں باہمی ایمان سے تسلی ہو سکتی ہے"۔ عاجزی عظیم رسول کی زندگی میں ایک خصوصیت موجود تھی۔ اور یہ ہر سچے مسیحی میں پایا جائے گا، کیونکہ مسیح کی بادشاہی میں داخلے کے لیے یہ ایک بنیادی اور ضروری شرط ہے۔ پہلی خوشی میں، ماسٹر نے کہا: "مبارک ہیں وہ جو روح کے غریب ہیں، کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن کی ہے" متی ۔5:3اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ ہم کتنے ہی عرصے تک مسیح کے ساتھ چلتے رہے، ہمیں ہمیشہ نئے مذہب تبدیل کرنے والوں کے تجربے سے بھی سیکھنا پڑے گا ۔ اُس نے کہا: ”یہ نبیوں میں لکھا ہے: اور وہ سب خدا کی طرف سے سکھائے جائیں گے“ یوحنا ۔6:45چونکہ تمام ایماندار، چھوٹے سے بڑے تک، خُدا سے سیکھتے ہیں، اِس لیے ہم ہمیشہ، اُن سب کے ساتھ، سیکھ سکتے ہیں، جو اُنہیں باپ سے ملا ہے۔ آرڈر یا قیادت، جہاں لیڈروں کو بھی خدا کی طرف سے عالمی کلیسیا کی قیادت کے کام میں سب سے چھوٹے کو دیے گئے "انکشافات" کو ماننے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ہم اپنی روحانی زندگی میں اس گواہی کے علم کو شامل کر سکتے ہیں جو خُدا نے ہمارے چھوٹے بھائیوں کی زندگیوں میں بھی بنایا، اُنہیں تاریکی سے اپنی شاندار روشنی کی طرف لایا۔ تاہم، خُدا نے لوگوں کو کلیسیا کا پادری مقرر کیا اور جسم میں درجہ بندی قائم کی، جس کا مسیح کی وہی روح تمام مخلص مومنین کو احترام کرنے کی رہنمائی کرے گی، جب بھی رہنما اُس کے کلام میں نازل کردہ مرضی کے مطابق کام کریں گے۔ لکھا ہے: ”اپنے چرواہوں کی اطاعت کرو اور اپنے آپ کو ان کے تابع کرو۔ کیونکہ وہ تمہاری جانوں کی حفاظت کرتے ہیں، ان لوگوں کی طرح جو ان کا حساب دیں گے۔ تاکہ تم یہ کام خوشی سے کرو اور کراہنے سے نہیں، کیونکہ یہ تمہارے لیے کچھ کام نہیں کرے گا۔ ۔13:17لہٰذا، گرجہ گھر میں ہر کوئی –قائدین اور قیادت –چرچ میں گواہی سنتے وقت خدا نے ایک دوسرے کی زندگیوں اور تجربات میں کیا کیا ہے پہچان سکتے ہیں۔ اور اس سے سیکھیں۔ لیکن اس طرز عمل کو قائم شدہ ترتیب کو پامال کرنے کے جواز کے طور پر استعمال نہیں کیا جانا چاہیے ۔

”لیکن میں نہیں چاہتا کہ بھائیو، آپ بے خبر رہیں کہ میں نے اکثر آپ کے ساتھ آنے کا ارادہ کیا ہے (لیکن اب تک روکا گیا ہے) تاکہ مجھے آپ کے درمیان اور باقی غیر قوموں میں بھی کچھ پھل ملے۔ میں یونانیوں اور وحشیوں، عقلمند اور جاہل دونوں کا مقروض ہوں۔ اور اس طرح، جتنا مجھ میں ہے، میں آپ کو خوشخبری سنانے کے لیے تیار ہوں۔

تم روم میں ہو" روم۔ ۔1:13-15

Machine Translated by Google

اگرچہ وہ جلد ہی روم کا دورہ کرنا پسند کرے گا، پولس تسلیم کرتا ہے کہ تب تک وہ "روکتا" تھا۔ اس نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ کون سے انسانی آلات اس کے سفر کو روک رہے تھے؛ اس کے الفاظ سے ہم سمجھتے ہیں کہ، ایک طرح سے، شیطان، مخالف، رومی مومنوں کو خوشخبری کے انکشافات میں روشنی کی شعاعوں کو حاصل کرنے سے روکنے کے لیے کام کر رہا تھا۔ لیکن مسلط کردہ مشکلات نے اسے اپنے مقصد میں کمزور نہیں کیا۔ اس نے ایک تحریری دستاویز بھیجنے کا عزم کیا جس میں انجیل کے مکاشفہ کا نچوڑ تھا جسے وہ ان کے ساتھ بانٹنا چاہتا تھا۔ اس نے کہا: "میں یونانیوں اور وحشیوں، عقلمند اور جاہل دونوں کا مقروض ہوں۔ اور اس طرح، جتنا مجھ میں ہے، میں آپ کو جو روم میں ہیں خوشخبری سنانے کے لیے تیار ہوں۔" ان الفاظ سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ خط کی ترتیب انجیل کی وضاحت کے لیے وقف ہو گی۔

"کیونکہ میں مسیح کی خوشخبری سے شرمندہ نہیں ہوں، کیونکہ یہ ہر ایک ایمان لانے والے کے لیے نجات کے لیے خدا کی قدرت ہے، پہلے یہودیوں کے لیے اور یونانیوں کے لیے۔ کیونکہ اس میں خدا کی راستبازی ایمان سے ایمان تک ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ لکھا ہے: لیکن صادق ایمان سے زندہ رہے گا۔ روم 17 ،1:16

لفظ "انجیل" کا مطلب خوشخبری ہے۔ رومیوں 1:16 میں اصل ترجمہ شدہ انجیل بھی نجات دہندہ یسوع مسیح کی پیدائش کے اعلان میں ظاہر ہوتی ہے، جہاں اس کا ترجمہ "بڑی خوشی کی خبر" کے طور پر کیا گیا ہے: "اور فرشتے نے ان سے کہا، ڈرو مت: دیکھو، میں آپ کو بڑی خوشی کی خوشخبری سناتا ہوں ، خوشی، جو تمام لوگوں کے لیے ہو گی، کیونکہ آپ کے لیے آج داؤد کے شہر میں پیدا ہوا، جو مسیح خداوند ہے۔ .11 ۔2:10 پولوس نے دعویٰ کیا کہ انجیل "خدا کی طاقت" ہے۔ بشارت ایک ہی وقت میں خدا کی قدرت کیسے ہو سکتی ہے؟ یہ اس لیے ہے کیونکہ خوشخبری ہمیں ہمارے گناہوں سے بچانے کے لیے خُدا کے بیٹے کے آنے کا اعلان کرنے پر مشتمل ہے، جو ہمیں اُن پر قابو پانے اور راستبازی پر عمل کرنے کی طاقت دیتا ہے۔ پولس کہتا ہے کہ انجیل "مسیح" کی طرف سے ہے۔ لفظ مسیح اصل یونانی سے آیا ہے جو عبرانی اصطلاح کا ترجمہ کرتا ہے جسے پرتگالی میں "مسیح" کہا جاتا ہے، اور اس کا مطلب ہے بھیجا گیا ہے۔ جب شاگرد اینڈریو، یسوع سے ملنے کے بعد، اپنے بھائی پطرس کو اُس کا اعلان کرنے گیا تو اُس نے کہا: "ہمیں مسیحا مل گیا ہے (جس کا ترجمہ، مسیح ہے)" یوحنا ۔1:41 اس نے یسوع کو خدا کے بھیجے ہوئے کے طور پر پہچانا۔

جب سے گناہ ہوا ہے، لوگ نجات دہندہ کو بھیجنے کے لیے خُدا کا انتظار کر رہے ہیں۔ یسعیاہ نے الہام کے ذریعہ اس کے بارے میں بات کی، یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ ایک بھیجا ہوا خدا کا بیٹا ہوگا، جس کے ذریعے انسانوں اور آسمانی باپ کے درمیان امن بحال ہوگا: ''ہمارے لیے ایک بچہ پیدا ہوا، ہمیں ایک بیٹا دیا گیا۔ اور حکومت اس کے کندھوں پر ہے۔ اور اس کا نام حیرت انگیز مشیر ہوگا،... امن کا شہزادہ" عیسیٰ۔ ۔9:6 اس نے ہمارے لیے دو کام انجام دے کر امن قائم کیا۔ ان میں سے پہلا ہمارے گناہوں کو برداشت کرنا اور کلوری کی صلیب پر اپنی موت کے ذریعے ان کے لیے ادائیگی کرنا تھا۔ "گناہ کی تنخواہ موت ہے"؛ اور "وہ ہماری خطاؤں کے لیے زخمی ہو گیا تھا... اس کی سزا

Machine Translated by Google

امن لاتا ہے اس پر"؛ "وہ درخت پر اپنے جسم میں ہمارے گناہوں کو اٹھا رہا ہے۔" اس طرح، "مسیح نے ہمیں شریعت کی لعنت سے چھڑایا، ہمارے لیے لعنت بن گیا، کیونکہ لکھا ہے: لعنتی ہے ہر وہ شخص جو درخت پر لٹکا ہوا ہے۔" وہ "صحیفوں کے مطابق ہمارے گناہوں کے لیے مر گیا" 1کرن 15:3 (حوالہ: روم 6:23؛ عیسیٰ 53:5؛ 2 پیٹر 1:24، گلتی۔

1 ,3:13، کور 15:3)۔ دوسرا کام ہمارے دلوں میں خُدا کی طرف سے موصول ہونے والی روح القدس کو اُنڈیلنا اور ہمیں تبدیل کرنا اور پاک کرنا ہے۔ اسے راستبازی کی روح کہا گیا ہے" یسعیاہ میں: "اور ایسا ہو گا کہ وہ جو صیون میں رہ جائے گا، اور یروشلم میں رہے گا، مقدس کہلائے گا؛ ہر وہ شخص جو یروشلم کے رہنے والوں میں لکھا ہے: جب خداوند صیون کی بیٹیوں کی گندگی کو دھو ڈالے گا، اور یروشلم کے خون کو اس کے درمیان سے، راستبازی کی روح اور جوش کے جذبے سے صاف کرے گا۔" عیسیٰ 4۔ 4:3، 4 لیکن خدا کے احکام راستبازی ہیں: "اس کے تمام احکام راستبازی ہیں۔" زبور 119:172 لہذا، ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ راستبازی کی روح ہمیں دس احکام کی تعمیل کرنے پر مجبور کرتی ہے۔

روح کے ذریعے، مسیح ہمارے دماغ کے اندر کام کرتا ہے، گناہ کی طرف ہمارے فطری جھکاؤ کا مقابلہ کرتا ہے اور ہمیں آزمائشوں پر فتح دیتا ہے: "کیونکہ جسم روح کے خلاف جنگ کرتا ہے، اور روح جسم کے خلاف؛ اور یہ آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہیں، ایسا نہ ہو کہ تم وہ کرو جو ” گلتی۔ 5:17۔ اور یہ اس طرح ہے کہ خدا "اپنی خوشنودی کے مطابق آپ میں مرضی اور کرنا دونوں کام کرتا ہے"
[illegible]
میں انہیں ان کے دماغوں میں لکھوں گا۔" 10:16. اور یہ وعدہ تب ہی پورا ہو سکتا ہے جب ہم مسیح پر ایمان لائیں، "کیونکہ خُدا کے تمام وعدے اُس میں ہیں، اور اُس کے ذریعے آمین" (آمین کا مطلب ہے "ایسا ہی ہو") 2کرن ۔20، 1:19

خُدا کے اِس کام کے ذریعے ہماری زندگیوں میں فرمانبرداری ظاہر ہوتی ہے۔ یہ وہی ہے جس کا حوالہ پولس نے کہا جب وہ انجیل کے بارے میں کہتا ہے: "کیونکہ اس میں خدا کی راستبازی ایمان سے ایمان تک ظاہر ہوتی ہے، جیسا کہ لکھا ہے: لیکن صادق ایمان سے زندہ رہے گا۔" انجیل وہ پیغام ہے جو پیش کرتا ہے۔ مسیح اور ہمیں اس پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں۔ جب ہم ایمان لاتے ہیں تو وہ ہمارے دلوں میں وہ روح ڈالتا ہے جو اسے خدا کی طرف سے ملی ہے، جو ہمارے دلوں اور دماغوں کو بدلنے کی طاقت کے طور پر کام کرتی ہے۔ اس طرح وہ ہمیں راستبازی پر عمل کرنے کی طرف لے جاتا ہے دس حکموں کی تعمیل۔ اس طرح ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ خوشخبری کے پیغام کو قبول کرنے کا واحد حقیقی نتیجہ ان تمام احکام کی کامل اطاعت ہے جو خدا نے ہمیں بتائے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، خوشخبری کو قبول کرنے کا پھل تمام نور کی کامل وفاداری ہے۔ ہم خدا کی طرف سے حق کے بارے میں حاصل کرتے ہیں، اور اس لیے عمل کرنا ہمارا فرض ہے۔

Machine Translated by Google

"کیونکہ خُدا کا غضب آسمان سے اُن آدمیوں کی تمام بے دینی اور ناراستی پر ظاہر ہوتا ہے جو حق کو ناراستی میں پکڑتے ہیں۔ کیونکہ جو چیزیں خُدا کے بارے میں معلوم ہو سکتی ہیں وہ اُن میں ظاہر ہیں، کیونکہ خُدا نے اُن پر ظاہر کیا ہے۔ پوشیدہ چیزیں، دُنیا کی تخلیق سے، اُس کی ابدی قدرت اور اُس کی الوہیت دونوں سمجھی جاتی ہیں، اور اُن چیزوں سے واضح طور پر نظر آتی ہیں جو تخلیق کی گئی ہیں، تاکہ وہ ناقابل معافی ہیں۔" رومیوں ۔20-1:18

"خدا کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا" یوحنا ۔1:18تاہم، اس نے اپنے تخلیق کردہ کاموں میں اپنے بارے میں انکشافات چھوڑے: آسمان، زمین اور پوری کائنات (جنرل 1:1(نیلے آسمان، اپنی خوبصورتی اور کشادہ، "خدا کے جلال کا اعلان کرتا ہے اور وسعت اس کے ہاتھوں کے کام کا اعلان کرتی ہے" زبور ۔19:1اور یسعیاہ نبی اعلان کرتا ہے کہ ہم "ہم سب تیرے ہاتھوں کے کام ہیں" عیسیٰ ۔64:8زبور نویس نے اعلان کیا: "میں تیرے تمام اعمال پر غور کرتا ہوں۔ میں تیرے ہاتھوں کے کام پر غور کرتا ہوں" زبور ۔143:5اس طرح، خدا کی دو پوشیدہ خصوصیات واضح طور پر ظاہر ہوتی ہیں، ایک طرح سے سب کے لیے قابل فہم، ان کے جسموں اور ان کے ارد گرد تخلیق کردہ کاموں میں: (1)اس کی ابدی قدرت؛ اور (2)اس کی الوہیت۔ صرف ایک لامحدود ذہین اور نیک نیت ہستی ہی بہت سے ایک دوسرے پر منحصر اور مکمل طور پر مربوط نظاموں سے چلنے والی خوبصورت مخلوقات کا تصور اور تعمیر کر سکتی ہے۔ آئیے ہم ایک بچے کی خوبصورتی اور نزاکت پر غور کریں، دماغ اور دل کے ہم آہنگ اور مشترکہ کام کے ذریعے آگے بڑھتے ہیں۔ دماغ دل کو کنٹرول کرتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ اسے خون سے کھلاتا ہے۔ کوئی بھی اس سے پہلے ظاہر نہیں ہو سکتا تھا یا دوسرے سے آزاد نہیں تھا۔ دونوں لازمی طور پر ایک ہی جسم کے اندر ایک ساتھ پیدا کیے گئے تھے۔ "اور خُداوند خُدا نے اِنسان کو زمین کی خاک سے بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کی سانس پھونک دی، اور اِنسان زندہ رُوح بن گیا" پیدایش ۔2:7جو انسانی جسم کے خلیات کو زندہ رکھتا ہے۔ چھوٹے الیکٹران ایٹم کے مرکزے کے گرد گھومتے ہیں، پرندوں کو کون فراہم کرتا ہے تاکہ وہ روزانہ خوراک تلاش کر سکیں؟ کون ہمارے جسم کو کھانے سے کام کرنے کے لیے درکار توانائی نکالتا ہے؟ کون ہمیں نیند دیتا ہے اور کھیتوں کو پھولوں کی خوبصورتی سے ڈھانپتا ہے؟ صرف صحیح جواب یہ ہے کہ: خدا، اپنی قدرت اور سب کے لیے لامحدود محبت سے ۔ سب کے لیے پروویڈینس میں، انسان کے پاس اپنی الوہیت اور خالق کے طور پر اس کے مقام کے ساتھ ساتھ اس کی برقرار رکھنے کی طاقت کا مظاہرہ ہے ۔

انسان یہ بھی مشاہدہ کرتا ہے کہ فطرت میں موجود ہر چیز دوسروں کی خدمت کے لیے موجود ہے -چاہے پودے، جانور یا ہمارے جسم کے اعضاء -اور یہ کہ صرف اپنی خدمت کرنے سے کچھ بھی ترقی نہیں کرتا۔
اس لیے اس اصول کے خلاف کام کرنے کے لیے کسی کے پاس کوئی عذر نہیں ہے۔ ہر کوئی بدیہی طور پر اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ خود غرضی کے ساتھ زندگی گزارنا، صرف اپنی خوشیوں کی تلاش میں، جان بوجھ کر دوسروں پر ظلم کرنا غلط ہے۔ خدا اعلان کرتا ہے کہ اس طرح آگے بڑھنا یہ جانتے ہوئے کہ یہ غلط ہے غلط کرنا ہے۔ یہ، بائبل کی زبان میں، "سچائی کو ناراستی میں پکڑنا" ہے۔ سچائی اس بات کا علم ہے کہ خدا کے مطابق کیا صحیح ہے، جب کہ ناانصافی غلط ہے، خود غرض عمل انصاف کے قانون کے اصولوں کے خلاف ہے -خدا اور پڑوسی کے لیے محبت (متی ۔(40-22:38خدا نے چھوڑ دیا۔

Machine Translated by Google

انصاف کے اصولوں کا علم -دوسروں کی خدمت کرنے اور برکت دینے کے لیے زندگی گزارنا -فطرت کے کاموں میں لکھا گیا ہے، اس مقصد کے لیے کہ کسی کو ناانصافی اور ناانصافی پر عمل کرنے کے لیے عذر نہ ملے -"تاکہ وہ ناقابل معافی ہو"۔

"کیونکہ، خدا کو پہچاننے کے بعد، انہوں نے خدا کی طرح اس کی تمجید نہیں کی اور نہ ہی اس کا شکریہ ادا کیا، لیکن وہ اپنی تقریروں میں بے ہوش ہو گئے، اور ان کے احمق دل سیاہ ہو گئے۔
عقلمند، وہ بے وقوف بن گئے" روم۔ 1:21، 22۔

انسانی سائنس کی سب سے بڑی غلطی فطرت میں اس کے مصنف کے قدموں کے نشانات کو پہچاننے سے انکار کر رہی ہے۔ "شروع میں خُدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا"۔ 1:1۔ اور اس کے کام میں اس کا ایک ساتھی تھا۔ بائبل مسیح کے بارے میں کہتی ہے: "سب چیزیں اُس کی طرف سے بنائی گئی تھیں، اور اُس کے بغیر کوئی چیز ایسی نہیں بنائی گئی تھی جو بنائی گئی تھی" یوحنا 1:3۔ وہ سائنس جو فطرت کو خود وجود اور اس کے مظاہر کو خود بخود سمجھانے کی کوشش کرتی ہے، اس کے مالک کو پہچانے بغیر۔ فطری قوانین کے مصنف اور ہر چیز کے نگہبان کے طور پر اس کی قدرت غلط نتائج پر پہنچتی ہے، الہی نقطہ نظر سے ایسے نتائج کا موازنہ اندھیرے سے کیا جا سکتا ہے، اس سطور پر عمل کرتے ہوئے، سائنس دان اپنے نتائج کو بڑی شان و شوکت کے ساتھ پیش کر سکتے ہیں۔ حکمت، جب حقیقت میں ان کی وضاحتیں حقیقت سے الگ ہوں گی -اور تحقیقات آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ مستقبل میں پاگل پن ثابت ہوں گی۔

ہم مثال کے لیے ایک کیس کا حوالہ دیتے ہیں۔ انسانی سائنس پہلے ہی زمین کو کائنات کا مرکز قرار دے چکی ہے۔ اور یہ بھی کہ اسے دو ہاتھیوں نے سہارا دیا تھا۔ یہ بیانات پہلے ہی پاگل پن ثابت ہو چکے ہیں۔ بائبل نے بہت پہلے کہا تھا کہ خُدا ایوب "زمین کو کسی چیز کے اوپر معلق نہیں کرتا"

26:7۔ صدیوں بعد، انسانی سائنس اسی نتیجے پر پہنچی جو پہلے ہی خدا کے کلام کے ذریعہ پیش کی گئی تھی، اور اعلان کیا کہ زمین "خلا میں معلق" ہے۔ لہٰذا یہ سچ ہے کہ بہت سے لوگ جو سائنس کے علمبردار ہیں، فطرت کے نزول کے ذریعے "خدا کو جانتے ہوئے"، "اُس کی خدا کے طور پر تمجید نہیں کرتے، اور نہ ہی اُس کا شکر ادا کرتے ہیں"۔ "نظریات سچائی سے الگ ہو گئے۔" اس طرح، "ان کے بے وقوف دل سیاہ ہو گئے۔ عقلمند ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے، وہ بے وقوف بن گئے"۔

"اور اُنہوں نے غیر فانی خُدا کے جلال کو فانی انسان اور پرندوں اور چار پاؤں والی چیزوں اور رینگنے والی چیزوں کی صورت میں بدل دیا۔ اِس لیے خُدا نے بھی اُنہیں اُن کے دلوں کی خواہشات کے حوالے کر دیا۔ ناپاکی، آپس میں اپنے جسموں کی بے عزتی کرنا؛ کیونکہ انہوں نے خدا کی سچائی کو جھوٹ میں بدل دیا، اور مخلوق کی عزت اور خدمت خالق سے زیادہ کی، جو ہمیشہ کے لیے بابرکت ہے۔ ان کی بیویاں

Machine Translated by Google

انہوں نے فطرت کے برعکس قدرتی استعمال کو تبدیل کیا۔ اور اسی طرح مرد بھی عورتوں کے فطری استعمال کو چھوڑ کر اپنی شہوت میں ایک دوسرے کی طرف مائل ہو گئے، مرد مردوں کے ساتھ مل کر، فسق و فجور کے مرتکب ہو گئے اور اپنے آپ کو اس کا ثواب حاصل کرنے لگے۔

اپنی غلطی پر" روم۔ 1:23-27۔

فطرت کے کاموں پر غور کرتے وقت، مردوں کو خدا کے وجود کا فطری ادراک ہوتا ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات آسانی سے نظر آتی ہے۔ قدیم زمانے سے، تمام لوگوں نے اپنے اپنے دیوتا بنائے ہیں، جن کی وہ عبادت اور قربانیاں پیش کرتے تھے۔ تاہم، حقیقی خدا کو اپنے خالق کے طور پر پہچاننے میں ناکامی نے انہیں اپنے تخیل کے مطابق الہی شخصیتوں کو تصور کرنے پر مجبور کیا۔ انہوں نے ان خصوصیات کو ان سے منسوب کیا جو انہوں نے اپنے انسانوں کے ساتھیوں اور یہاں تک کہ بعض جانوروں میں بھی دیکھے۔ "انہوں نے خدا کی سچائی کو جھوٹ میں بدل دیا"، یعنی انہوں نے خدائی کردار محدود مخلوقات کی نمائندگی کے طور پر اپنایا -اور بدتر -گناہ سے داغدار۔

خراب ہونے والا، اور پرندوں، اور چار پاؤں والے جانوروں اور رینگنے والے جانوروں کا۔"

انسان مشاہدے سے سیکھتا ہے۔ ان نامکمل مخلوقات کو، گناہ سے داغدار، ان کے غور و فکر اور عبادت کا مقصد بنا کر، وہ آہستہ آہستہ ان کے مشابہ ہو گئے۔ انہوں نے اپنے طرز عمل کو دہرایا۔ "انہوں نے خالق سے زیادہ مخلوق کی عزت اور خدمت کی۔" یہاں تک کہ مباشرت کا رابطہ بھی ایسا ہی تھا جیسا کہ جانوروں میں دیکھا جاتا ہے۔ بائبل رپورٹ کرتی ہے کہ فلستی ایک دیوتا کی پرستش کرتے تھے جو بابل میں شروع ہوا تھا جسے دگن کہتے ہیں (ججز 16:23)۔ دگن ایک بت تھا جس کا جسم آدھا مچھلی اور آدھا آدمی تھا۔ ڈاگوم پادری نے مچھلی کے منہ کی شکل والی ٹوپی پہنی تھی، جیسا کہ رومن کیتھولک ازم میں پوپ پہنتی تھی۔ ایسی مچھلیاں ہیں جو ہرمافروڈائٹس ہیں، یعنی وہ نر اور مادہ دونوں کی طرح تولیدی تعلق میں کام کر سکتی ہیں۔ لہٰذا یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ اس طرح کے دیوتا کا تصور کرتے ہوئے مردوں نے اس کی تقلید کی کوشش کی اور مچھلی کی طرح تعلقات قائم کرنے لگے۔ خدا لوگوں کو اپنے چنے ہوئے راستے پر چلنے سے نہیں روکتا۔ سب سے پہلے اپنے فیصلوں کا احترام کریں۔ "اسی لیے خدا نے ان کو بدنام زمانہ جذبات پر چھوڑ دیا۔ کیونکہ ان کی عورتوں نے بھی فطرت کے برعکس اپنے فطری استعمال کو بدل دیا۔ اور اسی طرح مرد بھی عورتوں کے فطری استعمال کو چھوڑ کر ایک دوسرے کی طرف اپنی شہوت میں بھڑک اٹھے، مرد بھی مردوں کے ساتھ، فسق و فجور کے مرتکب ہوئے۔"

کئی دہائیوں پہلے، ہم جنس پرستوں میں ایڈز (یا ایڈز) کی زیادہ منتقلی کی اطلاع ملی تھی۔ ابھی حال ہی میں، 2022 میں، یہ ان میں بندر پاکس کی زیادہ منتقلی سے بھی منسلک تھا۔ خدا کے کلام نے طویل عرصے سے متنبہ کیا ہے کہ ہم جنس پرستی اس کے پریکٹیشنرز کے جسموں کے لیے نقصان دہ نتائج لائے گی، جس کے ساتھ وہ "اپنے آپ میں وہ اجر حاصل کریں گے جو ان کی غلطی کے مطابق ہو۔"

Machine Translated by Google

"اور جیسا کہ انہوں نے خدا کے علم کی پرواہ نہیں کی تھی، لہذا خدا نے انہیں ایک ٹیڑھی دماغ کے حوالے کر دیا، وہ کام کرنے کے لئے جو آسان نہیں ہیں؛ ہر طرح کی بدکاری، حرام کاری، بغض، لالچ، بدکاری سے بھرا ہوا ہے ۔ حسد، قتل، جھگڑا، فریب، بدتمیزی سے بھرا ہوا؛ بڑبڑانے والے، نافرمان، خدا سے نفرت کرنے والے، گالی دینے والے، متکبر، متکبر، برائی کے موجد، باپ اور ماؤں کے نافرمان؛ بے وقوف، معاہدوں میں بے وفا، فطری پیار کے بغیر، ناقابل مصالحت، رحم کے بغیر؛ جو خُدا کے فیصلے کو جانتے ہوئے (کہ ایسے کام کرنے والے موت کے لائق ہیں)، نہ صرف اُن پر عمل کرتے ہیں، بلکہ اُن کی رضامندی بھی رکھتے ہیں جو اُن کو کرتے ہیں۔" رومیوں ۔32-1:28

سطحی قاری یہ سوچ سکتا ہے کہ خدا نے رضاکارانہ طور پر مردوں کو ہر قسم کی برائی کے ارتکاب کی ہدایت کی، جس کا اوپر متن میں بیان کیا گیا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ ”خُدا نے اُن کے حوالے کیا“ کا اظہار ظاہر کرتا ہے کہ وہ انسان کی انتخاب کی آزادی کا احترام کرتا ہے۔ ایک بار، جب لوگوں نے نبیوں کی بھیجی ہوئی بہت سی نصیحتوں کو رد کرنے کے بعد، خدا نے دیکھا کہ بنی اسرائیل بری راہ پر چلنے اور جھوٹے معبودوں کی پرستش کرنے کے لیے پرعزم ہیں، اور کہا: "اسرائیل ایک ضدی گائے کی طرح سرکش ہو گیا... اگرچہ وہ گنہگاروں کے ضمیر پر توبہ کرنے کے لیے اصرار کرتا ہے، انہیں نصیحت کرنے، متنبہ کرنے اور مشکلات کو روکنے کے لیے قاصد بھیجتا ہے، لیکن وہ ان کو راہ میں چلنے سے نہیں روکتا۔ آپ کی مرضی کے خلاف راستہ اگر آپ ایسا کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔

تاہم یہ بات قابل غور ہے کہ جس طرح یہ مردوں کو برائی کا انتخاب کرنے کی اجازت دیتا ہے، اسی طرح یہ ان کے اچھے راستے کے انتخاب، اچھے کام کرنے کے حق کی بھی ضمانت دیتا ہے۔ اس کی ایک مثال ہمارے پاس مریم کے معاملے میں ہے، وہ عورت جس نے یسوع کے پاؤں پر مسح کیا تھا۔ آئیے ہم اس کی کہانی پر غور کریں: "اور جب وہ (یسوع) بیت عنیاہ میں تھے، شمعون کوڑھی کے گھر دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تھے، ایک عورت آئی، اس کے پاس ایک صابن کا مرتبان تھا، جس کے پاس بہت قیمتی عطر کا مرہم تھا، اور برتن توڑ رہی تھی۔ اس نے اسے اپنے سر پر انڈیل دیا اور کچھ ایسے بھی تھے جو اپنے اندر غصے میں تھے اور کہنے لگے: یہ مرہم کیوں ضائع کیا گیا، کیوں کہ اسے تین سو سے زیادہ پیسوں (یا دیناری) میں بیچا جا سکتا تھا۔ اور وہ اس کے خلاف چیخنے لگے، لیکن یسوع نے کہا، اسے چھوڑ دو، تم اسے کیوں تنگ کرتے ہو، اس نے میرے لیے اچھا کام کیا ہے، کیونکہ تمہارے ساتھ غریب ہمیشہ ہیں، اور تم جب بھی ان کے ساتھ بھلائی کر سکتے ہو۔ آپ چاہتے ہیں؛ لیکن میرے پاس آپ کے پاس ہمیشہ میں نہیں رہا۔ اس نے جو کچھ وہ کر سکتی تھی وہ کیا؛ اس نے وقت سے پہلے میرے جسم کو دفن کرنے کے لیے مسح کیا ۔ اس نے کیا اس کی یادداشت کے لئے بھی شمار کیا جائے گا۔" مرقس ۔14:3-9

مریم کا دل اپنے نجات دہندہ کے لیے محبت سے بھرا ہوا تھا اور وہ اسے سب سے بڑا خراج ادا کرنا چاہتی تھی جو اس کی پہنچ میں تھی۔ ایسا کرنے کے لیے، اس نے تقریباً تین سو دینار کا عطر خریدا، جو اس وقت تین سو دن یا تقریباً ایک سال کے کام کی ادائیگی کے برابر تھا۔ لیکن جب اس نے ماسٹر کے قدموں پر قیمتی مرہم ڈالا تو مہمانوں نے اسے ناپسند کیا۔ تاہم، جب وہ اس عجیب و غریب صورتحال میں شرمندہ رہی،

Machine Translated by Google

اس نے نجات دہندہ کی آواز سنی جو اس کا دفاع کر رہی تھی: "اسے چھوڑ دو"۔ یسوع کے الفاظ خود خُدا، اُس کے باپ کے الفاظ کا اظہار تھے۔ اُس نے ایک بار کہا: "جو میں بولتا ہوں، ویسا ہی بولتا ہوں جیسا کہ باپ نے مجھ سے کہا ہے۔" یوحنا 12:50۔ اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ خُدا، مسیح کے ذریعے تھا۔ اس اچھے کام کو انجام دینے کے لیے اس نے جس راستے کا انتخاب کیا ہے اس پر عمل کرنے کے لیے اس کی آزادی کی ضمانت دیتا ہے ۔ یسوع پر ایمان لانے کا انتخاب کیا، اچھے راستے پر چلنا۔

افسوس کی بات ہے کہ زیادہ تر آدمیوں نے "خدا کا علم حاصل کرنے کی پرواہ نہیں کی۔ پھر اس نے اپنی درخواستوں کو قطعی طور پر رد کرنے کے بعد، انہیں اپنے راستے پر چلنے کے حوالے کر دیا۔

علم -برا.

رومیوں کے باب 1 کا متن پچھلی آیات میں جو کچھ بیان کیا گیا تھا اس کی بنیاد پر واضح نتیجہ پیش کرتے ہوئے ختم ہوتا ہے۔ چونکہ لوگ الہی محبت سے واقف ہیں، دوسروں کی خدمت اور مدد کرنے کے لیے زندگی گزارنے کی حکمت سے، اور پھر بھی برائی کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں، اس لیے وہ کسی نہ کسی طرح جانتے ہیں کہ خدا کی مرضی کیا ہے اور ان کو یہ احساس ہے کہ وہ آپ کے برے طریقے کی سزا دے گا۔ رومیوں کے الفاظ میں، "خُدا کے فیصلے کو جانتے ہوئے (کہ جو لوگ ایسے کام کرتے ہیں وہ موت کے لائق ہیں)، وہ نہ صرف اُن پر عمل کرتے ہیں، بلکہ اُن کے لیے رضامندی بھی ظاہر کرتے ہیں"۔

رومیوں 2

"لہذا، اے انسان، تم جو بھی ہو، فیصلہ کرتے وقت تم ناقابل معافی ہو، کیونکہ تم اپنے آپ کو مجرم ٹھہراتے ہو جو تم دوسرے کا فیصلہ کرتے ہو، اور تم جو فیصلہ کرتے ہو وہی کرتے ہو۔ جو ایسے کام کرتے ہیں، اور اے انسان، جو ایسے کام کرتے ہیں ان کا فیصلہ کرنے والے، کیا تجھے لگتا ہے کہ ان کے کرنے سے تو خدا کے فیصلے سے بچ جائے گا؟" رومیوں 2:1-3

عام طور پر لوگوں کو یہ کہتے سننے کو ملتا ہے، جب ان کے وجدان کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہ خدا انہیں کس طرح دیکھتا ہے، درج ذیل ہیں: "میں کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا اور میں دوسروں کی مدد کرتا ہوں - اس لیے مجھے یقین ہے کہ خدا کے سامنے مجھے منظور کیا جائے گا"۔ یا یہاں تک کہ: "اہم بات یہ ہے کہ ہر چیز کے لئے ہمیشہ خدا کا شکر ادا کیا جائے" -گویا روزانہ موصول ہونے والی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کا عمل برے اعمال کے لئے ایک قسم کی توبہ کے طور پر کام کرتا ہے، تاکہ، پہلی حاصل کرنے سے، وہ نظر انداز کر دے۔ آخری علامتی طور پر اپنی خود تشخیص کے اس "عزت کے پیڈسٹل" پر بیٹھے ہوئے، لوگ دوسروں کے برے اعمال کی مذمت کرنے میں نسبتاً آرام محسوس کرتے ہیں۔ تاثرات جیسے: "میری خامیاں ہیں، میں یہ اور وہ کرتا ہوں، لیکن یہ شخص کیا کر رہا ہے -یہ بہت زیادہ ہے!"

رومیوں کے متن کے مطابق، ان تاثرات کی صحیح پڑھائی کچھ اس طرح ہے: "میرے گناہ اتنے سنگین نہیں ہیں -لیکن میرے پڑوسی کے گناہ بہت بڑے ہیں، میں اسے برداشت نہیں کر سکتا!"۔ ناقابل فہم کلام

Machine Translated by Google

خدا نے اس تقریر کی منافقت کی ان الفاظ میں مذمت کی ہے: "لہذا، جب آپ فیصلہ کرتے ہیں، اے انسان، آپ جو بھی ہو، آپ ناقابل معافی ہیں، کیونکہ آپ اپنے آپ کو مجرم قرار دیتے ہیں جو آپ دوسرے کا فیصلہ کرتے ہیں؛ آپ کے لئے، جو فیصلہ کرتے ہیں، وہی کرتے ہیں. ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایسے کام کرنے والوں پر خدا کا فیصلہ حق کے مطابق ہوتا ہے ۔ اور اے انسان، جو ایسے کام کرتے ہیں، کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ ایسا کرنے سے تو خدا کے فیصلے سے بچ جائے گا؟ جیمز رسول کو یہ لکھنے کے لیے الہام دیا گیا تھا، "جو اچھا کرنا جانتا ہے اور نہیں کرتا، وہ گناہ کرتا ہے" جیمز 4:17۔ جو شخص دوسروں کو دیکھنے اور اس کی مذمت کرنے کی حد تک صحیح اور غلط کے فرق کا واضح ادراک رکھتا ہے، اس کا فیصلہ انصاف کے ساتھ کیا جا سکتا ہے اور کیا جانا چاہئے، "حکمران اپنے پڑوسی کو ناپتا ہے"۔ وہ خود ہی آپ کو ناپیں گے" مارچ 4:24۔ خُدا ہر ایک کا اِس فہم کے مطابق فیصلہ کرے گا جو اُس نے حاصل کی تھی کہ اچھا راستہ کیا ہے۔ اس حقیقت کو بعد میں رومیوں 2 کی آیات 12 تا 15 کی تفسیر میں مزید تفصیل سے دریافت کیا جائے گا۔

"یا آپ اس کی شفقت اور صبر اور تحمل کی دولت کو حقیر جانتے ہیں، یہ نہیں جانتے کہ خدا کی شفقت آپ کو توبہ کی طرف لے جاتی ہے؟ لیکن آپ اپنی سختی اور آپ کے نافرمان دل کے مطابق، غضب کے دن میں اپنے لئے غضب جمع کرتے ہیں؟ خُدا کے فیصلے کا مظہر جو ہر ایک کو اُس کے کاموں کے مطابق بدلہ دے گا، یعنی ہمیشہ کی زندگی اُن لوگوں کو جو نیکی کرنے میں ثابت قدمی سے جلال اور عزت اور لافانی چاہتے ہیں، لیکن غضب اور غضب اُن پر ہے جو جھگڑالو، حق کے نافرمان اور بدکاری کا فرمانبردار" رومیوں 2:4-8۔

خُدا اپنی مہربانی کو ہر روز مختلف طریقوں سے ظاہر کرتا ہے۔ زبور نویس نے اُن میں سے کئی کو درج کیا جب اُس نے پہچانا: "ربوں کے رب کی حمد کرو؛ کیونکہ اُس کی شفقت ابد تک قائم ہے۔
وہ جو صرف حیرت انگیز کام کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی شفقت ابدی ہے۔ جس نے عقل سے آسمان بنایا۔ کیونکہ اس کی شفقت ابدی ہے۔ وہ جس نے زمین کو پانیوں پر پھیلایا۔ کیونکہ اس کی شفقت ابدی ہے۔ وہ جس نے عظیم نور پیدا کیا۔ کیونکہ اُس کی شفقت ابد تک قائم رہتی ہے۔ سورج دن پر حکمرانی کرتا ہے۔ کیونکہ اُس کی شفقت ابد تک قائم رہتی ہے۔ رات کی صدارت کے لیے چاند اور ستارے؛ کیونکہ اُس کی شفقت ابد تک قائم رہتی ہے... جس نے ہماری عاجزی کو یاد رکھا ہے۔ کیونکہ اُس کی شفقت ابد تک قائم رہتی ہے۔ اور ہمیں ہمارے دشمنوں سے چھڑایا۔ کیونکہ اُس کی شفقت ابد تک قائم رہتی ہے۔ جو تمام گوشت کو پرورش دیتا ہے۔ کیونکہ اس کی شفقت ابدی ہے۔ آسمان کے خدا کی حمد کرو۔ کیونکہ اُس کی شفقت ابد تک قائم رہتی ہے" زبور 136:3-26۔ خدا کی مہربانی کا ہر مظاہرہ ہمارے ذہنوں پر زیادہ یا کم اثر ڈالتا ہے۔ یہ اس کے بارے میں ہمارے رویے پر منحصر ہوگا۔

ہم اس کی نیکی سے بے حد متاثر ہونے سے لے کر مکمل طور پر لاتعلق ہونے تک کہیں بھی ہو سکتے ہیں۔ قبولیت یا مزاحمت کا ہمارا رویہ اس کام کی گہرائی کا تعین کرتا ہے جو ہم اسے اپنے دلوں میں کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

Machine Translated by Google

اپنی نیکی کے باپ کی طرف سے دیے گئے تمام مظاہروں میں، سب سے بڑا اپنے بیٹے، یسوع، مسیح کی جان دینا ہمیں بچانے کے لیے تھا۔ ”خدا نے دنیا سے ایسی محبت کی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔“ یوحنا 3:16۔ "لیکن خُدا ہم پر اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے، جب ہم ابھی گنہگار ہی تھے کہ مسیح ہمارے لیے مرا" رومیوں 5:8۔ جب ہم خُدا کی بھلائی کو محسوس کرتے ہیں، اور اُس کی روح کے لمس کی مزاحمت نہیں کرتے، ہم تبدیل ہو گئے ہیں۔ پولوس رسول نے اس تجربے کی اطلاع دی ہے، جس میں خُدا کے تمام فرزندوں کو زیادہ یا کم درجہ حاصل ہے، ٹائٹس کو لکھے گئے خط میں: "لیکن جب ہمارے نجات دہندہ خُدا کی مہربانی اور محبت انسانوں پر ظاہر ہوئی... اُس کی رحمت نے ہمیں نوزائیدہ ہونے اور روح القدس کی تجدید کے ذریعے بچایا، جو اُس نے ہمارے نجات دہندہ یسوع مسیح کے ذریعے ہم پر کثرت سے اُنڈیل دیا“ ٹائٹس 3:4-6۔ اور یہ بھی، وہ بعد میں، رومیوں میں اعلان کرتا ہے: "خدا کی محبت ہمیں دی گئی روح القدس کے ذریعے ہمارے دلوں میں پھیل جاتی ہے۔ مسیح کے لیے، جب ہم ابھی کمزور ہی تھے، بے دینوں کے لیے مقررہ وقت پر مر گیا۔ کیونکہ راستباز کے لیے صرف ایک ہی مرے گا۔ کیونکہ یہ ہو سکتا ہے کہ اچھے کے لیے کوئی مرنے کی ہمت کرے۔ لیکن خُدا ہم پر اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے، اِس میں کہ جب ہم ابھی گنہگار ہی تھے، مسیح ہمارے لیے مرا“ رومیوں 5:5-8۔ "خدا کی مہربانی آپ کو توبہ کی طرف لے جاتی ہے۔" روح القدس کے ذریعے خُدا ہم پر اپنی مہربانی کے الہام سے ہمیں متاثر کرنے کی مسلسل کوشش کر رہا ہے۔

اس طرح یہ ہمیں اپنے طرز عمل اور خودغرضی کی وجہ سے سوچنے کی عادتوں کے لیے توبہ کرنے اور ہمارے دلوں کو بدلنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہماری توبہ کی گہرائی ہمارے ساتھ اس کی نیکی کی ہماری تعریف کے تناسب سے ہوگی۔ یا، دوسرے طریقے سے، یہ اس کی روح کے اثر کو حاصل کرنے کے لیے ہماری رضامندی کے متناسب ہوگا۔ ہمیں توبہ کی طرف لے جانے کا کام تمام اس کا ہے، اور صرف ہماری مزاحمت، یا "سختی" سے روکا جا سکتا ہے۔

لیکن یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ انسان ہمیشہ کے لیے الٰہی اثر کا مقابلہ نہیں کر سکے گا اور سزا کے بغیر رہے گا۔ ”گناہ کی اجرت موت ہے“ روم۔ 6:23۔ ہمارے دلوں میں خُدا کا لمس مندرجہ ذیل پیغام کے ساتھ منسلک ہے: "خدا، زمانہ جاہلیت کو نظر انداز کرتے ہوئے، اب ہر جگہ تمام آدمیوں کو اعلان کرتا ہے کہ وہ توبہ کریں؛ کیونکہ اس نے ایک دن مقرر کر رکھا ہے جب وہ اس انسان کے ذریعے دنیا کا انصاف کے ساتھ انصاف کرے گا۔ مقرر کیا ہے؛ اور اُس نے مُردوں میں سے زندہ کر کے سب کو یقین بخشا ہے" اعمال 17:30، 31۔ اس طرح، ان تمام لوگوں کے لیے جو خود کو خُدا کی روح کے مسلسل چھونے سے حساس نہیں ہونے دیتے، انتباہ ہے۔ دیا گیا: "اپنی سختی اور اپنے ناگوار دل کے مطابق، آپ غضب کے دن اور خدا کے فیصلے کے ظہور میں اپنے لئے غضب جمع کرتے ہیں۔ جو ہر ایک کو اس کے کاموں کے مطابق بدلہ دے گا۔ یعنی: ہمیشہ کی زندگی ان لوگوں کے لیے جو، نیکی کرنے میں ثابت قدمی کے ساتھ، جلال، عزت اور نامکمل کی تلاش کرتے ہیں۔ لیکن غضب اور غضب ان لوگوں پر ہے جو جھگڑالو، حق کے نافرمان اور بدکاری کے فرمانبردار ہیں۔" متن بتاتا ہے کہ خدا آخری دنوں میں کیا کرے گا۔ تب وہ اپنا غضب شریروں پر اُنڈیل دے گا، اُنہیں بغیر رحم کے سنگسار کرے گا: "میں نے آسمان پر ایک اور عظیم اور حیرت انگیز نشان دیکھا: سات فرشتے، جن پر سات آخری آفتیں تھیں؛ کیونکہ ان میں خُدا کا غضب پورا ہوتا ہے... اور ساتویں فرشتے نے اپنا پیالہ ہوا میں اُنڈیل دیا، اور آسمان کی ہیکل سے، تخت سے ایک بڑی آواز آئی، اور کہا: ہو گیا... اور بابل عظیم کو یاد آیا۔

Machine Translated by Google

خُدا، اُسے اپنے غضب کے غضب کی شراب کا پیالہ دینے کے لیے... اور آسمان سے ایک بڑے اولے انسانوں پر گرے، ایک ٹیلنٹ (یا 34کلو) وزنی پتھر۔ اور لوگوں نے اولوں کی طاعون کی وجہ سے خدا کی توہین کی۔ کیونکہ اس کی وبا بہت بڑی تھی۔ (مکاشفہ ۔(21 ،19 ،16:17 ،15:1اگرچہ آج بعض کو یہ سزا مبالغہ آمیز معلوم ہوتی ہے، لیکن اس کی تکمیل کے وقت زمین پر ہونے والی برائیوں کے پیش نظر اسے مناسب اور مستحق سمجھا جائے گا۔

"مصیبت اور تکلیف ہر اس شخص پر آتی ہے جو برائی کرتا ہے، پہلے یہودی پر بھی اور یونانی پر بھی؛ لیکن جلال اور عزت اور سلامتی ہر ایک کے لیے جو اچھا کرتا ہے، پہلے یہودی کو اور یونانی کو بھی؛ کیونکہ خدا کے لیے۔ لوگوں کی کوئی عزت نہیں ہے۔" رومیوں ۔10 ،2:9

فرض کریں کہ دو لوگ ایک ہی کار میں ساؤ پالو سے ریو تک سفر کر رہے ہیں۔
جنوری کے ان میں سے صرف ایک ہی راستہ جانتا ہے۔ اگر سفر کے دوران گاڑی صحیح سڑک سے ہٹ جاتی ہے، تو راستہ جاننے والا سب سے پہلے نوٹس لے گا۔ وہ پریشان ہونے لگتی ہے جبکہ اس کا ساتھی ابھی تک اس بات سے بے خبر ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔ خدا کے قانون کے حوالے سے حقیقی زندگی میں یہی ہوتا ہے۔ جو احکام کو جانتا ہے اور ان سے بھٹکتا ہے، وہ جہالت میں چلنے والے کی بجائے پریشانی اور غم میں مبتلا ہے، کیونکہ وہ گمراہی کو جانتا ہے۔ خُدا کی روح آپ کو گناہ کا مجرم ٹھہراتی ہے۔ جاہل، بدلے میں، اپنے ضمیر کی پرواہ کیے بغیر راہ پر گامزن رہتے ہیں جب تک کہ انہیں اپنی غلطی کی خبر نہ ہوجائے۔ بائبل کہتی ہے کہ خُدا "جاہلیت کے زمانے کی پرواہ نہیں کرتا" جبکہ وہ اپنی روح سے دنیا کو "گناہ" کا مجرم ٹھہراتا ہے (اعمال ؛17:30یوحنا ۔(16:8"غم" جو برائی کرنے والوں کو پہنچتا ہے، آتا ہے" پہلے یہودی کو" اور پھر "یونانی کو۔" پہلا خدا کے تحریری قانون کو جانتا تھا -دس احکام؛ جبکہ دوسرا نہیں جانتا تھا۔ نیکی کرنے والوں کو "پہلے یہودیوں" اور پھر یونانی کو دیا جاتا ہے۔ کیونکہ جو شخص قانون کو جانتا ہے وہ علم رکھتا ہے -اور اس وجہ سے ایک احساس ہے -جو لوگ اسے نظر انداز کرتے ہیں ان کے سامنے خدا کی اپنی راہ کی منظوری کا۔ اسے پورا یقین ہے کہ اس کا راستہ صحیح ہے، جب کہ جو کوئی قانون کو نظر انداز کرتا ہے وہ خدا کی روح کے چھونے کے تابع ہو جاتا ہے جو اسے وجدان سے صحیح کام کرنے کے لیے رہنمائی کرتا ہے، اور اس لیے بغیر یقین کے۔ اس لیے خدا کے قانون کو جاننا فائدہ مند ہے۔ زبور نویس کہتا ہے: "جو تیری شریعت سے محبت کرتے ہیں ان کو بڑی سلامتی حاصل ہے، اور ان کے لیے کوئی ٹھوکر نہیں ہے" زبور ۔119:165

نافرمانی کے راستے پر چلنے کے نتیجے میں "مصیبت" بھی ان لوگوں پر آتی ہے جو خدا کے قانون کو جانتے ہیں بجائے ان لوگوں پر جو اسے نظر انداز کرتے ہیں؛ رومیوں کے متن کی زبان میں: "پہلے یہودیوں پر اور یونانی پر بھی"۔ خُدا حالات کا انتظام اس طرح کرتا ہے کہ فتنے پہلے اُن پر آتے ہیں جو جان بوجھ کر گناہ کرتے ہیں۔ اس کی ایک مثال ہمیں بنی اسرائیل کے کنعان کی طرف سفر کی تاریخ میں ملتی ہے۔ بائبل میں دو کا ذکر ہے۔

Machine Translated by Google

ایسے مواقع جن میں بنی اسرائیل نے گوشت مانگا جب کہ خدا نے انہیں صحرا سے کنعان کی طرف لے جایا۔ ان میں سے ہر ایک میں ان کی درخواستوں کو سنبھالنے کا طریقہ بالکل مختلف تھا۔
پہلا ایلیم میں تھا، اس سے پہلے کہ اس نے ان کو وہ روٹی بتائی جس کا اس نے ان کے کھانے کا ارادہ کیا تھا -من۔ تب اُنہوں نے کہا کہ کاش ہم رب کے ہاتھ سے ملکِ مصر میں مر جاتے، جب ہم گوشت کے برتنوں کے پاس بیٹھ کر پیٹ بھر کر روٹی کھاتے تھے۔ خروج 16:3جواب میں، اس نے انہیں وہ گوشت دیا جو وہ چاہتے تھے، اس نے موسیٰ سے کہا، "میں نے بنی اسرائیل کی بڑبڑاہٹ سنی ہے۔ اُن سے بات کرو، دو شاموں کے درمیان تم گوشت کھاؤ گے... اور ایسا ہوا کہ شام کو بٹیروں نے آکر کیمپ کو ڈھانپ لیا۔ 16:12، 13. اسی موقع پر، اُس نے اُن کی خوراک کو تبدیل کرنے کے لیے اپنی رضامندی ظاہر کی اور اُنہیں بغیر گوشت کی خوراک دی: ”رب نے موسیٰ سے کہا، دیکھ، مَیں آپ کے لیے آسمان سے روٹی برساؤں گا، اور لوگ باہر نکل جائیں گے۔ ہر دن کے لیے روزانہ کا حصہ جمع کرو، تاکہ میں اسے ثابت کروں کہ وہ میری شریعت پر چلتا ہے یا نہیں... اور جب اوس

وہ اٹھا، اور دیکھا، صحرا کے چہرے پر ایک چھوٹی سی گول چیز تھی، جو زمین پر ٹھنڈ کی طرح تھی۔ بنی اسرائیل نے یہ دیکھ کر ایک دوسرے سے کہا یہ کیا ہے؟ کیونکہ وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ کیا ہے۔ موسیٰ نے اُن سے کہا، یہ وہ روٹی ہے جو رب نے تمہیں کھانے کے لیے دی ہے۔ 16:3، 14، 15۔ "اُس نے اُن کو آسمان سے روٹی سے بھر دیا" زبور 105:40۔

خدا کی مرضی کا علم حاصل کرنے کے بعد، بنی اسرائیل نے دوبارہ گوشت طلب کیا۔ پھر، اس کے رویے نے اس کے خلاف بغاوت کا مظاہرہ کیا اور اسے سزا دی گئی: "اور عام لوگ جو ان میں سے تھے بڑی خواہش رکھتے تھے؛ اور بنی اسرائیل نے پھر رویا، اور کہا، "ہمیں کون کھانے کو گوشت دے گا؟ وہ مچھلی جو ہم مصر میں مفت کھاتے تھے، اور کھیرے، خربوزے، جوتے، پیاز اور لہسن، لیکن اب ہماری روح سوکھ گئی ہے، ہماری آنکھوں کے سامنے اس من کے سوا کچھ نہیں ہے۔ 11:4-6 خداوند نے کہا

موسیٰ نے کہا: "تم لوگوں سے کہو گے: ... کیونکہ تم نے خداوند کے کانوں میں پکارا ہے کہ ہمیں کون کھانے کو گوشت دے گا؟ کیونکہ ہم مصر میں اچھے کام کر رہے تھے، اس لئے خداوند تمہیں گوشت دے گا۔ اور تم پورا مہینہ کھاؤ گے، جب تک کہ وہ تمہارے نتھنوں سے نہ نکلے یہاں تک کہ تم اس سے تنگ آ جاؤ، کیونکہ تم نے اپنے درمیان موجود رب کو رد کر دیا، اور اس کے سامنے روتے ہوئے کہا، ہم کیوں باہر آ رہے ہیں؟ مصر ؟... تب لوگ اٹھے... اور بٹیروں کو جمع کیا... اور انہیں کیمپ کے چاروں طرف پھیلا دیا، جب گوشت ان کے دانتوں کے درمیان تھا، چبانے سے پہلے، رب کا غضب لوگوں پر بھڑکا، اور اس نے رب کو مارا۔ ایک بہت بڑی وبا میں مبتلا لوگ” گنتی 11:18، 20، 31-33۔ اس موقع کا ذکر کرتے ہوئے، زبور نویس نے کہا: "ہم نے ان کی بھوک کو نہیں روکا۔ کھانا ابھی اُن کے منہ میں ہی تھا کہ خُدا کا غضب اُن پر نازل ہوا، اُس نے اُن میں سے طاقتور کو مار ڈالا، اور اسرائیل کے چنے ہوئے لوگوں کو مار ڈالا۔

زبور 78:30، 31۔

یسوع نے کہا، "جو نوکر اپنے مالک کی مرضی کو جانتا تھا، اور اس نے اپنے آپ کو تیار نہیں کیا، اور نہ ہی اس کی مرضی کے مطابق کیا، اس کو بہت سی کوڑوں کی سزا دی جائے گی؛ لیکن جس نے اسے نہیں جانا، اور کوڑوں کے لائق کام کیے، اسے سزا دی جائے گی۔ تھوڑے دھاریوں کے ساتھ۔

Machine Translated by Google

اس سے مانگیں گے اور جس کے سپرد بہت کچھ کیا گیا ہے اس سے بہت کچھ پوچھا جائے گا۔ لوک ۔48 ،12:47معاشرہ ایک ایسے بچے سے زیادہ توقعات رکھتا ہے جس نے بہترین تعلیم حاصل کی ہو اس سے زیادہ امیدیں اس بچے سے جو کبھی نہیں ملی۔ جن لوگوں نے زیادہ تعلیم حاصل کی ہے ان سے زیادہ توقع رکھنا مناسب ہے۔ خدا اسے بھی اسی طرح دیکھتا ہے۔ یسوع نے اعلان کیا کہ اس وقت قانون کے سب سے بڑے ماہرین -وہ فقیہ جنہوں نے صحیفوں کو نقل کیا تھا -ان کی نافرمانی کی وجہ سے دوسروں کے مقابلے میں زیادہ سزا بھگتیں گے: "ان کاتبوں سے ہوشیار رہو، جو لمبے لباس میں گھومنا چاہتے ہیں، اور محبت سے سلام کہتے ہیں۔ بازاروں، عبادت گاہوں میں اہم نشستیں، اور ضیافتوں میں اہم مقامات؛ جو بیواؤں کے گھروں کو کھا جاتے ہیں، بہانے سے لمبی لمبی دعائیں کرتے ہیں۔

۔47 ،20:46مقدس تاریخ کے یہ ریکارڈز ہمیں معروضی عملی سبق کے طور پر کام کرنے چاہئیں۔ ”اب یہ سب باتیں اُن کے پاس اعداد کے طور پر آئیں، اور وہ ہماری تنبیہ کے لیے لکھی گئی ہیں، جن پر زمانوں کا خاتمہ آ گیا ہے۔ اِس لیے جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ کھڑا ہے، ہوشیار رہو، ایسا نہ ہو کہ گر جائے ۔ ،12 ،10:11رومیوں ۔(2:10

"کیونکہ جن لوگوں نے شریعت کے بغیر گناہ کیا ہے وہ بھی شریعت کے بغیر ہلاک ہو جائیں گے؛ اور جن لوگوں نے شریعت کے تحت گناہ کیے ہیں ان کی سزا شریعت کے ذریعے کی جائے گی۔ کیونکہ جو لوگ شریعت کو سنتے ہیں وہ خدا کے نزدیک راستباز نہیں ہیں، لیکن وہ جو شریعت پر عمل کرتے ہیں کیونکہ جب غیر قومیں جن کے پاس شریعت نہیں ہے وہ فطرتاً وہ کام کرتے ہیں جو شریعت کے ہیں حالانکہ ان کے پاس کوئی شریعت نہیں ہے تو وہ اپنے لیے شریعت ہیں: وہ اپنے دلوں میں لکھی ہوئی شریعت کو ظاہر کرتے ہیں۔ ضمیر بھی گواہی دے رہا ہے، اور ان کے خیالات، خواہ ان پر الزام لگا رہے ہوں یا ان کا دفاع کریں؛ اس دن جب خدا میری خوشخبری کے مطابق، یسوع مسیح کے ذریعے انسانوں کے رازوں کا فیصلہ کرے گا۔" رومیوں 2:9-16

دس احکام کا قانون انصاف کا معیار ہے جس کے ذریعے خدا ہر ایک کا فیصلہ کرے گا۔ "جو کچھ سنا گیا ہے، اس کا انجام یہ ہے:
خدا سے ڈرو، اور اس کے حکموں پر عمل کرو؛ کیونکہ یہ ہر آدمی کا فرض ہے؛ کیونکہ خدا ہر کام کو، اور ہر وہ چیز جو پوشیدہ ہے، چاہے اچھا ہو یا برا۔" ۔14 ،12:13

ہمارے لیے یہ سمجھنا فطری بات ہے کہ جو لوگ قانون کو جانتے ہیں وہ اس کے ذریعے انصاف کریں گے۔ جیسا کہ رومیوں کا متن کہتا ہے ، "جن لوگوں نے شریعت کے تحت گناہ کیا ہے ان کا فیصلہ قانون کے ذریعے کیا جائے گا۔" لیکن یہ ایک ایسا تصور پیش کرتا ہے جو پہلی نظر میں اتنا منطقی نہیں لگتا: "جن لوگوں نے شریعت کے بغیر گناہ کیا ہے وہ بھی بغیر قانون کے ہلاک ہو جائیں گے۔ قانون" جو شخص قانون کو نہیں جانتا ہے وہ اپنی سرکشی کی وجہ سے کیسے مر سکتا ہے؟ اس کو سمجھنے کے لیے، ہمیں صرف یہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ "گناہ" کیا ہے۔ "گناہ قانون کی خلاف ورزی ہے" 1یوحنا ۔3:4اس طرح، یہاں تک کہ جو نہیں جانتے وہ قانون کو جانتے ہیں، اگر وہ اس سے تجاوز کرتے ہیں تو وہ گناہ کرتے ہیں۔ قانون سے ناواقفیت آپ کی غلطی کو درستی میں تبدیل نہیں کرتی ہے۔ اس کے دائرہ کار کا ایک حصہ ملاکی کے الفاظ میں مفصل ہے: "کیا آدمی خدا کو لوٹ لے گا؟ پھر بھی تم مجھے لوٹتے ہو اور کہتے ہو کہ ہم نے تجھے کس چیز میں لوٹا؟ دسویں اور نذرانے میں" مال ۔3:8نوٹ کریں کہ، خود آیت میں، جہالت کا دعویٰ کیا گیا ہے۔

Machine Translated by Google

پیغام وصول کنندگان وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تم سے کیا چھین لیا؟ پھر بھی خُدا اُنہیں چوری کرنے والوں کو "دسواں اور نذرانے میں" قرار دیتا ہے۔

لیکن کیا پھر خدا ناانصافی کرے گا کہ وہ مردوں کو ان فرائض کے بارے میں فیصلہ کرے جس کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتے تھے؟

ایسی بات نہیں ہے. ایسا ہوتا ہے کہ خُدا انسانوں کو اپنی روح کے ذریعے متاثر کرتا ہے، اُن کے ضمیروں کو چھوتا ہے کہ صحیح اور غلط کیا ہے، اپنی مرضی کو ظاہر کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ بھی جنہوں نے کبھی خدا کے حکم کو نہیں پڑھا ہے، مثال کے طور پر، کہ زنا ایک گناہ ہے۔ بائبل کہتی ہے کہ "قانون سچائی ہے" زبور 119:142۔ اور خُدا کی روح ہمیں ”سب سچائی کی طرف“ رہنمائی کرتی ہے۔

یوحنا 16:13۔ لہٰذا، روح ہر ایک کو احکام کا علم لاتی ہے۔ یہ اس معنی میں ہے کہ خُداوند نے ابراہیم کے بارے میں کہا تھا کہ "میری آواز کو ماننا، اور میرے حکم، میرے احکام، میرے آئین اور میرے قوانین کو ماننا" Gen 26:5۔ وہ چار سو سال سے زیادہ زندہ رہا اس سے پہلے کہ خُدا نے دس حکموں کو پہنچایا۔ موسیٰ نے انہیں پتھر کی دو تختیوں پر لکھے ہوئے نہیں دیکھا تو پھر اس نے انہیں کیسے رکھا؟ وہ رب کی طرف سے دی گئی ہدایات کے تابع رہا، اس کے ہاتھ کو چھو کر۔

روح کے ذریعے شعور.

لہذا، ہر کوئی اس تناسب سے گناہ سے واقف ہے کہ مسیح کی روح نے اسے اپنے ضمیروں پر ظاہر کیا، یہاں تک کہ جنہوں نے دس احکام کے بارے میں کبھی نہیں سنا۔ نتیجتاً، خُدا کی طرف سے، یہ منصفانہ ہے کہ ہر ایک آدمی کو اُس قانون کے علم کی ڈگری کے مطابق جو اُس نے اُسے دیا ہے۔ یہ وہ سچائی ہے جو اظہار کے ذریعہ پیش کی گئی ہے: "وہ سب جنہوں نے شریعت کے بغیر گناہ کیا ہے وہ بھی شریعت کے بغیر فنا ہو جائیں گے۔"

اس طرح ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ تمام آدمیوں کو، خواہ وہ دس احکام کے خط کو جانتے ہوں یا نہ ہوں، ان کا فیصلہ اسی طرح کیا جائے گا - ان کے بارے میں اس سمجھ کے تناسب سے جو خدا کی روح نے انہیں دی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، ہر ایک کا فیصلہ اس الٰہی مرضی کے حوالے سے روشنی سے کیا جائے گا جس تک ان کی رسائی تھی۔

کچھ لوگ فرض کرتے ہیں کہ شعور پر الٰہی روح کا لمس ان کی "انتہائی" ہوگا۔ وجدان تب ہی ایک محفوظ رہنما ہے جب وہ خدا کے قانون کی روح اور خط سے متفق ہو۔ ورنہ یہ صرف انسان کی، اس کے جسم کی خود غرضی ہو گی، جو گناہ کی طرف مائل ہے۔ "کیونکہ جسمانی دماغ خدا کے خلاف دشمنی ہے، کیونکہ یہ خدا کے قانون کے تابع نہیں ہے، اور نہ ہی یہ ہو سکتا ہے" رومیوں 8: 7.

بات کی طرف لوٹتے ہوئے، ہمارے پاس یہ تصور ہے کہ ہر کوئی، چاہے وہ علم رکھتا ہو یا نہ ہو، قانون کے تحت چلتا ہے، اس کی توسیع خود پولس رسول نے بعد کی آیات میں کی ہے: "کیونکہ جو لوگ شریعت کو سنتے ہیں وہ خدا کے نزدیک راستباز نہیں ہیں، لیکن شریعت پر عمل کرنے والے راستباز ٹھہریں گے کیونکہ جب غیر قومیں جن کے پاس شریعت نہیں ہے وہ فطرتاً وہ کام کرتے ہیں جو شریعت کے ہیں حالانکہ ان کے پاس شریعت نہیں ہے تو وہ اپنے لیے قانون ہیں: وہ شریعت کے کام کو ظاہر کرتے ہیں اُن کے دل، اُن کے ضمیر اور اُن کے خیالات ایک ساتھ گواہی دیتے ہیں، خواہ اُن پر الزام لگاتے ہوں یا اُن کا دفاع کرتے ہوں؛ اُس دن جب خُدا میری خوشخبری کے مطابق یسوع مسیح کے ذریعے سے لوگوں کے رازوں کا فیصلہ کرے گا۔

قیامت کے دن، ہر شخص کو معلوم ہوگا کہ اس نے خدا کی مرضی کو کب، کہاں اور کیوں قبول کیا یا مسترد کیا۔

Machine Translated by Google

یہ جانتے ہوئے، ہمیں آج ان لمس کے سلسلے میں بہت سنجیدگی سے عمل کرنا چاہیے جو خُدا ہمارے ضمیروں کو دیتا ہے، اپنی مرضی کے تابع ہونے کا انتخاب کرتے ہوئے، تاکہ وہ ہمیں بچا سکے: "آج، اگر تم اُس کی آواز سنتے ہو، اپنے دلوں کو سخت نہ کرو۔ عبرانیوں 3:15۔

"دیکھو، آپ جو یہودی کہلائے جاتے ہیں، اور شریعت میں آرام کرتے ہیں، اور خدا پر فخر کرتے ہیں؛ اور اس کی مرضی کو جانتے ہیں، اور شریعت کی طرف سے ہدایت پا کر بہترین چیزوں کو قبول کرتے ہیں؛ اور یقین رکھتے ہیں کہ آپ اندھوں کے لیے رہنما ہیں۔ اندھیرے میں رہنے والوں کے لیے روشنی، بے وقوفوں کا استاد، بچوں کا استاد، جس کے پاس شریعت میں علم اور سچائی ہے، تم جو دوسروں کو سکھاتے ہو، کیا تم خود کو نہیں سکھاتے؟ تم جو یہ تبلیغ کرتے ہو کہ چوری نہ کرو کیا تم چوری کرتے ہو؟کیا تم جو کہتے ہیں کہ زنا نہیں کرنا چاہیے، زنا کرتے ہو؟کیا تم جو بتوں سے نفرت کرتے ہو، بے حرمتی کرتے ہو؟کیا تم جو شریعت پر فخر کرتے ہو، شریعت کی خلاف ورزی کر کے خدا کی بے عزتی کرتے ہو؟
کیونکہ جیسا لکھا ہے کہ تمہاری وجہ سے غیر قوموں میں خدا کے نام کی توہین کی جاتی ہے۔ روم
2:17-24۔

یہودی "شریعت کے لوگ" تھے۔ خداوند نے موسیٰ کو کوہ سینا پر دس احکام دیئے۔ وہ نیچے آیا اور بنی اسرائیل کو تعلیم دی۔
تب سے وہ اس دستاویز کے محافظ تھے جس میں خدا کی نازل کردہ مرضی کو ریکارڈ کیا گیا تھا۔

صدیوں کے دوران، اسرائیل کے دس قبائل مرتد ہو گئے اور آشوریوں کے ہاتھوں اسیر ہو گئے، جلاوطن ہو کر مختلف ممالک میں منتشر ہو گئے 2)کنگز -(17یہوداہ اور بنیامین کے قبیلے کنعان کے ملک میں رہے۔ یہوداہ سب سے مضبوط اور بے شمار قبیلہ تھا، جس کا خدا نے وعدہ کیا تھا کہ وہ نمایاں رہے گا۔ اُس نے کہا: ''یہوداہ سے عصا نہیں ہٹے گا، نہ قانون دینے والا اُس کے پاؤں کے درمیان سے جب تک شیلوہ نہ آجائے (شیلوہ مسیح کی طرف اشارہ کرتا ہے)"۔ .49:10لہذا، نئے عہد نامے کے وقت، اگرچہ مختلف قبیلوں کے لوگ سرزمین کنعان میں رہتے تھے، لیکن بنی اسرائیل کو "یہودی" کے نام سے جانا جاتا تھا۔ خود پولس رسول، رومیوں کو خط لکھنے والا، "بنجمن کے قبیلے سے" تھا (فل -(3:5تاہم، رومیوں کی کتاب میں وہ بعض اوقات اپنے زمانے کے بنی اسرائیل کو "یہودی" (مثلاً: رومیوں (3:1سے تعبیر کرتا ہے۔ لہذا، ہم سمجھتے ہیں کہ رومیوں میں "یہودی" کی اصطلاح سے مراد نہ صرف یہوداہ کی اولاد ہے۔ خون کے مطابق، لیکن ان سب لوگوں کے لیے جو خدا کے قانون کو جانتے ہیں۔ اور جیسا کہ پولس نے نئے عہد نامے کے زمانے میں یہ سطریں لکھی تھیں، یہ ظاہر ہے کہ وہ مسیحی نظام کے اندر شریعت میں دی گئی تمام ہدایات کا احاطہ کرتی ہیں -جو ہمارے دنوں تک پہنچتی ہے۔ ، اور یہاں تک کہ مسیح کی دوسری آمد کی طرف بڑھتا ہے۔

وہ تمام لوگ جو قانون کو جانتے ہیں، آج بھی اپنے آپ کو "یہودی" کی اصطلاح سے پہچانتے ہیں۔
ہر کوئی جو شریعت کو جانتا ہے وہ جانتا ہے کہ خدا کی نازل کردہ مرضی ان کی زندگیوں کے لیے کیا ہے۔
لہذا، ان کا واضح فرض ہے کہ وہ اپنے پاس موجود روشن خیالی کے تناسب سے اطاعت فراہم کریں۔ رومیوں میں، خُدا ہر اُس شخص کو عیب دار قرار دیتا ہے جو اُسے موصول ہونے والی ہدایات کی وجہ سے، اپنے پڑوسی کی غلطی کو پہچانتا ہے، لیکن کامل فرمانبرداری فراہم نہیں کرتا ہے۔ "آپ خود کو نہیں سکھاتے ہیں۔

Machine Translated by Google

واقعی؟... تم، جو شریعت میں فخر کرتے ہو، شریعت کی خلاف ورزی کر کے خدا کی بے عزتی کرتے ہو؟ کیونکہ جیسا لکھا ہے کہ تمہاری وجہ سے غیر قوموں میں خدا کے نام کی توہین کی جاتی ہے۔
ابدیت میں ہم جان لیں گے کہ کتنے لوگوں کے لیے جنت کا راستہ ان لوگوں کی جھوٹی گواہی سے دھندلا ہوا تھا جو سچ کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اس کی اطاعت نہیں کرتے۔ آپ کا طرز عمل دوسروں کو بدنام کرتا ہے۔
یسوع نے کہا: ”ممکن ہے کہ سکینڈلز نہ آئیں، لیکن افسوس ہے اُس پر جس کے ذریعے وہ آتے ہیں! اُس کے لیے یہ بہتر ہو گا کہ اُس کے گلے میں چکی کا پاٹ لٹکا دیا جائے اور اُسے سمندر میں پھینک دیا جائے، بجائے اس کے کہ اِن چھوٹوں میں سے کسی کو ٹھوکر لگے۔“ لوک ۔2 ،17:1اور وہ ہمیں اپنی حفاظت کرنے کی تاکید کرتا ہے تاکہ ہمارا طرزِ عمل دوسروں کو ٹھیس نہ پہنچانے کے لیے سخت الفاظ میں: ”اس لیے، اگر تمہاری داہنی آنکھ تمہیں ٹھیس پہنچائے تو اُسے نکال کر پھینک دو۔ کیونکہ تیرے لیے بہتر ہے کہ تیرا ایک اعضا ہلاک ہو جائے اس سے کہ تیرا سارا جسم جہنم میں ڈال دیا جائے۔ اور اگر آپ کا داہنا ہاتھ آپ کو ٹھیس پہنچاتا ہے تو اسے کاٹ کر اپنے پاس سے پھینک دیں، کیونکہ آپ کے لیے اس سے بہتر ہے کہ آپ کا ایک عضو ہلاک ہو جائے، اس سے کہ آپ کا پورا جسم جہنم میں ڈال دیا جائے" متی ۔30 ،5:29ورنہ، تمہاری وجہ سے غیر قوموں میں خدا کے نام کی توہین کی جاتی ہے ۔"

”کیونکہ اگر تم شریعت پر عمل کرو گے تو ختنہ واقعی فائدہ مند ہے لیکن اگر تم شریعت کی خلاف ورزی کرنے والے ہو تو تمہارا ختنہ غیر مختون ہو جائے گا، اگر نامختون شریعت کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے تو شاید نامختون کو ختنہ نہ سمجھا جائے؟ اور غیر ختنہ، جو فطرتاً ہے، اگر وہ شریعت پر پورا اترتا ہے تو کیا یہ تمہاری عدالت نہیں کرے گا کہ خط اور ختنہ کرنے والا شریعت کی خلاف ورزی کرنے والا ہے، کیونکہ جو ظاہری طور پر ایک ہے وہ یہودی نہیں ہے، نہ ختنہ کرنے والا یہودی ہے۔ ظاہری طور پر جسم میں۔ لیکن وہ ایک یہودی ہے جو باطنی طور پر ایک ہے اور ختنہ وہ ہے جو دل سے ہو، روح سے ہو، نہ کہ خط میں۔ جس کی تعریف آدمیوں کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے۔" رومیوں ۔2:25-29

جب خُدا نے ابراہیم کے ساتھ عہد باندھا، تو اُس نے اُسے جسمانی طور پر انجام دینے کے لیے ایک نشان دیا، جو ایک یادگار ہوگا، اُس روحانی حقیقت کی علامت جس کی وہ نمائندگی کرتا تھا۔ "یہ میرا عہد ہے، جسے تم میرے اور اپنے اور تمہارے بعد تمہاری نسلوں کے درمیان رکھو گے: کہ تم میں سے ہر ایک مرد کا ختنہ کیا جائے" .Gen. 17:10چمڑی کے گوشت کا ایک ٹکڑا کاٹ دیا جائے ۔

اس رسم کو انجام دینے کے لیے عام طور پر پتھر کی چاقو استعمال کی جاتی تھی۔ ایک موقع پر "خداوند نے یشوع سے کہا: پتھر کی چھریاں بناؤ اور بنی اسرائیل کا دوسری بار ختنہ کرو" جوزف۔ ۔5:2پتھر مسیح کی نمائندگی کرتا تھا: "اور پتھر مسیح تھا" Cor. 10:4 I(افسیوں 2:20کو بھی دیکھیں)۔ اس طرح، گوشت کاٹنے کی رسم، مسیح کے ذریعے، ہمارے اندر سے گناہ کو دور کرنے یا (کاٹنے) کے خدا کے وعدے کی نمائندگی کرتی ہے۔ وہ روح القدس کو ہمارے دلوں میں کام کرنے کے لیے بھیجے گا، خودغرضی کو دور کرے گا اور اس کے لیے محبت اور وفاداری پیدا کرے گا۔'' اور چونکہ تم بیٹے ہو، اس لیے خدا نے اپنے بیٹے کی روح کو تمہارے دلوں میں بھیجا ہے... جسم کی روح کے خلاف جنگیں، اور روح، جسم کے خلاف، کیونکہ وہ ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ تاکہ تم وہ نہ کرو جو تم چاہتے ہو۔ لیکن اگر آپ روح کی رہنمائی کرتے ہیں تو آپ شریعت کے تحت نہیں ہیں۔ اب، کی

Machine Translated by Google

جسم کے کام معلوم ہیں اور یہ ہیں: زنا، ناپاکی، فحش، بت پرستی، جادو، دشمنی، جھگڑا، حسد، غصہ، جھگڑا، جھگڑا، گروہ بندی، حسد، شرابی، پیٹوپن اور ان جیسی چیزیں جن کے بارے میں میں آپ کو بتاتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے خبردار کیا تھا کہ جو لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں وہ خدا کی بادشاہی کے وارث نہیں ہوں گے۔ لیکن روح کا پھل ہے: محبت، خوشی، امن، تحمل، مہربانی، نیکی، وفاداری، نرمی، خود پر قابو۔ اس کے خلاف کوئی قانون نہیں ہے۔ اور جو مسیح یسوع سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے جسم کو اس کے جذبات اور خواہشات کے ساتھ مصلوب کیا ہے۔ لڑکی -5:17-24؛ 4:6دوسرے لفظوں میں، ہمارے دلوں میں کام کرنے والی روح کا نتیجہ ہمیں دس احکام کے قانون کا پابند بنانا ہے۔ لہذا روح کے پھل کے خلاف "کوئی قانون نہیں ہے" -جو کام یہ ہم میں انجام دیتا ہے وہ اس کے مطابق ہیں۔

لہذا، یہ غور کرنا چاہیے کہ جسمانی طور پر ختنہ کی رسم خُدا نے ہماری زندگیوں میں مسیح کے ذریعے کیے گئے حقیقی ختنہ کی علامت کے لیے دی گئی تھی -جو اُس کی روح کے ذریعے انجام دی گئی تھی۔ اور یہ وہی سچا ہے، جو ہمارے دلوں سے گناہ کو دور کرتا ہے اور ہمیں خدا کی فرمانبرداری میں زندگی گزارنے پر مجبور کرتا ہے۔ اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ اطاعت اس کی روح کے عمل کا نتیجہ ہے۔ یہ ایک کام ہے جو مسیح انجام دیتا ہے۔ اس کام میں ہمارا حصہ مسیح پر ایمان لانا اور اسے کام کرنے دینا ہے۔

U.S.میں

حقیقی ختنہ مسیح کا کام ہے کہ وہ ہمیں اس کی روح کے ذریعے اس کی شریعت کا فرمانبردار بنائے۔ پولس نے کہا، ”کیونکہ ہم ختنہ کرنے والے ہیں جو روح کے ساتھ خدا کی خدمت کرتے ہیں۔“ فل۔
3:3۔اس کی روح وہ "چھری" ہے جو ہمارے برے رجحانات کو کاٹتی ہے۔ اگر کسی کا جسمانی طور پر ختنہ کیا گیا تھا لیکن اس نے اپنے دل کو سخت کیا، اس کی روح کو ان کو تبدیل کرنے کی اجازت نہیں دی، تو جسمانی طور پر ان کا ختنہ بیکار ہوگا۔ کیونکہ وہ خدا سے دشمنی اور اس کے احکام کی خلاف ورزی میں ہو گا۔ دوسری طرف، جو کوئی، اگرچہ جسمانی طور پر ختنہ نہیں ہوا، حساس ہے اور مسیح کو روح کے ذریعے اپنے دل کو بدلنے دیتا ہے، حقیقی معنوں میں ختنہ کیا جائے گا۔

حقیقی ختنہ روحانی، پوشیدہ ہے، جیسا کہ یہ ہمارے دلوں میں ہوتا ہے۔ جسم میں نہیں۔ جسم کا یہ صرف ایک بیرونی رسم تھا تاکہ لوگوں کو اس کام کو سمجھا جائے جو مسیح ان کے ایمان کے جواب میں اپنی زندگیوں میں انجام دیتا ہے۔ نتیجتاً، جسمانی طور پر ختنہ ہونا حقیقی روحانی ختنہ ہونے کی کوئی ضمانت نہیں دیتا۔ اور یہ وہی ہے جس کا پولوس اعلان کرتا ہے: "کیونکہ ختنہ واقعی فائدہ مند ہے، اگر تم شریعت پر عمل کرو" (رومیوں 2:25)جسمانی طور پر ایک فرد کا ختنہ اس کے لیے کچھ فائدہ مند ہے اگر وہ مسیح کو حقیقی ختنہ کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے جسم کو دیکھ کر اُس کام کو سمجھے گا جو اُس کے دل میں ہو رہا ہے۔ "لیکن اگر تم شریعت کی خلاف ورزی کرنے والے ہو تو تمہارا ختنہ غیر مختون ہو جائے گا" (رومیوں۔

2:25)۔جو شخص شریعت کی پابندی نہیں کرتا وہ اپنے اندر اس بات کا ثبوت رکھتا ہے کہ اس نے مسیح کو اپنے دل میں کام کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اس کے پاس حقیقی ختنہ نہیں ہے، یہ مسیح ہے، اپنی روح سے، جو ہمیں فرمانبردار بناتا ہے۔ ہمارے کام ہمارے دلوں کو بدلنے سے اتنے ہی دور ہیں جیسے پتھر کی چھری، جو گوشت کا ختنہ کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے، انسان کے اندر موجود برائی کو دور کرنے سے اتنی ہی دور ہے۔ ہماری تمام کوششیں -چاہے جسمانی ہو یا ذہنی -اس کام میں کوئی حصہ نہیں ڈالتی ہیں۔ یہ سب آسمانی ایجنٹ کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ ہمارا حصہ اس پر یقین کرنا ہے۔

Machine Translated by Google

مسیح ہمیں فرمانبردار بنانے کا کام کرے گا۔ جب بنی اسرائیل نے پوچھا، "ہم خدا کے کاموں کو انجام دینے کے لئے کیا کریں؟" یسوع نے جواب دیا اور ان سے کہا، "یہ خدا کا کام ہے کہ تم اس پر ایمان لاؤ جسے اس نے (مسیح) بھیجا ہے۔" یوحنا ۔29 ،6:28سوال، "میں خدا کے حکموں کی تعمیل کیسے کروں؟" مندرجہ ذیل جواب تلاش کرتا ہے: مسیح آپ کی اطاعت کرے گا۔ یسعیاہ نبی نے اس سچائی کو تسلیم کرتے ہوئے اعلان کیا: "خداوند، آپ ہمیں سلامتی دیں گے۔ کیونکہ تُو ہی ہے جو تُو نے ہم میں ہمارے تمام کام کیے ہیں" عیسٰی ۔26:12لہذا، "خداوند یسوع پر ایمان لاؤ تو نجات پاؤ گے"

گناہ (اعمال ۔(16:31وہ آپ کو راستبازی پر چلائے گا!

رومیوں کے باب 2کے نقطہ پر واپس آتے ہوئے، پولس کے بقیہ الفاظ ہمیں دکھاتے ہیں کہ کسی کے سچے ختنہ ہونے کا ثبوت خدا کی اطاعت ہے۔

دس احکام میں لکھے گئے قانون کے بارے میں آپ کے علم کی سطح سے قطع نظر۔ ہر وہ شخص جو مسیح پر ایمان رکھتا ہے فرمانبردار بنایا جائے گا، کیونکہ ''مسیح یسوع... وفادار رہتا ہے۔ وہ اپنے آپ سے انکار نہیں کر سکتا ” 2تیم ۔2:13جو کوئی بھی اپنے ضمیر پر مسیح کی روح کے چھونے کے لیے حساس ہے ، اگرچہ وہ ابھی تک دس احکام کے تحریری قانون کو نہیں جانتا ہے، وہ آہستہ آہستہ اس کے اصولوں کی اطاعت کی طرف لے جائے گا۔ اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ "پس، اگر نامختون (جسمانی طور پر ختنہ نہیں ہوئے) شریعت کے احکام پر عمل کریں، تو کیا غیر مختونوں کو ختنہ شمار نہیں کیا جائے گا (کیا وہ فرمانبردار نظر آئیں گے)؟ اور غیر ختنہ جو فطرتاً ہے (ایک آدمی تبدیل ہوا لیکن جسمانی طور پر ختنہ نہیں ہوا)، اگر وہ شریعت کو پورا کرتا ہے، تو کیا آپ کا فیصلہ نہیں کرے گا کہ خط اور ختنہ سے کون شریعت کی خلاف ورزی کرتا ہے؟" روم ۔27 ،2:26

صحیفہ سکھاتا ہے کہ گناہ اور راستبازی کے درمیان تصادم کے اختتام پر، مقدسین شریروں کا فیصلہ کریں گے: "اور میں نے تخت دیکھے؛ اور وہ ان پر بیٹھے، اور ان کو فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا؛ اور میں نے ان کی روحوں کو دیکھا جو یسوع کی گواہی اور خدا کے کلام کی وجہ سے ان کا سر قلم کیا گیا، اور انہوں نے نہ اس جانور کی عبادت کی، نہ اس کی شکل، نہ ہی اس کا نشان ان کے ماتھے پر اور نہ ہی ان کے ہاتھوں پر؛ اور وہ زندہ رہے، اور مسیح کے ساتھ حکومت کی۔ ایک ہزار سال۔" اور "ہر وہ زبان جو عدالت میں آپ کے خلاف اٹھے گی آپ مجرم ٹھہرائیں گے۔ یہ خُداوند کے بندوں کی میراث ہے اور اُن کی راستبازی میری طرف سے ہے، خُداوند فرماتا ہے" (مکاشفہ ؛20:4عیسیٰ ۔(54:17

باب کی دلیل کو ختم کرتے ہوئے، پولس اس حقیقت کی کھوج لگاتا ہے کہ یہودیوں کو ایک اہم سبق سکھانے کے لیے ختنہ کرنے کے لیے جانا جاتا تھا کہ خُدا انسانوں کو کس نظر سے دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حقیقی ختنہ روح کا ہے، یہ سمجھنا درست ہے کہ وہ حقیقی معنوں میں ایک یہودی ہے، جو مسیح کو اپنی روح سے رہنمائی کرنے دیتا ہے۔ اور یہ اس بات سے قطع نظر ہے کہ اس کا جسم میں ختنہ ہوا ہے یا نہیں۔ پولُس اِس بات کا اِن الفاظ میں اظہار کرتا ہے: ”کیونکہ وہ یہودی نہیں ہے جو ظاہری طور پر ایک ہے اور نہ ختنہ کرنے والا وہ ہے جو ظاہری طور پر جسم میں ایک ہے بلکہ وہ یہودی ہے جو باطنی طور پر ایک ہے اور ختنہ کرنے والا وہ ہے جو ایک ہے۔ دل، روح میں، خط میں نہیں، جس کی تعریف انسانوں کی نہیں بلکہ خدا کی ہے۔" رومیوں ۔29 ،2:28آمین!

Machine Translated by Google

رومیوں 3

"پھر یہودی کا کیا فائدہ؟ یا ختنہ کا کیا فائدہ؟ ہر لحاظ سے بہت زیادہ، کیونکہ، سب سے پہلے، خدا کے الفاظ اس کے سپرد کیے گئے تھے۔"
رومیوں 3:1، 2

بنی اسرائیل کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ وہ خدا کی طرف سے انسانوں پر اپنی مرضی کے تحریری وحی کے ذخیرے کے طور پر منتخب ہوئے۔ بائبل ان کی زبان میں دستیاب تھی اور خدا نے لوگوں کو اپنے الفاظ کے معنی سمجھنے اور سکھانے کے ذرائع فراہم کیے تھے۔ اس نے ایک پورے قبیلے کو اس مقصد کے لیے مقرر کیا -لاوی۔ خُدا اِس کال کو "لاوی کا عہد" کہتا ہے۔ مال ۔2:8اِس قبیلے سے موسیٰ کے بھائی ہارون کی اولاد میں سے کاہن آئے۔ اُن کے بارے میں خُدا نے کہا: "کیونکہ کاہن کے ہونٹوں کو علم رکھنا چاہیے۔ اور آدمیوں کو اس کے منہ سے شریعت کی تلاش کرنی چاہیے، کیونکہ وہ رب الافواج کا رسول ہے۔ اس طرح، بنی اسرائیل کے پاس خدائی مرضی کا ریکارڈ اور نزول تھا۔ اس لحاظ سے وہ دوسرے تمام لوگوں سے زیادہ مراعات یافتہ تھے۔

اگر وہ سیکھنے میں دلچسپی رکھتے اور ایمان کے ساتھ خدا کے کلام کو قبول کرتے تو بنی اسرائیل دنیا کے لیے ایک نعمت ثابت ہوتے۔ وہ خوش حال لوگ بنیں گے، خدا کی فرمانبرداری سے حاصل ہونے والی برکات کی زندہ مثال ، اور ہر قوم، قبیلے، زبان اور لوگوں کے لیے انجیل اور الہٰی قانون کے بیان کرنے والے بھی۔ اس کے بارے میں یہ الفاظ پورے ہوں گے: "اور ایسا ہو گا کہ اگر تو خداوند اپنے خدا کی آواز پر دھیان دے اور اس کے تمام احکام پر عمل کرنے میں ہوشیار رہے جو میں آج تجھے دیتا ہوں کہ خداوند تیرا خدا تجھے سرفراز کرے گا۔ اور یہ سب برکتیں تجھ پر آئیں گی اور تجھ پر آئیں گی جب تم خداوند اپنے خدا کی آواز سنو گے: مبارک ہو گا شہر میں اور مبارک ہو گا میدان میں۔ خُداوند تیرے آگے تیرے دشمنوں کو جو تیرے خلاف اُٹھیں گے پکڑے گا اور تیرے خلاف ایک ہی راستے سے نکلے گا لیکن سات راستوں سے تیرے حضور سے بھاگے گا اور خُداوند حکم دے گا کہ برکت تیرے ساتھ رہے۔ گوداموں اور ان سب چیزوں میں جن پر تم اپنا ہاتھ رکھو گے اور وہ تمہیں اس ملک میں برکت دے گا جو خداوند تمہارا خدا تمہیں دیتا ہے اور خداوند تمہیں ایک مقدس قوم کے طور پر اپنے آپ کو مضبوط کرے گا جیسا کہ اس نے تم سے قسم کھائی ہے جب تم حفاظت کرو گے۔ خُداوند اپنے خُدا کے حُکموں کو مانو اور اُس کی راہوں پر چلو اور زمین کے سب لوگ دیکھیں گے کہ خُداوند کا نام تُجھ سے پکارا جاتا ہے اور وہ تجھ سے ڈریں گے اور خُداوند تُجھے سردار بنائے گا۔ ، اور دم نہیں؛ اور آپ صرف اوپر ہوں گے، نیچے نہیں، اگر آپ رب اپنے خدا کے حکموں کو مانتے ہیں، جن کا میں آج آپ کو حکم دیتا ہوں، ان کو مانو اور ان پر عمل کرو۔" ۔Deut. 28:1-13تب ایک شہر کے رہنے والے دوسرے شہر کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم جلدی سے رب کی مہربانی کریں اور رب الافواج کو ڈھونڈیں، میں بھی جاؤں گا۔

اتنی بڑی قومیں اور طاقت ور قومیں یروشلم میں رب الافواج کو ڈھونڈنے اور رب کے فضل کی التجا کرنے آئیں گی۔ ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے: اُس دن یوں ہو گا کہ تمام قوموں کی زبانوں سے دس آدمی پکڑیں گے اور یہودی کے کپڑے کا سر پکڑ کر کہیں گے کہ ہم تمہارے ساتھ چلیں گے۔ کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔'' زیک،۔ ۔8:21-23"اس وقت

Machine Translated by Google

وہ یروشلم کو رب کا تخت کہیں گے، اور تمام قومیں یروشلم میں رب کے نام پر اس کے پاس جمع ہوں گی۔ اور وہ اب اپنے بُرے دِل کے ارادے کے مطابق نہیں چلیں گے۔ 3:17۔یہ تمام وعدے پورے ہو سکتے تھے لیکن قدیم بنی اسرائیل کی بے اعتقادی اور سختی کی وجہ سے وہ پورے نہیں ہوئے۔

"کس لیے؟ اگر کچھ کافر تھے تو کیا ان کا بے اعتقاد خدا کی وفاداری کو ختم کر دے گا؟ ہرگز نہیں؛ خدا ہمیشہ سچا رہے اور ہر آدمی جھوٹا، جیسا کہ لکھا ہے، تاکہ تم اپنے الفاظ میں راستباز ٹھہرو، اور غالب رہو۔ جب آپ کا انصاف کیا جائے گا " رومیوں 3:3، 4۔

بدقسمتی سے، یہودیوں نے اُس مسیحا کو مسترد کر دیا جس کا اعلان صحیفوں میں کیا گیا تھا، جس کا اعلان اُن کے سپرد کیا گیا تھا -وہ جس کے ذریعے اُن پر تمام الٰہی نعمتیں عطا کی گئی ہوں گی: "خدا کا بیٹا، یسوع مسیح... کیونکہ خدا کے تمام وعدے اُس میں ہیں، ہاں، اور اُس کے ذریعے آمین" 2کور 1:19، 20۔اُنہوں نے "جلال کے خُداوند" کو مصلوب کیا (1کور 2:8، اعمال 2:36)۔ صرف مسیح کے ذریعے ہی بنی اسرائیل اُن احکام کی تعمیل کر سکتے تھے جنہیں سونپے گئے تھے۔ یسوع نے کہا: "میرے بغیر تم کچھ نہیں کر سکتے" یوحنا 15:5۔اس کا انکار کر کے وہ خدائی طاقت سے محروم ہو گئے اور فسق کی راہ پر چل پڑے۔ پرانے عہد نامے کے زمانے میں کاہنوں سے کہے گئے الفاظ بھی مسیح کے جی اٹھنے کے بعد سچ ثابت ہوئے: "تم راہ سے بھٹک گئے، تم نے بہت سے لوگوں کو شریعت سے ٹھوکر کھائی، تم نے لاوی کے عہد کو خراب کیا ہے۔ رب الافواج فرماتا ہے" مال 2:8۔اور جہاں تک لوگوں کا تعلق ہے، خُدا نے یہ بھی کہا: "تم اپنے باپ دادا کے زمانے سے میرے احکام سے منہ موڑ چکے ہو، اور اُن پر عمل نہیں کیا" مال 3:7۔اس وجہ سے اس کے وعدے اسرائیلی قوم سے پورے نہ ہو سکے۔

لیکن خُدا کے پاس زمین پر اب بھی ایک وفادار لوگ ہوں گے، اور فرمانبرداروں کے لیے اُس کے برکات کے وعدے اُس کے حقیقی کلیسیا کے تجربے میں پورے ہوں گے۔ "مسیح نے کلیسیا سے محبت کی، اور اپنے آپ کو اس کے لیے قربان کر دیا، اسے پاک کرنے کے لیے، اسے پانی سے دھونے سے، لفظ کے ذریعے صاف کیا، اسے اپنے لیے ایک شاندار کلیسیا پیش کرنے کے لیے، بغیر داغ یا شکن یا ایسی کوئی چیز، لیکن مقدس اور بے عیب" افسیوں 5:25-27۔سچی کلیسیا "خدا کے احکام اور یسوع کے ایمان کو مانتی ہے" اور "یسوع کی گواہی رکھتی ہے" جو "نبوت کی روح" ہے (مکاشفہ 19:10، 17 :12؛ 14:12)۔وہ یقین رکھتا ہے کہ مومن اپنے تجربے کے آغاز سے ہی احکام کی کامل اطاعت میں چلتا ہے، کیونکہ "یہ خدا ہی ہے جو آپ میں اپنی مرضی اور اپنی خوشنودی کے مطابق کام کرنے کے لیے کام کرتا ہے" فل۔ 2:13۔اس طرح، اس کے حقیقی ارکان میں سے ہر ایک خدا کے مطابق ایک "نیا آدمی،" تبدیل شدہ ہے؛ حقیقی راستبازی اور پاکیزگی میں پیدا کیا گیا ہے - 4:24۔

انجیل کے اس الہام کے ذریعے مسیح اپنے کلیسیا کے ارکان کی رہنمائی کرے گا۔
وزارت کے چوتھے فرشتے کی آخری تنبیہ، اگر آپ وفادار رہیں، فرمانبرداری اور پاکیزگی کے لیے اور آپ کو وہ برکات دیں گے جن کا صدیوں سے وعدہ کیا گیا ہے: "اس وقت وہ یروشلم کو تخت کا تخت کہیں گے۔
خداوند اور تمام قومیں اس کے پاس خداوند کے نام پر یروشلم میں جمع ہوں گی۔ اور پھر کبھی نہیں

وہ اپنے بُرے دل کے ارادے کے مطابق چلیں گے ۔ 71:3۔ ”اور بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی پوری دنیا میں تمام قوموں کے لیے گواہی کے لیے کی جائے گی“، ”تمام قوموں کے درمیان ایمان کی فرمانبرداری کے لیے“ (متی 24:14، رومیوں ۔1:5)

ہم نے ابھی دیکھا کہ خدا ہر اس شخص کو یہودی سمجھتا ہے جو اپنے آپ کو مسیح کی روح کے اثر کے حوالے کر دیتا ہے ۔ اس طرح، مندرجہ ذیل الفاظ، جو یہودیوں کی زندگیوں میں جسمانی طور پر پورے نہیں ہو سکتے تھے کیونکہ انہوں نے مسیح کو رد کیا تھا، مومنوں کی زندگیوں میں پورے ہوں گے: "اس دن وہ تمام زبانوں سے دس آدمیوں کو لیں گے۔ قوموں میں سے، وہ ایک یہودی کے لباس کے ہیم پر لے جائیں گے، اور کہیں گے: ہم آپ کے ساتھ جائیں گے، کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ خدا آپ کے ساتھ ہے" زیک، .23-21 :8

یہ الفاظ زمین کی تاریخ کے آخری ایام میں مسیح کی حقیقی خوشخبری کی تبلیغ کے ذریعے تمام قوموں کے لوگوں کے تبدیل ہونے کی پیشین گوئی کرتے ہیں۔ اس طرح، رومیوں کے الفاظ کو سچ ثابت کیا جائے گا: "کس کے لئے؟ اگر کچھ کافر تھے، تو ان کا کفر دنیا کو تباہ کر دے گا۔
خدا کی وفاداری؟ کوئی طریقہ نہیں؛ خدا ہمیشہ سچا رہے اور ہر آدمی جھوٹا ہو۔“ خدا کی وفاداری وہی رہتی ہے۔ وہ ان لوگوں کی زندگیوں میں اپنے وعدے پورے کرے گا جو اس کی خدمت کرنے کا انتخاب کرتے ہیں۔

یہودی کافروں اور تمام عمر کے مومنین دونوں کے ساتھ خُدا کے برتاؤ کا تجزیہ کرتے وقت، ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ہر ایک کو اپنی مرضی کا تقدیر دینا اُس کی طرف سے منصفانہ ہے۔ خُدا کے طرزِ عمل کی تشخیص جو ہم اپنے ذہن میں کرتے ہیں اُس کا تذکرہ پولُس نے کیا ہے جب وہ کہتا ہے: ”جیسا کہ لکھا ہے: تاکہ آپ اپنے الفاظ میں راستباز ٹھہریں، اور جب آپ کا فیصلہ کیا جائے تو غالب ہو“۔
اُن کا مطلب ہے کہ خُدا نے واقعات کی رہنمائی کے طریقے پر غور کرنے کے بعد، ہم اُس کے ہر کام میں دلیل دیں گے۔

"اور اگر ہماری ناراستی خدا کی راستبازی کا سبب ہے تو ہم کیا کہیں؟ کیا خدا بے انصاف ہے، ہم پر غضب نازل کر رہا ہے؟

خدا دنیا؟ لیکن اگر میرے جھوٹ سے خُدا کی سچائی اُس کے جلال میں زیادہ بڑھ گئی تو پھر بھی مجھے گنہگار کیوں ٹھہرایا جاتا ہے؟ اور ہم کیوں نہیں کہتے (جیسا کہ ہماری توہین کی جاتی ہے، اور جیسا کہ ہم کہتے ہیں) کہ ہم برائی کریں، تاکہ اچھا ہو؟ ان کی مذمت صرف یہ ہے” روم۔ ۔3:5-8

خدا کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ان کے ساتھ انصاف کرے جو ناانصافی کا شکار ہیں۔ جیسا کہ زبور نویس نے کہا: "اے خدا، مجھے انصاف دے، اور شریر قوم کے خلاف میرا مقدمہ چلا۔ مجھے دھوکے باز اور بے انصاف آدمی سے نجات دے" زبور ۔43:1اگر ہم نے کسی کے ساتھ ناانصافی کی، اور پھر وہ شخص پکارا۔ خدا سے، اس سے انصاف کرنے کو کہا، اور خدا نے جواب دیا، ہم پر فیصلہ بھیج دیا، اس معاملے میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ "ہماری ناانصافی" "خدا کے انصاف کی وجہ" تھی۔ دوسرے لفظوں میں، ہمارے برے رویے نے اس عمل کی وجہ یا حوصلہ افزائی کی۔ مظلوموں کو انصاف دلانے کے لیے خدا کی طرف سے۔

Machine Translated by Google

لیکن اس سے ناانصافی کے مرتکب کے لیے یہ گنجائش نہیں نکلتی کہ وہ اس بہانے سے اپنے آپ کو درست ثابت کرنے کی کوشش کرے کہ اس کی بدعملی خدا کے وجود اور انصاف کے ہونے میں معاون ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خُدا برائی کو درست کرنے کے لیے کام کرتا ہے، اُس کو معاف نہیں کرے گا جس نے اِس کا سبب بنایا ہے۔ وہ کہتا ہے: ”جو جان گناہ کرتی ہے، وہ مر جائے گی... شریروں کی شرارت اُس پر پڑے گی۔“ ezE۔ 18:4، 20. اور یرمیاہ نبی نے اعلان کیا: "اے خُداوند خُدا... تیری آنکھیں بنی آدم کے تمام راستوں پر کھلی ہیں، تاکہ ہر ایک کو اُس کی روش کے مطابق اور اُس کے کاموں کے پھل کے مطابق دے"۔ . ۔32:17-19 انصاف کا تقاضہ ہے کہ ہر شخص کو اس کے کام کے تناسب سے وصول کیا جائے۔

آخرت کے وقت میں، خدا زمین کے باشندوں کی بدی کو سات خوفناک آفتوں سے سزا دے گا: "اور میں نے ہیکل سے ایک بڑی آواز سنی، جو سات فرشتوں سے کہتی تھی، جاؤ اور زمین پر ان ساتوں کو انڈیل دو۔ خدا کے غضب کے پیالے ” Rev. 16:1 اس بات پر غور کرتے ہوئے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسانیت اپنے آپ کو برائی کے عمل میں مزید گہرائی میں غرق کر رہی ہے، یہ پیشین گوئی کرنا محفوظ ہے کہ جب ایسا ہوتا ہے تو اسے حقیقی انصاف کے عمل کے طور پر دیکھا جائے گا۔ خدا کی طرف سے، کیونکہ "شریر اور دھوکے باز لوگ بد سے بدتر ہوتے جائیں گے" 2تیم ۔3:13 رومیوں کے الفاظ میں، وہ "دنیا کا انصاف کرنے" میں راستباز ہو گا، "اپنا غضب ان لوگوں پر نازل کرے گا جو ہم میں سے نافرمان، باغی اور بدکار ہیں۔

رومیوں کے متن میں، پولس آخری دنوں کی حقیقت پر غور کرتا ہے جو شریروں کے نقطہ نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ وہ جھوٹ بولتا ہے اور برائی کرتا ہے۔ اور وہ جتنا زیادہ ٹیڑھا ہے، اتنا ہی وہ اپنے نیک پڑوسی کی پاکیزگی اور بائبل کے احکام کو اجاگر کرتا ہے جن کی وہ اطاعت کرتا ہے۔ ظاہر ہے، شریر اس کے برعکس کو محسوس کرتا ہے اور جب وہ راستبازوں پر غور کرتا ہے تو اس کے ضمیر کو چھو لیا جاتا ہے۔ اس صورت حال میں اگر وہ اس بات پر آمادہ ہو کہ وہ عدل و انصاف کو بڑھانے میں تعاون کر سکتا ہے اور اس لیے خدا کی تدبیر کے ساتھ شرارت کر رہا ہے تو اسے جواب ملے گا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ مناسب ہے کہ اُس کی بدکاری کے لیے اُس کی مذمت کی جائے۔ اس تفہیم سے الفاظ کا مفہوم واضح ہونا چاہئے: "لیکن اگر میرے جھوٹ کے ذریعہ خدا کی سچائی اس کے جلال کے لئے زیادہ بڑھ گئی ہے، تو پھر بھی مجھے گنہگار کیوں قرار دیا جاتا ہے؟ اور ہم کیوں نہیں کہتے: ہمیں برائی کرنے دو۔ وہ سامان آتا ہے؟ ان کی مذمت جائز ہے۔"

مذکورہ بالا الفاظ بعض مواقع پر اس وقت بھی تکمیل پاتے ہیں جب ہم کسی کی مدد کرنے یا اس کی ضرورت کو پورا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں جب کہ یہ ہمارے اختیار میں ہے اور ہم اسے واضح طور پر اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ وقت گزرتا ہے اور خدا ایک اور آلے کے ذریعے کام کرتا ہے، آزادی لاتا ہے۔ لہٰذا ہم یہ سوچنے پر آمادہ ہوتے ہیں کہ، چونکہ نجات میں خُدا کا عمل ظاہر تھا، ہماری غفلت نے خُدا کے منصوبے میں حصہ ڈالا، اُسے عمل کرنے کا موقع دیا۔ یہ کہنے کا ایک طریقہ ہے "آئیے برائی کریں تاکہ اچھائی آئے"۔ نقصان پہنچانا، بائبل کے لحاظ سے، محض خدا یا دوسروں کے مقصد کو نقصان پہنچانے کے لیے جان بوجھ کر کام کرنے پر مشتمل نہیں ہے۔ ”جو نیکی کرنا جانتا ہے اور نہیں کرتا وہ گناہ کرتا ہے۔“

خالہ ۔4:17 اگر ہماری غفلت کسی اور طریقے سے مصیبت زدہ کو نجات دلانے کے لیے خود کو ظاہر کرنے والے خدا کو جنم دیتی ہے، تو ہم اسے ایک خوبی نہیں سمجھ سکتے۔ ایسا نہیں ہے. جو لوگ ایسا سوچتے ہیں ان کے لیے درج ذیل الفاظ درست ہیں: "ان کی مذمت جائز ہے"۔

Machine Translated by Google

خوشخبری کے تمام مبلغین کو شریروں کی طرف سے توہین کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ لغت کے مطابق، توہین رسالت ایک اصطلاح
ہے جو ان تمام اعمال کی تعریف کرتی ہے جو قابل احترام کسی کی توہین یا توہین کرتے ہیں۔
آپ کسی شخص سے کسی ایسے عمل کو منسوب کرکے توہین کرسکتے ہیں جو اس نے انجام نہیں دیا، یا اس پر کوئی ایسا لیبل لگا کر
جو اس کے طرز عمل یا کردار سے میل نہیں کھاتا۔ پولس اور اُس کے بھائی ایمان میں، خوشخبری کے مبلغین، پر توہین کی گئی۔ اس نے
کہا: "ہم پر توہین کی جاتی ہے، اور جیسا کہ کچھ کہتے ہیں کہ ہم کہتے ہیں" "ہم برائی کریں، تاکہ اچھا ہو"۔ ان کے دشمنوں نے اعلان کیا کہ
انہوں نے غفلت اور برائی کو خوبیاں سمجھنا سکھایا۔ حقیقت الگ تھی۔ اُنہوں نے بادشاہی کی خوشخبری سنانے کے لیے لوگوں کو "حقیقی
راستبازی اور پاکیزگی" کی طرف لے جانے کے لیے کہا: "اُس میں آپ کو تعلیم دی گئی، جیسا کہ یسوع میں سچائی ہے؛ کہ آپ نے پچھلی
گفتگو کے سلسلے میں بوڑھے آدمی کو ترک کر دیا، جو بگڑ گیا تھا۔ دھوکہ دہی کی خواہشوں کو ختم کرو اور اپنے دماغ کی روح میں نئے ہو
جاؤ اور نئے آدمی کو پہنو جو خدا کے مطابق سچی راستبازی اور

پاکیزگی" ۔Eph. 4:21-24

شیطان -جس کے نام کا مطلب ہے مخالف -یہ دیکھتے ہوئے کہ وہ خدا کی سچی خوشخبری سے متصادم نہیں ہوسکتا، اس
کے رسولوں کو بدنام کرنے کے لیے انسانی ایجنٹوں کو استعمال کرنے کی حکمت عملی استعمال کی۔ اس نے ایسا تعصب پیدا کرنے کی
امید ظاہر کی کہ لوگ اس کی بات نہیں سننا چاہیں گے۔ "اس زمانے کے خدا نے کافروں کے ذہنوں کو اندھا کر دیا ہے، تاکہ مسیح کے جلال
کی خوشخبری کی روشنی ان پر نہ چمکے۔" 2کور ۔4 :4تاہم، صحیفے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ مایوس ہو جائے گا۔ اُس کے تمام منصوبے،
کیونکہ "بادشاہی کی اِس خوشخبری کی منادی پوری دنیا میں تمام قوموں کے لیے گواہی کے طور پر کی جائے گی" متی ۔24:14تب ”زمین
خداوند کے علم سے بھر جائے گی جیسے پانی سمندر کو ڈھانپتا ہے“ عیسیٰ ۔11:9

"تو کیا؟ کیا ہم زیادہ اچھے ہیں؟ ہرگز نہیں، کیونکہ ہم نے پہلے ہی دکھایا ہے کہ یہودی اور یونانی دونوں ہی گناہ کے نیچے ہیں؛ جیسا کہ
لکھا ہے، کوئی بھی راستباز نہیں، ایک بھی نہیں۔ کوئی نہیں جو خدا کا طالب ہو وہ سب بھٹک گئے اور سب مل کر بے کار ہو گئے، کوئی
نیکی کرنے والا نہیں، ایک بھی نہیں، ان کا گلا کھلی قبر ہے، وہ اپنی زبانوں سے فریب کرتے ہیں، زہر اُن کے ہونٹوں کے نیچے اُس کی چٹان
ہے، جن کا منہ لعنت اور کڑواہٹ سے بھرا ہوا ہے، اُن کے پاؤں خون بہانے کو تیز ہیں، اُن کی راہوں میں تباہی اور مصیبت ہے، اور وہ سلامتی
کی راہ کو نہیں جانتے، اُن سے پہلے خدا کا خوف نہیں ہے۔ ان کی آنکھیں" رومیوں ۔3:9-18

یوحنا نے لکھا: "چھوٹے بچو، کوئی تمہیں دھوکہ نہ دے، جو راستبازی کرتا ہے وہ راستباز ہے" 1یوحنا ۔3:7
اور انصاف پر عمل کرنا خدا کے دس حکموں کی تعمیل کرنا ہے، کیونکہ "اس کے تمام احکام انصاف ہیں" زبور ۔119:172سوائے مسیح
کے، کوئی بھی آدمی گناہ کیے بغیر زندہ نہیں رہا۔ پولس یہ بیان کرتا ہے: "پس جس طرح ایک آدمی کے ذریعے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے
ذریعے موت؛ اور اسی طرح موت سب آدمیوں میں پھیل گئی؛ اس لیے سب نے گناہ کیا" رومیوں۔ ۔5:12چونکہ اس نے گناہ کیا تھا، آدم
کی فطرت برائی کی طرف مائل تھی، اور وہ اپنے اندر طاقت کے بغیر تھا۔

Machine Translated by Google

اس کی مزاحمت کرو. یہ میراث اس نے اپنی تمام اولادوں کو منتقل کی۔ مسیح کے بغیر، ہم خود کو ذیل میں بیان کردہ صورت حال میں پاتے ہیں: "میں جسمانی ہوں، گناہ کے نیچے بیچا گیا ہوں... جسمانی ذہن خدا کے خلاف دشمنی ہے، کیونکہ یہ خدا کے قانون کے تابع نہیں ہے، اور نہ ہی یہ حقیقت میں ہو سکتا ہے۔ وہ جو جسم میں ہیں خدا کو خوش نہیں کر سکتے۔" رومیوں ۔8 ،8:7؛ 7:14

فطرت کی طرف سے راستباز نہ ہونا آدم کی تمام اولاد کی شرط ہے -پوری انسانیت کی۔ قومیت سے قطع نظر –اور یہاں تک کہ انہیں مذہبی مراعات بھی حاصل ہو سکتی ہیں –ہر ایک کی فطرت ایک جیسی ہے۔ اس سچائی کو پولس نے رومیوں کو لکھے گئے الفاظ میں دریافت کیا ہے۔ وہ ہر ایک کی وضاحت کرتے ہیں -یہودی اور غیر قومیں، بائبل کے جاننے والے اور غیر جاننے والے، اس وقت اور آج: "تو کیا؟ کیا ہم زیادہ بہترین ہیں؟ ہرگز نہیں، کیونکہ ہم نے پہلے یہ ظاہر کیا ہے کہ یہودی اور یونانی دونوں ہی گناہ کے تحت ہیں۔ لکھا ہے: کوئی صادق نہیں، ایک بھی نہیں، کوئی سمجھنے والا نہیں، کوئی خدا کو تلاش کرنے والا نہیں، وہ سب کے سب گمراہ ہو گئے، اور ایک ساتھ بے کار ہو گئے، نیکی کرنے والا کوئی نہیں ، کوئی نہیں ہے، ان کا گلا کھلی قبر ہے، وہ اپنی زبانوں سے فریب کرتے ہیں، ان کے ہونٹوں کے نیچے آسپس کا زہر ہے، جن کا منہ لعنت اور کڑواہٹ سے بھرا ہوا ہے، ان کے پاؤں خون بہانے کو جلدی ہیں، ان کی راہوں میں تباہی اور مصائب ہیں اور انہوں نے امن کا راستہ نہیں جانا، ان کی آنکھوں کے سامنے خدا کا خوف نہیں ہے۔ یہاں تک کہ یہ حقیقت بھی کہ ہمیں بائبل کے ذریعے خدا کی نازل کردہ مرضی کا علم ہونا ہماری فطرت کو نہیں بدلتا ۔ دس احکام انسان کے دل کو نہیں بدلتے صرف "خدا کی طاقت" ہی تبدیلی لا سکتی ہے اور نتیجتاً گناہ سے نجات (رومیوں۔ ۔1:16)

"اب ہم جانتے ہیں کہ شریعت جو کچھ کہتی ہے، وہ شریعت کے ماتحتوں کو کہتی ہے، تاکہ ہر ایک کا منہ بند ہو جائے اور تمام دُنیا خُدا کے سامنے مجرم ٹھہرے، اِس لیے شریعت کے کاموں سے کوئی بھی بشر اُس کے سامنے راستباز نہیں ٹھہرے گا۔ شریعت، کیونکہ شریعت ہی سے گناہ کی پہچان ہوتی ہے۔" رومیوں ۔20 ،3:19

مندرجہ بالا الفاظ میں، پولس حقیقت کا اعلان کرتا ہے: خدا کے احکام بتاتے ہیں کہ وہ کس طرز عمل کو پسند کرتا ہے۔ اور وہ ہمیں اس نتیجے پر لے جاتے ہیں کہ اس معیار کے مطابق زندگی گزارنا ہماری اپنی طاقت سے باہر ہے۔ لہذا، قانون کا خط ہمیں اس بات پر قائل کرنے کا مقصد پورا کرتا ہے کہ ہم گنہگار ہیں، اور یہ کہ ہماری نافرمانی کے لیے ہماری سزا انصاف ہے۔ ”گناہ قانون کی خلاف ورزی ہے“ 1 یوحنا ۔3:4اور ”گناہ کی اجرت موت ہے“ روم۔ ۔6:23

قانون کو جاننے سے پہلے انسان کو اپنی غلطیوں کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ لیکن جب آپ دس احکام کو جانتے ہیں تو آپ کا ضمیر واضح طور پر بیدار ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کا فرض کیا ہے، اور یہ کہ اس نے پورا نہیں کیا۔ "شریعت کے ذریعے گناہ کا علم آتا ہے۔" لہذا، "قانون جو کچھ کہتا ہے، وہ قانون کے تحت رہنے والوں کو کہتا ہے"، یعنی یہ خدا کی حکومت کی رعایا کو کہتا ہے -جو اس کی تمام مخلوقات بشمول انسانوں پر مشتمل ہے -"تاکہ ہر ایک کا منہ بند ہو جائے اور پوری دنیا خدا کے سامنے مجرم ٹھہرایا جاتا ہے۔"

Machine Translated by Google

صرف وہی لوگ جو بیمار محسوس کرتے ہیں ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ روحانی زندگی میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ انسان کو اپنے آپ کو گنہگار کے طور پر دیکھنے کی ضرورت ہے، نجات دہندہ کی حقیقی ضرورت محسوس کرنے کے لیے - "صداقت کی بھوک اور پیاس" محسوس کرنے کے لیے، کیونکہ راستبازی اس کے پاس نہیں ہے (متی 5:6)۔ رومیوں کی طرف سے اس کا خط 1:18 تا 3:20، اس بیماری کی تشخیص پیش کرنے کے لیے جس سے ہم سب متاثر ہوئے ہیں۔ مختصراً، ان آیات میں وہ وضاحت کرتا ہے کہ تمام آدمی، اپنی فطری حالت میں، مسیح کے بغیر، برائی کر رہے ہیں۔ حقیقت ان لوگوں کی بھی جو دس احکام کو جانتے ہیں، جیسا کہ علم انسان کی فطرت کو نہیں بدلتا اور نہ ہی اسے برائی کی طرف جھکاؤ پر قابو پانے کی طاقت دیتا ہے۔ یا دس احکام کے ذریعے، ہر کوئی اپنے گناہوں کے لیے موت کی سزا پاتا ہے۔

تمام مردوں کو بیمار قرار دینے اور انہیں اس بات پر قائل کرنے کے بعد، پولس اپنے آپ کو پیش کرتا ہے۔ ان کا علاج:

"لیکن اب شریعت کے علاوہ خدا کی راستبازی ظاہر ہوئی ہے جس میں شریعت اور نبیوں کی گواہی ہے؛ یعنی خدا کی راستبازی یسوع مسیح پر ایمان لانے کے ذریعے سے سب پر اور ان سب پر جو ایمان رکھتے ہیں؛ کیونکہ کوئی فرق نہیں ہے۔ کیونکہ سب نے گناہ کیا ہے اور خدا کے جلال سے محروم ہو گئے ہیں۔" رومیوں 3:21-23

پولس کہتا ہے کہ خدا کی راستبازی ”بغیر شریعت“ ظاہر ہوئی۔ یہ اصطلاح پچھلی آیات سے سمجھ میں آتی ہے۔ باب 3 کے آغاز سے وہ یہودیوں، اسرائیلیوں کی صورت حال پر توجہ مرکوز کرتا ہے، جنہیں اہل شریعت کہا جاتا ہے۔ آیت 19 سے گزرتے ہوئے، وہ دلیل دیتا ہے کہ وہ فطرتاً، خدا کے تجویز کردہ معیار تک نہیں پہنچ سکتے، کیونکہ قانون کا علم ان کی فطرت کو نہیں بدلتا۔ یہ انہیں کافروں سے زیادہ مضبوط نہیں بناتا جو کچھ نہیں جانتے۔ خدائی مدد کے بغیر، قانون کا استعمال ان کے لیے صرف یہ ظاہر کرنے کے لیے ہے کہ وہ کتنے فاسق ہیں۔ اس کے ذریعے وہ دیکھتے ہیں کہ ان کا ماضی خطاؤں کی ایک فہرست پیش کرتا ہے جسے تبدیل نہیں کیا جا سکتا اور حال میں بھی وہ نافرمانی کرتے رہتے ہیں۔

انسان کے لیے خُدا کے عدل پر عمل کرنے کے لیے، اُس کے لیے ضروری ہو گا کہ وہ قانون کے خط سے زیادہ کچھ حاصل کرے۔ یہ خدا کی طرف سے ایک کارروائی کرے گا. اسی مقام سے آیت 21 کی داستان شروع ہوتی ہے: "لیکن اب خدا کی راستبازی شریعت اور نبیوں کی گواہی کے بغیر شریعت کے بغیر ظاہر ہوئی ہے۔ پولوس نے مسیح، خدا کے بیٹے کے زمین پر آنے کا اعلان کیا۔

اس وقت، دستیاب مقدس کتابیں عہد نامہ قدیم کی کتابیں تھیں۔ اور انہیں "شریعت اور انبیاء" کا مجموعہ کہا گیا۔ یسوع نے یہ کہتے ہوئے کہ وہ ان کو تبدیل کرنے نہیں آیا، کہا: "یہ مت سمجھو کہ میں شریعت یا نبیوں کو ختم کرنے آیا ہوں: میں منسوخ کرنے نہیں آیا، بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔" متی 5:17۔ : "صحیفوں کو تلاش کرو، کیونکہ تم سمجھتے ہو کہ تم ان میں ہمیشہ کی زندگی ہو، اور وہ وہی ہیں جو میری گواہی دیتے ہیں" یوحنا 5:39۔ تو یہ ہو، "قانون اور انبیاء"

Machine Translated by Google

صحیفے -مسیح کی گواہی دیتے ہیں۔ "خُدا کی راستبازی" جس کی گواہی شریعت اور نبیوں سے ملتی ہے، رومیوں میں مذکور مسیح ہے۔
چونکہ انسان، شریعت کے محض علم کے ذریعے، اس کا فرمانبردار نہیں بن سکتا تھا، اس لیے خدا نے نجات دہندہ، مسیح یسوع کو بھیجا۔
وہ ہمارا انصاف ہے۔ پولس کہتا ہے کہ ہر کوئی مسیح پر ایمان لا کر خُدا کی راستبازی حاصل کر سکتا ہے، اِن الفاظ کے ذریعے: "یسوع مسیح
پر ایمان لانے کے ذریعے سے خُدا کی راستبازی سب کے لیے اور اُن سب کے لیے جو ایمان لائے ہیں؛ کیونکہ کوئی فرق نہیں۔

کیونکہ سب نے گناہ کیا ہے اور خدا کے جلال سے محروم ہو گئے ہیں۔"

"اُس کے فضل سے آزادانہ طور پر راستباز ٹھہرایا جا رہا ہے، اُس چھٹکارے کے ذریعے جو مسیح یسوع میں ہے۔ جسے خُدا نے اپنے خون پر
ایمان کے ذریعے کفارہ ہونے کے لیے پیش کیا، تاکہ اُس کی راستبازی کو ظاہر کیا جا سکے جو ماضی کے گناہوں کی معافی کے ذریعے، خُدا کے
صبر کے تحت ہیں۔ اس موجودہ وقت میں اس کی راستبازی کو ظاہر کرنے کے لیے، تاکہ وہ انصاف کرنے والا ہو اور اس کے لیے جو یسوع پر
ایمان رکھتا ہو۔ رومیوں ۔3:24

26.

یہاں ایک کام کا ذکر ہے جس میں ہمارا کوئی فعال حصہ نہیں ہے۔ تمام مردوں کی حالت یہ تھی: نافرمان، فاسق۔ چنانچہ خدا
نے سب کو بچانے کے لیے پہل کی۔ "خُدا مسیح میں دنیا کو اپنے ساتھ ملا رہا تھا، اُن کے گناہوں کو اُن پر نہیں لگا رہا تھا... اُس نے اُس کو
جو گناہ نہیں جانتا تھا، ہمارے لیے گناہ بنا دیا، تاکہ اُس میں ہم خُدا کی راستبازی بنیں" 2کور ۔21 ،20 :5مسیح نے "اپنے جسم میں
ہمارے گناہوں کو درخت (صلیب) پر اٹھایا" 1پیٹر۔ ۔2:24تو ہمیں معاف کر دیا گیا۔

تمام عمروں میں مردوں کے ذریعے کیے گئے تمام گناہوں کی ادائیگی مسیح نے صلیب پر کی تھی۔ اور تمام جو مسیح یسوع
میں دی گئی مفت معافی پر یقین رکھتے ہیں وہ اس حقیقت کے مالک ہیں۔
"گناہ کی اجرت موت ہے، لیکن خدا کا تحفہ مسیح یسوع میں ہمیشہ کی زندگی ہے" رومی.
۔6:23یہ خدا کا فضل، یا بے مثال فضل ہے -اپنے بیٹے کی زندگی کو، صلیب پر اور اس کے جی اٹھنے کے بعد، روح القدس کے ذریعے دینا،
تاکہ ہم موت کی سزا سے چھٹکارا پائیں اور اس کے ذریعے زندہ رہیں۔ ہمیشہ فرمانبرداری میں.. اس کی مزید وضاحت کی جائے گی۔

آگے.

"خدا نے تجویز کیا" یہ اظہار ظاہر کرتا ہے کہ پہل اس کی تھی۔ جیسا کہ، تمام انسانوں میں، "کوئی بھی نہیں جو خدا کا طالب
ہو" اپنی ہی پہل پر، وہ ہمارے پاس اس نجات کی تجویز پیش کرنے آیا تھا جسے اس نے ڈیزائن اور تخلیق کیا تھا (رومیوں ۔(3:11یہ نجات
"اس کے خون پر ایمان کے ذریعے کفارہ"، مسیح کے خون پر مشتمل ہے۔ بائبل سکھاتی ہے کہ "جسم کی زندگی خون میں ہے" (لیوی ۔(17:11

لہٰذا، جو کوئی یہ مانتا ہے کہ مسیح نے اپنی زندگی ان کے گناہوں کی ادائیگی کے طور پر دی ہے وہ اس کے خون پر ایمان رکھتا ہے ۔ خُدا نے
ہمیں مسیح میں معاف کر دیا ہے ۔(Eph. 4:32)قربانی پر یقین رکھ کر ہم بخشش کی نعمت کو غصب کرتے ہیں۔

اس معافی کی یقین دہانی مسیح کے ایک کام کے ذریعے کی گئی ہے، جسے "کفارہ" کہا جاتا ہے۔اس کی وضاحت کتاب خروج
میں، بنی اسرائیل کے تجربے میں کی گئی ہے۔ کو خصوصی ہدایات حاصل کرنا

Machine Translated by Google

لوگوں سے رابطہ کریں. دریں اثنا، پہاڑ کے دامن میں لوگوں نے، یہ خیال کرتے ہوئے کہ شاید وہ تاخیر سے واپس نہیں آئے گا، ہارون کو ایک بت بنانے پر آمادہ کیا -سونے کا بچھڑا -اور وہ اس کی پرستش کرنے لگے۔ تب خُداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ جا اور اُتر جا کیونکہ تیرے لوگوں نے جِن کو تُو مصر سے نکال لایا تھا اپنے آپ کو بگاڑ کر اُس راہ سے جِس کا مَیں نے اُن کو حُکم دِیا تھا فوراً ہٹ گئے اور اُنہوں نے اپنے آپ کو پگھلا ہوا بچھڑا بنا لیا۔ اور اُنہوں نے اُس کے آگے سجدہ کیا اور اُس کے آگے قربانیاں پیش کیں اور کہا: اے اسرائیل، یہ تیرا دیوتا ہے جو تجھے ملک مصر سے نکال لایا... اور یوں ہوا کہ جب موسیٰ خیمہ گاہ میں آئے اور بچھڑے اور رقص کو دیکھا کہ اس نے اسے روشن کر دیا، اس کا غضب بھڑکا اور اس نے تختیاں اپنے ہاتھوں سے پھینک دیں اور پہاڑ کے دامن میں توڑ ڈالیں... اور اگلے دن ایسا ہوا کہ موسیٰ نے کہا۔ اے لوگو، تم نے بہت بڑا گناہ کیا ہے لیکن اب میں رب کے پاس جاؤں گا، شاید میں تمہارے گناہ کا کفارہ دوں گا ، تب موسیٰ نے رب کی طرف رجوع کیا اور کہا، ”اب اس قوم نے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ اس لیے اب ان کے گناہ معاف کر دو، اگر نہیں تو مجھے اپنی کتاب سے جو تم نے لکھی ہے، مٹا دے۔

واضح رہے کہ موسیٰ کی طرف سے جو کفارہ ادا کیا گیا تھا اس میں ان کی شفاعت کا عمل شامل تھا۔
لوگ رب کے سامنے، اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں. چھٹکارے کے عظیم منصوبے میں "خدا اور انسانوں کے درمیان ایک ثالث ہے، یسوع مسیح" 1تیم 2:5۔وہ شفاعت کرتا ہے اور خدا سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ہمارے گناہوں کی قطعی معافی عطا کرے، اس کی زندگی دینے کی بنیاد پر -اس کا خون -ہمارے قرض کی ادائیگی کے طور پر۔ اور خُدا ہمیشہ ہماری طرف سے مسیح کی درخواستوں کا جواب دیتا ہے، جیسا کہ اُس نے خود کہا: "اور جو کچھ تم میرے نام سے مانگو گے، میں کروں گا، تاکہ باپ بیٹے میں جلال پائے" یوحنا 14:13۔

اس طرح، مسیح کی قربانی پر ایمان اور کفارہ جو وہ انجام دیتا ہے، خُدا اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ صبر کرے،
اُن گناہوں کو معاف کرے جو ہم نے ماضی میں کیے ہیں۔ رومیوں کی زبان میں: "خدا کے صبر کے تحت پہلے کیے گئے گناہوں کی معافی کے ذریعے اس کی راستبازی کا مظاہرہ کرنا۔"

لیکن شفاعت، یا کفارہ کا کام، جو مسیح انجام دیتا ہے، ہمارے لیے نہ صرف پچھلے گناہوں کی معافی حاصل کرتا ہے۔ اس کے
ذریعے ہمیں موجودہ دور میں ایک نعمت بھی حاصل ہوئی، اس وقت ہم نے اس کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔اس کی وضاحت عبرانیوں کو دی جانے والی مقدس رسم میں کی گئی تھی۔
کفارہ ادا کرتے وقت، پادری نے گناہ کی قربانی کے خون میں اپنی انگلی ڈبو کر اسے "خداوند کے سامنے، پردے کے سامنے" چھڑک دیا، یہ وہ پردہ تھا جو خدا کے ہیکل کے اندرونی دو حصوں کو تقسیم کرتا تھا، جسے "مقدس" کہا جاتا تھا۔ اور "مقدس ترین" لیوی 4:16، 17، 20۔ جیسا کہ خون زندگی کی نمائندگی کرتا ہے (لیوی 17:11)، ہم جانتے ہیں کہ یہ تقریب ہیکل میں مسیح کی زندگی دینے کی نمائندگی کرتی ہے ۔ خُدا کا ہیکل" 1)کور. 3:17)نتیجتاً، رسم میں موجود تعلیم یہ تھی کہ مسیح اپنی زندگی کو مومنین کے لیے بیان کرے گا، جب کہ ان کے لیے شفاعت کرے گا، پجاری کے طور پر کام کرے گا۔ مقدس جگہ میں خون کے چھڑکاؤ اور اس الہی کام کے الفاظ کے ذریعہ: "کیونکہ اگر بیلوں اور بکریوں کا خون اور ناپاک پر چھڑکنے والی گائے کی راکھ ان کو پاک کرتی ہے، جیسا کہ گوشت کی صفائی کے لیے، کتنا؟ مسیح کا خون زیادہ کرتا ہے، جسے اس نے ابدی روح کے ذریعے اپنے آپ کو پاکیزگی کے لیے پیش کیا۔

Machine Translated by Google

خدا، کیا آپ زندہ خدا کی خدمت کرنے کے لئے اپنے ضمیر کو مردہ کاموں سے پاک کریں گے؟ ہیب ۔14 ،9:13مسیح اپنی زندگی، موجودہ وقت میں، ایمانداروں کو دے گا، روح القدس کا ابلاغ کرے گا، جیسا کہ ہم یوحنا کے بیان سے دیکھ سکتے ہیں: "یسوع نے پھر اُن سے کہا، تمہارے ساتھ سلامتی ہو؛ جس طرح باپ۔ مجھے بھیجا، میں بھی تمہیں بھیجتا ہوں۔ اور یہ کہہ کر اُس نے اُن پر پھونکا اور اُن سے کہا، روح القدس حاصل کرو" یوحنا ۔22 ،20:21

سانس لے کر، مسیح نے اپنے شاگردوں کو روحانی زندگی سے آگاہ کیا۔ یہ وہی تھا جو تخلیق میں ہوا تھا۔ "اور خُداوند خُدا نے اِنسان کو زمین کی خاک سے بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کی سانس پھونک دی اور اِنسان ایک جاندار جان بن گیا" Gen. 2:7. خُدا نے مٹی کی ایک گڑیا بنائی جو بے جان تھی۔ پھر اُس نے پھونک ماری۔ اس کی روح گڑیا میں اور وہ زندہ انسان میں بدل گئی۔

اِسی طرح، ہم پہلے بھی "گناہوں اور گناہوں میں مُردہ" تھے۔ ۔2:1لیکن جب ہم نے مسیح پر ایمان لایا، تو اُس نے اپنی روح ہمارے پاس بھیجی، اور اُس کے ذریعے ہم پاک صاف ہوئے۔ پطرس نے کہا: "توبہ کرو، اور تم میں سے ہر ایک یسوع مسیح کے نام پر گناہوں کی معافی کے لیے بپتسمہ لے؛ اور آپ کو روح القدس کا تحفہ ملے گا" اعمال ۔2:38"خدا نے اپنے بیٹے کی روح بھیجی ہے۔ آپ کے دلوں میں 4: 6. Gal. "روح کی طاقت ہماری گنہگار خواہشات کے خلاف کام کرتی ہے اور خواہشات کو پاکیزگی کی طرف پیوست کرتی ہے۔ تاکہ تم وہ نہ کرو جو تم چاہتے ہو۔" لڑکی ۔5:17مزید برآں، روح ہمیں خُدا کے دس احکام کی فرمانبرداری کے کاموں کو انجام دینے کے لیے تقویت دیتی ہے۔ اس طرح، ہم اس کے ذریعہ غلاموں کی حالت سے گناہ کی طرف لے جاتے ہیں اور آزاد کر دیتے ہیں۔ لہذا، "جہاں خُداوند کی روح ہے وہاں آزادی ہے" 2کرن ۔3:17

چونکہ خدا کی روح مومن آدمی کو تبدیل کرتی ہے، اس لیے وہ مؤثر طریقے سے ناانصافی کو روکتا ہے اور انصاف پر عمل کرنا شروع کر دیتا ہے، جو کہ خدا کے احکام کی اطاعت ہے۔ کیونکہ خدا کے احکام راستبازی ہیں (زبور ۔(119:172پولس نے کہا: "لیکن اگر آپ روح کی رہنمائی کرتے ہیں تو آپ قانون کے تحت نہیں ہیں" گلتی ۔5:18جو اس پر عمل کرتا ہے وہ شریعت کے تحت نہیں ہے، یا اس کی طرف سے مذمت نہیں کی جاتی ہے۔ بائبل روح القدس کو کہتی ہے "روح القدس" راستبازی کی" (عیسا (4:4اس طرح، جب مسیح مومن کے دل پر اپنی روح انڈیلتا ہے، تو وہ لفظی طور پر مومن کے دل میں فرمانبرداری کو انڈیل رہا ہے۔

اسے دوسرے طریقے سے بیان کرنے کے لیے، وہ انسان کے دل -میرے اور آپ کے -کو ایک پاکیزہ اور فرمانبردار میں بدل رہا ہے۔ لہذا یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ احکام کی ہماری اطاعت مکمل طور پر خدا کی طرف سے آتی ہے۔ جو روح اُسے خُدا کی طرف سے ملی تھی اُسے ترک کر کے، مسیح ایمان کے ذریعے ہمارے دلوں میں کام کرتا ہے۔ نتیجے کے طور پر، "موجودہ وقت" میں، یعنی جس وقت ہم یقین رکھتے ہیں، خدا کا انصاف ہماری زندگیوں میں ظاہر ہوتا ہے۔

"تاکہ وہ عادل ہو اور اس کا انصاف کرنے والا ہو جو یسوع پر ایمان رکھتا ہے"۔ خدا انصاف نہیں کرے گا اگر وہ "صادق" ایک بے دین آدمی کے طور پر اعلان کرے، جس کے دل نے برائی کرنے کا ارادہ کیا ہے، صرف اس وجہ سے کہ وہ اس پر ایمان لانے کا دعوی کرتا ہے ۔ اس کے بارے میں یعقوب رسول واضح طور پر بیان کرتا ہے: "تم مانتے ہو کہ خدا ایک ہے۔ تم اچھا کرتے ہو شیاطین بھی یقین کرتے ہیں اور کانپتے ہیں۔ لیکن اے بیکار آدمی، کیا تو یہ جاننا چاہتا ہے کہ ایمان بغیر عمل کے مردہ ہے؟ خالہ ۔20 ،2:19لیکن جب خُدا ایک آدمی کے دل کی تجدید کرتا ہے اور وہ گناہ سے راستبازی کی طرف مڑ جاتا ہے، تو خُدا کا اعلان۔

Machine Translated by Google

اس کا احترام، کہ وہ منصفانہ ہے۔ جیسا کہ یوحنا نے کہا: "بچوں، کوئی تمہیں دھوکہ نہ دے، جو راستبازی کرتا ہے وہ راستباز ہے، جیسا کہ وہ راستباز ہے۔ جو گناہ کرتا ہے وہ شیطان کا ہے؛ کیونکہ شیطان شروع سے گناہ کرتا ہے۔ خدا کے بیٹے نے خود کو ظاہر کیا: شیطان کے کاموں کو ختم کرنے کے لئے۔

جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے وہ گناہ نہیں کرتا۔ کیونکہ اُس کی نسل اُس میں رہتی ہے۔ اور وہ گناہ نہیں کر سکتا، کیونکہ وہ خدا سے پیدا ہوا ہے۔" 1یوحنا 3:7-9۔ "پھر آپ دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی (دوسرے آدمیوں اور خدا کی مخلوقات کے سامنے) کاموں سے راستباز ٹھہرایا جاتا ہے، نہ کہ صرف ایمان سے۔" جیمز 2:24۔

خدا راستباز ٹھہرانے میں، یا "صادق" قرار دینے میں راستباز ہے، جس آدمی کو اس نے تبدیل کیا، جس کے دل کو اس نے اپنی روح کی طاقت سے گناہ سے راستبازی میں بدل دیا۔ اور جب ہم مسیح کو اپنا نجات دہندہ مانتے ہیں تو ہم اسے اس کام کو انجام دینے کی اجازت دیتے ہیں۔ ہماری طرف سے اس کی قربانی اور شفاعت میں۔ پولس نے رومیوں کو بتایا کہ خُدا یہ کام اُن لوگوں میں کرتا ہے جو "ایمان رکھتے ہیں۔

یسوع"۔

"پھر فخر کرنا کہاں ہے؟ یہ خارج ہے۔ کس قانون سے؟ کاموں کے؟ نہیں، بلکہ ایمان کی شریعت سے۔

لہٰذا ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ آدمی شریعت کے کاموں کے بغیر ایمان سے راستباز ٹھہرایا جاتا ہے۔ روم ۔28 ،3:27

چونکہ یہ خدا ہی ہے جو ہمارے دلوں میں کام کرتا ہے اور ہمیں فرمانبردار بناتا ہے، اس لیے ہمارے لیے کسی بھی نیکی میں فخر کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ انسان کو معاف کیا جاتا ہے اور اس کے دل کو بدل دیا جاتا ہے -یا راستباز بنا دیا جاتا ہے -خدا کی طرف سے۔ یہ جیسا کہ نبیوں نے کہا تھا: "خداوند، ہمیں اپنی طرف تبدیل کر لے، اور ہم تبدیل ہو جائیں گے" لام ۔5:21"خداوند، تو ہمیں امن دے گا، کیونکہ تو ہی ہے جس نے ہمارے تمام کام ہم میں کیے ہیں۔" ایک ھے. ۔26:12لہٰذا، انسان صرف ایمان سے ہی راستباز ہے، یعنی معاف کیا گیا اور راستباز، دس احکام کا فرمانبردار بنا۔ آپ کی اپنی طاقت یا قابلیت اس کام میں ذرا بھی حصہ نہیں ڈالتی۔

تاکہ پچھلے پیراگراف کو غلط فہمی نہ ہو، یہاں ایک وضاحت ضروری ہے۔ ہم ایمان کے ذریعہ راستباز، یا راستباز بنائے گئے ہیں۔ لیکن ایمان اس انتخاب کا نتیجہ ہے جو ہم کرتے ہیں۔ جب کوئی ہمیں کوئی کہانی سناتا ہے تو ہم اس پر یقین کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ یہی بات انجیل کے بیان کے حوالے سے بھی درست ہے۔ کیا ہم اس سچائی پر یقین رکھتے ہیں؟ کیا ہم یقین رکھتے ہیں کہ مسیح ہمارے گناہوں کے لیے مرا اور آج، جی اُٹھا، ہمارے لیے شفاعت کرتا ہے؟ جب ہم اسے سنتے ہیں، تو خُدا کی روح ہمیں اس پر یقین کرنے کی دعوت دیتی ہے، کیونکہ وہ "ایمان کی روح" گیل ہے۔ ۔5:5اگر ہم اس یقین کے خلاف مزاحمت نہیں کرتے ہیں تو ہم ایمان لائیں گے۔ ہمارے پاس وہ ایمان ہوگا جو بچاتا ہے۔ نجات پانے کے لیے ہمیں اس سزا کے خلاف مزاحمت نہ کرنے کا انتخاب کرنا چاہیے۔ خُدا ہمیں صحیح انتخاب کرنے کے لیے بلاتا ہے، لیکن ہمیں یہ کرنے پر مجبور نہیں کرتا۔ یہ ہماری آزاد مرضی کے قلعے کے اندر ہے۔

اب بھی اس صورت حال پر غور کرتے ہوئے، یہ ہو سکتا ہے کہ ہماری جان کا دشمن ہمیں ایسے خیالات دینے کی کوشش کرے: "مجھے نہیں معلوم کہ میں یقین کرتا ہوں یا نہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ میں اس پر یقین کرتا ہوں۔" یا: "میں اس پر یقین نہیں کر سکتا؛ میرے لیے کوئی نجات نہیں ہے۔" اگر آپ کے ساتھ ایسا ہوا ہے، تو یاد رکھیں کہ مسیح اس مسئلے کو بڑی آسانی کے ساتھ حل کرتا ہے۔ مسیح کے لیے آپ کو ایمان دینے کے لیے خُدا سے فریاد کریں اور یہ فوراً ظاہر ہو جائے گا۔ اگلی چیز جو آپ جانتے ہیں، آپ ایک پختہ مومن ہوں گے۔ یہ واضح طور پر سکھایا جاتا ہے۔

Machine Translated by Google

بائبل میں. وہ بیان کرتی ہے کہ ایک باپ مسیح کے پاس آیا اور کہا: "آقا، میں آپ کے پاس اپنے بیٹے کو لایا ہوں، جس میں ایک گونگا روح ہے؛ اور جہاں بھی وہ اسے پکڑتا ہے، اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے، اور وہ جھاگ نکالتا ہے اور دانت پیستا ہے ۔ برباد ہو رہا ہے؛ اور میں نے آپ کے شاگردوں سے کہا کہ آپ اسے نکال دیں، لیکن وہ اس میں ناکام رہے... اور اس نے اپنے والد سے پوچھا: اس کے ساتھ یہ کب سے ہو رہا ہے؟ اور اس نے اس سے کہا: جب سے وہ بچپن میں تھا... اگر تم کچھ کر سکتے ہو تو ہم پر رحم کر اور ہماری مدد کر۔" عیسیٰ نے اس سے کہا: "اگر تم یقین کر سکتے ہو تو جو ایمان لائے اس کے لیے سب کچھ ممکن ہے" اور فوراً لڑکے کے باپ نے روتے ہوئے کہا: میں یقین کرتا ہوں۔ میرے بے اعتقاد کی مدد کرو۔ اور یسوع نے یہ دیکھ کر کہ ہجوم آ رہا ہے، ناپاک روح کو ڈانٹا اور کہا: گونگی اور بہری روح، میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس میں سے نکل آؤ اور اس میں مزید داخل نہ ہو۔

اور وہ چیختا اور زور سے ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔ اور لڑکا مردہ ہی رہا اور بہتوں نے کہا کہ وہ مر گیا ہے۔ لیکن یسوع نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اُٹھایا اور وہ کھڑا ہو گیا۔

مرقس ۔9:17-27

"کیا وہ صرف یہودیوں کا خدا ہے؟ اور کیا وہ غیر قوموں کا بھی نہیں ہے؟ غیر قوموں کا بھی، بے شک خدا ایک ہے، جو ختنہ کو ایمان سے اور غیر مختون کو ایمان سے راستباز ٹھہراتا ہے، اس لیے ہم ایمان سے شریعت کو کالعدم قرار دیتے ہیں؟ بالکل، لیکن ہم نے قانون قائم کیا ہے۔"

روم ۔3:29-31

پولس سے پہلے کی چند آیات نے بتایا کہ تمام آدمی ایک ہی حالت میں ہیں: "سب نے گناہ کیا ہے اور خدا کے جلال سے محروم ہیں" رومی۔ 3:23۔آپ کی قومیت آپ کی اندرونی فطرت کو نہیں بدلتی۔ لہٰذا، جس طریقے سے وہ خدا کی طرف سے معاف کر سکتے ہیں وہی ہے: یسوع مسیح پر ایمان کے ذریعے۔ یہودی، جن کا ختنہ موسیٰ کی شریعت کے مطابق کیا گیا تھا، اور غیر مختون غیر ختنہ ایمان کے ذریعے معاف کیے گئے ہیں۔ اور آج تک، چونکہ ہماری فطرت ہمارے انسانی آباؤ اجداد جیسی ہے، اس لیے ہم صرف ایمان سے ہی راستباز ٹھہر سکتے ہیں۔ ایسی قوم کبھی نہیں تھی اور نہ ہی ہوگی جسے خدا کسی اور ذریعہ سے معاف اور بچائے گا۔

اس کا ثبوت ہمارے پاس اس حقیقت سے ہے کہ خدا نے فیصلہ کیا کہ آخری دنوں میں، قیامت کے وقت، زمین کے تمام لوگوں کو اسی انجیل کی تبلیغ کی جائے: "میں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان کے درمیان اڑتے ہوئے دیکھا، اور وہ اُس کے پاس ابدی خوشخبری تھی، جو زمین پر رہنے والوں اور ہر قوم، قرابت دار، زبان اور لوگوں کے لیے منادی کرتی تھی۔ Rev. 14:6.قومیت، فلسفہ، جماعت یا مذہبی عقیدے میں کوئی فرق نہیں کیا جاتا، خوشخبری سب کے لیے یکساں ہے۔ یسوع نے کہا، "میں دروازہ ہوں؛ اگر کوئی میرے ذریعے داخل ہوتا ہے تو وہ نجات پائے گا" یوحنا ۔10:9

ہم نے حال ہی میں نوٹ کیا ہے کہ مسیح میں ایماندار روح القدس حاصل کرتے ہیں اور اس طاقت سے تبدیل ہوتے ہیں اور راستباز، خُدا کے قانون کے فرمانبردار ہوتے ہیں (گل ۔4:5؛ 5:17، 18)چنانچہ دیکھا جاتا ہے کہ مومن آدمی کے دل میں قانون قائم ہو جاتا ہے۔ اور یہ عہد کا وعدہ ہے جو خُدا نے اِنسان کے ساتھ باندھا تھا: "یہ وہ عہد ہے جو اُن دنوں کے بعد مَیں اسرائیل کے گھرانے سے باندھوں گا، رب فرماتا ہے، مَیں اپنی شریعت اُن کی سمجھ میں رکھوں گا، اور لکھوں گا۔ وہ اپنے دلوں میں۔" .Heb

8:10۔پس کیا ہم ایمان سے شریعت کو کالعدم قرار دیتے ہیں؟ ہرگز نہیں، بلکہ شریعت کو قائم کرتے ہیں۔
جب آدمی انصاف کرتا ہے تو اسے فرمانبردار بنایا جاتا ہے۔ اگر اس کے کام یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ تبدیل نہیں ہوا تھا، تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ راستباز نہیں تھا۔ اور اگر وہ، اس حالت میں، سوچتا ہے یا کہتا ہے کہ وہ جائز ہے، تو اس کی امید باطل ہے اور وہ اپنے آپ کو دھوکہ دے رہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی اس غلطی میں پڑ جائے، یسوع نے خبردار کیا: "ہر کوئی جو مجھ سے کہتا ہے، 'خداوند، رب!' آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو گا، لیکن وہ جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ بہت سے لوگ مجھ سے کہیں گے۔ اُس دن، 'اے خُداوند، خُداوند، کیا ہم نے تیرے نام پر نبوت نہیں کی؟ اور تیرے نام سے شیطانوں کو نہیں نکالا؟ اور تیرے نام پر ہم نے بہت سے عجائبات کیے ہیں؟ اور پھر کیا میں اُن سے کھل کر کہوں گا، میں نے تجھے کبھی نہیں جانا: چلا جا۔ میری طرف سے، تم جو بدکاری کرتے ہو۔" متی ۔7:21-23

رومیوں 4

"پھر ہم کیا کہیں کہ ہم جسم کے لحاظ سے اپنے باپ ابراہیم تک پہنچے ہیں؟ کیونکہ اگر ابراہیم کاموں سے راستباز ٹھہرایا گیا تھا، تو اُس کے پاس فخر کرنے کے لیے کچھ ہے، لیکن خدا کے سامنے نہیں۔ تو کلامِ مُقدّس کیا کہتا ہے؟
ابراہیم نے خدا پر یقین کیا، اور یہ اس کے لئے راستبازی کے طور پر شمار کیا گیا تھا. اب جو کوئی کام کرتا ہے اس کا اجر فضل کے حساب سے نہیں بلکہ قرض کے حساب سے ملتا ہے۔ لیکن جو عمل نہیں کرتا بلکہ اس پر ایمان رکھتا ہے جو بے دینوں کو راستباز ٹھہراتا ہے، اس کا ایمان راستبازی میں شمار ہوتا ہے۔ اِسی طرح داؤد نے بھی اُس آدمی کو مبارک قرار دیا جسے خُدا بغیر کاموں کے راستبازی قرار دیتا ہے، کہتے ہیں: مبارک ہیں وہ جن کے گناہ معاف ہو گئے اور جن کے گناہوں پر پردہ ڈال دیا گیا۔ مُبارک ہے وہ آدمی جس کے لیے خُداوند گناہ نہیں ٹھہراتا۔" روم ۔4:1-8

لفظ "باپ" بائبل میں آباؤ اجداد کے لیے استعمال ہوا ہے ۔ ایمان کا" (رومیوں ،4:12)اور اس کا ذکر "ابراہام، جو باپ ہے۔

ہم سب میں سے" یہودی اور غیر یہودی (رومیوں 4:16)۔ اس وجہ سے ہم سمجھتے ہیں کہ ابراہیم کی کہانی نہ صرف یہی
اسرائیل کے لیے بلکہ تمام ایمان والوں کے لیے ایک سبق آموز مثال کے طور پر پیش کی گئی ہے۔ آپ کا تجربہ سچے ایمان کی ایک مثال ہے۔

پیش کردہ دلیل یہ ہے کہ، اپنی طاقت سے یا "جسم کے مطابق"، ابراہیم نے خدا کے سامنے کچھ حاصل نہیں کیا۔ یہاں اس کی کہانی ہے، جو پیدائش میں بیان کی گئی ہے: "اور ابرام نے (خداوند سے) کہا، دیکھو، تو نے مجھے کوئی اولاد نہیں دی، اور دیکھو، میرے گھر میں پیدا ہونے والا میرا وارث ہو گا۔
اور دیکھ خُداوند کا کلام اُس پر آیا کہ یہ تیرا وارث نہ ہو گا۔ لیکن جو تیری کوکھ سے نکلے گا وہی تیرا وارث ہوگا۔ تب وہ اُسے باہر لے گیا اور کہا کہ اب آسمان کی طرف دیکھو

Machine Translated by Google

ستاروں کو شمار کریں، اگر آپ انہیں گن سکتے ہیں۔ اُس نے اُس سے کہا تیری نسل بھی ایسی ہی ہو گی۔ اور اُس نے خُداوند پر اِیمان لایا اور اُس کو اُس کے لِئے راستبازی سمجھا۔ 15:3-6۔ ابراہیم کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ پھر بھی خدا نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ لاکھوں لوگوں کی پوری قوم اس سے نازل ہوگی۔ اس کے پاس خود ان کو پیدا کرنے کی کوئی طاقت یا طاقت نہیں تھی۔ اس کی بیوی، "سرائے بانجھ تھی، اس کی کوئی اولاد نہیں تھی"

جنرل 11:30۔ اس نے جو کچھ نہیں کیا وہ اس حقیقت کو تبدیل نہیں کرے گا۔ لیکن اسے یقین تھا کہ خدا اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ پھر، خدا نے اس کے ایمان پر غور کیا اور اسے عزت بخشی، اس کے لیے کام انجام دیا۔ اسے بیٹا دیا۔
کہانی بتاتی ہے کہ "وہ خُداوند پر ایمان لایا، اور اُسے اُس کے نزدیک راستبازی سمجھا۔" انصاف خُدا کی مرضی کے مطابق ہے، کیونکہ "اس کے تمام احکام راستبازی ہیں" (زبور 119:172)۔ ابراہیم کے ایمان کو انصاف کے طور پر بتایا گیا، کیونکہ اس کے ذریعے خدا نے اپنی طاقت سے کام کیا اور اسے پورا کیا۔

تعمیرات

ابراہیم کا تجربہ واضح کرتا ہے کہ خدا ہمارے گناہوں کو کیسے معاف کرتا ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ معافی ایک پیکج ہے جس میں دو نعمتیں ہیں: (1) ہمارے پچھلے گناہوں کے ریکارڈ کا بدلہ اور (2) موجودہ وقت میں، خدا کی فرمانبرداری کرنے کے لیے، جیسا کہ ہم ذیل میں دیکھیں گے۔

(1) ہمارے پچھلے گناہوں کے ریکارڈ کا متبادل۔ اپنی پچھلی زندگی پر غور کرتے ہوئے، ہم دیکھتے ہیں کہ ہم نے کئی بار دس احکام کی خلاف ورزی کی ہے - اس طرح ہمارے پاس وہ راستبازی نہیں ہے ، وہ فرمانبرداری جس کا قانون کا تقاضا ہے۔ ہم اپنے ماضی کو بدلنے سے بالکل بے بس ہیں۔ لیکن خدا نے پھر بھی ہمیں مسیح میں معاف کر دیا (افسیوں 4:32)۔ اِس لیے ہم راستباز، یا معاف کیے گئے، یہ مانتے ہوئے کہ خُدا نے ہمیں مسیح میں معاف کر دیا ہے۔ خدا ہمارے ایمان کو راستبازی کے طور پر شمار کرتا ہے، جیسا کہ اس نے ابراہیم کے ساتھ کیا تھا۔ نتیجتاً، مومنوں کو وہ ایسے لوگوں کے طور پر دیکھتا ہے جنہوں نے کبھی گناہ نہیں کیا۔

ہم ذیل میں اس کی بہتر وضاحت کرتے ہیں۔

الہی بخشش میں ایک تبادلہ شامل ہے۔ خُدا ہمارے ماضی کو مسیح کی زندگی سے بدل دیتا ہے، اور اُس موت کو جو ہمارے گناہوں کے بدلے مسیح کے ساتھ ہمارے گناہوں کے بدلے میں آئے گی۔ اس کی کامل زندگی کا ریکارڈ، شروع سے آخر تک، چرنی سے لے کر صلیب تک، ہماری ماضی کی خطاؤں کی جگہ لے لیتا ہے۔ اور اس کی موت اس موت کی جگہ لے لیتی ہے جس کے ہم اپنے گناہوں کے حقدار ہیں (رومیوں 6:23)۔ اس تبادلے کے ذریعے ہم خُدا کے سامنے پاک رہتے ہیں۔ خدا ہمیں اپنے بیٹے کی طرح کامل دیکھتا ہے۔ اس کی نمائندگی، بائبل میں، مسیح کی شخصیت کے ذریعے کی گئی ہے جو پادری جوشوا کے گندے کپڑوں کو پاکیزہ کے لیے تبدیل کر رہا ہے۔ "پھر اس نے ان لوگوں کو جواب دیا جو اس سے پہلے تھے، کہا: اس سے یہ گندے کپڑے اتار دو۔ اور اُس نے یشوع سے کہا دیکھ مَیں نے تیری بدکاری کو تجھ سے دُور کر دیا ہے اور میں تجھے عمدہ لباس پہناؤں گا۔ 3:4۔ صاف ستھرے کپڑے مسیح کی کامل اطاعت کی زندگی، یا اس کی راستبازی سے مطابقت رکھتے ہیں۔ ابراہیم نے خدا پر یقین کیا اور اسے راستبازی کے طور پر شمار کیا گیا - وعدہ کی تکمیل کے طور پر - بیٹا۔ اور اس نے وصول کیا۔ لہذا ہم بھی خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ ہمارے لئے راستبازی کے طور پر شمار کیا جاتا ہے - جیسا کہ ہمارا قرض ادا کرنے اور اپنے ماضی کو مسیح کے بدلے دینے کے الہی وعدے کی تکمیل کے طور پر۔

Machine Translated by Google

(2)موجودہ دور میں خدا کی فرمانبرداری کے لیے اقتدار عطا کرنا۔ ابرہام کی مثال جو پولس نے رومیوں میں پیش کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ، اگرچہ اوپر بیان کردہ تبادلہ ہمارے لیے ایک شاندار چیز ہے، لیکن اس میں ہر وہ چیز شامل نہیں ہے جو خدا کی بخشش ہمیں عطا کرتی ہے۔ ایمان کے نتیجے میں ، خدا نے ابراہیم اور سارہ کے اندر ایک کام کیا، انہیں طاقت بخشی اور انہیں بچہ پیدا کرنے کے قابل بنایا۔ جس وقت وعدہ پورا ہوا، ان میں سے کسی کے پاس بھی پیدا کرنے کے لیے جسمانی حالات نہیں تھے۔ ابراہیم کا "جسم مردہ تھا، کیونکہ وہ تقریباً سو سال کا تھا" اور سارہ، بانجھ ہونے کے علاوہ، ایک "رحم مردہ" رومی ۔4:19بائبل کہتی ہے کہ "سارہ نے پہلے ہی عورتوں کا رواج ختم کر دیا تھا۔ "جنرل .18:11دوسرے الفاظ میں، وہ اب حیض نہیں ہے. پھر بھی ابراہیم "امید کے خلاف امید پر ایمان لایا، اس قدر کہ وہ بہت سی قوموں کا باپ بن گیا، جیسا کہ اس سے کہا گیا تھا: تمہاری اولاد بھی اسی طرح ہوگی۔ اور نہ ہی سارہ کے پیٹ کے مردہ ہونے کے لیے، اور اس نے خدا کے وعدے پر شک نہیں کیا... اور اس بات پر پورا یقین تھا کہ اس نے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا کرنے پر قادر بھی ہے، اس لیے اسے بھی اس کی صداقت میں شمار کیا گیا۔" رومیوں ۔4:18-22

ابرام کو یقین تھا کہ خدا اسے اس کا بیٹا دے گا۔ یہ کام مکمل طور پر الہی طاقت کے عمل پر منحصر تھا۔ لہذا، جب اسحاق پیدا ہوا، تو اس نے تمام جلال خدا کو دے دیا -جس کا یہ واقعی تھا -اور اپنے لیے کوئی نہیں۔ تو یہ ہمارے ساتھ بھی ہے۔ ہم مسیح میں یقین رکھتے ہیں، اور اس کے نتیجے میں، "خدا نے اپنے بیٹے کی روح کو آپ کے دلوں میں بھیجا ہے،" روح القدس، اس طاقت کے طور پر جو ہمیں دس حکموں کی تعمیل کرنے کا باعث بنتی ہے (گلتیوں ،(4:6ہمارا جسم۔ تاکہ ہم اپنی گناہ کی مرضی پوری نہ کریں (گلتیوں (5:17اس طرح، جب ہم ''روح کی رہنمائی'' کرتے ہیں تو ہم ''قانون کے تحت'' نہیں ہوتے (گلتیوں ۔(5:18ہم اس کی مذمت نہیں کرتے کیونکہ ہم اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ جیسا کہ ابراہیم کے معاملے میں، ہم میں روح القدس کا کام مکمل طور پر خدا کی طرف سے ہے۔

مندرجہ بالا سے، ہم دیکھتے ہیں کہ گناہوں کی معافی کے پیکج میں شامل فوری برکات جو خُدا ہمیں دیتا ہے وہ اُس کا کام اور صرف اُس کا ہے۔ مسیح کی موت کو ہم جس چیز کے حقدار ہیں اس کے بدلے اور ہمارے گندے ماضی کے لیے اس کی کامل زندگی، نیز روح القدس کے ذریعے ہم میں تبدیلی لانا، دونوں ہی خُدا کے کام ہیں۔ پس اُن سب کے لیے جلال صرف اُس کا ہے -سب اُس کا اور ہمارا کوئی نہیں۔ شیطان بعض اوقات لوگوں کو استعمال کرتا ہے، یہاں تک کہ نیک نیت لوگوں کو، مسیح کے حوالے کرنے کے بعد ہماری زندگیوں میں نظر آنے والی تبدیلی کے لیے ہماری تعریف کرنے کے لیے۔ لیکن جو کچھ ہم مطالعہ کرتے ہیں اس کی روشنی میں، ہمیں ہوشیار رہنا چاہیے کہ حمد کو قبول نہ کریں اور اپنے لیے وہ جلال حاصل کریں جو اس کا ہے۔

اگر ہم الہی بخشش کے کام میں کوئی فعال حصہ لیتے ہیں، تو ہم خود کو معاف کرنے کے لائق سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن یہ ہمیں ایک فضل کے طور پر دیا گیا ہے، یعنی خدا کی طرف سے عطا کردہ ایک احسان، جس کے ہم مستحق نہیں ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ داؤد نے اعلان کیا، جیسا کہ پولس نے ذکر کیا: "مبارک ہے وہ آدمی جس کو خدا بغیر کاموں کے راستبازی قرار دیتا ہے، کہتا ہے: مبارک ہیں وہ جن کے گناہ معاف ہو گئے، اور جن کے گناہ چھپ گئے ۔ خُداوند گناہ کا مواخذہ نہیں کرتا" (زبور ۔(2 ،31:1

Machine Translated by Google

"کیا یہ برکت صرف ختنہ کرنے والوں کو ملتی ہے یا غیر مختونوں کو بھی؟
کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ ایمان ابراہیم کی راستبازی میں شمار کیا گیا تھا۔ پھر، یہ اس کے لیے کیسے ٹھہرایا گیا؟
ختنہ شدہ یا غیر ختنہ ہونا؟ ختنہ میں نہیں بلکہ غیر مختون میں۔ اور وصول کیا۔
ختنہ کی نشانی، ایمان کی راستبازی کی مہر جب وہ غیر مختون تھا، تاکہ وہ ان تمام لوگوں کا باپ ہو جو ایمان لاتے ہیں، جبکہ وہ غیر مختون بھی ہیں۔ تاکہ اُن پر بھی راستبازی کا الزام لگایا جائے۔ اور ختنہ کرنے والوں کا باپ تھا، جو نہ صرف ختنہ میں سے ہیں بلکہ وہ اُس ایمان کے نقش قدم پر چلتے ہیں جو ہمارے باپ ابراہیم کو تھا، جو اُس کے نامختون ہونے میں تھا۔"

روم ۔4:9-12

خدا نے ابراہیم کو ختنہ کی علامت پیش کرنے سے پہلے یہ وعدہ دیا تھا کہ وہ بہت سی قوموں کا باپ ہوگا ۔ سب سے پہلے، جیسا کہ پیدائش 15میں بیان کیا گیا ہے، "وہ اُسے باہر لے گیا اور کہا، اب آسمان کی طرف دیکھو، اور ستاروں کو گنو، اگر تم اُن کو شمار کر سکتے ہو۔" اور اُس نے اُس سے کہا، تمہاری اولاد بھی ایسی ہی ہوگی" (جنرل (15:5بعد میں، جیسا کہ باب 17بیان کرتا ہے، اُس نے اُس کا ختنہ ایک نشانی کے طور پر کرایا تاکہ اُسے یاد دلایا جائے کہ وہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔" تب ابرام منہ کے بل گر پڑا، اور خُدا نے اُس سے کہا، دیکھو میرا عہد آپ: آپ بہت سی قوموں کے باپ ہوں گے... خدا نے ابراہیم سے کہا: لیکن آپ میرے عہد کو برقرار رکھیں گے، آپ اور آپ کے بعد آپ کی نسل اپنی نسلوں تک۔ یہ میرا عہد ہے جسے تُو میرے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری اولاد کے درمیان رکھنا ہے کہ تُم میں سے ہر ایک مرد کا ختنہ کیا جائے۔ اور تم اپنی چمڑی کے گوشت کا ختنہ کرو۔ اور یہ میرے اور آپ کے درمیان عہد کی علامت ہو گی۔

۔17:3، 4، 9-11لہٰذا دیکھا جاتا ہے کہ ابراہیم کو وہ وعدہ ملا جب اس کا ختنہ نہیں ہوا تھا۔ مزید یہ کہ جب اس نے اسے حاصل کیا تو اسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ ایک دن خدا اس سے اپنے گوشت کا ختنہ کرنے کو کہے گا۔
اس لیے وعدہ ختنہ سے آزاد تھا۔ گوشت کاٹنے کے عمل میں کوئی ایسی خوبی نہیں تھی جو وعدے کو پورا کر سکے، یا ابراہیم علیہ السلام کو بھی اس کے قابل بنا سکے۔ بزرگ کے لیے یہ ایک نشانی سے زیادہ کچھ نہیں تھا جو اسے مسلسل خدا کے وعدے کی یاد دلاتا تھا۔ پولس کے الفاظ میں : راستبازی کی مہر جو ایمان سے آتی ہے۔

اس لیے ابراہیم تمام لوگوں کے لیے سچے ایمان کی مثال بن گئے۔ اسے ختنہ کرنے والے یہودیوں کے لیے ایک مثال سمجھا جاتا ہے، کیونکہ وہ ان کا آباؤ اجداد تھا اور اسی طرح اسے ختنہ کا نشان ملا تھا۔ لیکن وہ اُن لوگوں کے لیے بھی ایک مثال ہے جن کا ختنہ نہیں ہوا، کیونکہ اُس نے وعدہ پایا اور اُس پر ایمان لایا جب اُس کا ختنہ نہیں ہوا تھا۔

یہ اس معنی میں ہے کہ اسے "ایمان کا باپ" سمجھا جاتا ہے -وہ ان تمام لوگوں کے لیے سچے ایمان کی ایک مثال ہے جو ایمان لاتے ہیں، چاہے ان کا ختنہ کیا گیا ہو۔ یہاں وہ حقیقی ختنہ سے مراد ہے -جو روح کا -رومیوں 2:28، 29 میں تبصرہ کیا گیا ہے۔ ہم پہلے ہی ان آیات کی تفسیر میں اس پر بات کر چکے ہیں۔

Machine Translated by Google

روح ان لوگوں کو دی جاتی ہے جو یسوع مسیح کو نجات دہندہ کے طور پر مانتے ہیں -اس لیے یہ ایمان سے حاصل ہوتا ہے (گلتیوں 3:14)۔اس طرح، یہ کہنا کہ ابراہیم "ختنہ کا باپ" ہے، یہ کہنے کے مترادف ہے کہ وہ ایمان کا باپ ہے -نہ صرف مسیح پر ایمان رکھنے والے ختنہ شدہ ہیں، بلکہ ان کے بھی جو "اس ایمان کے نقش قدم پر چلتے ہیں جو ہمارے باپ ابراہیم کو تھا" جب ابھی تک اس کا ختنہ نہیں ہوا تھا..

"کیونکہ یہ وعدہ کہ وہ دنیا کا وارث ہو گا ابراہیم سے یا اُس کی نسل سے شریعت کے ذریعے نہیں بلکہ ایمان کی راستبازی سے کیا گیا تھا۔ کیونکہ اگر شریعت کے وارث ہیں تو ایمان لاحاصل ہے اور وعدہ۔ فنا ہو جاتا ہے" رومیوں 14 ،4:13

جس وعدہ کا حوالہ دیا گیا ہے وہ نئی زمین ہے، تجدید شدہ، بغیر گناہ کے۔ "ہم، اُس کے وعدے کے مطابق، نئے آسمانوں اور نئی زمین کا انتظار کرتے ہیں، جس میں راستبازی رہتی ہے" 2پطرس 3:13۔خُدا نے ابراہیم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اُسے کنعان کی زمین دے گا۔ اُس کی زندگی کے ایک خاص وقت پر ،ابراہام اس جگہ پر رہتا تھا۔تاہم، بائبل بتاتی ہے کہ "ابراہام ایمان کے ساتھ وعدے کی سرزمین میں، جیسے پردیس میں، جھونپڑیوں میں رہتا تھا...کیونکہ وہ اس شہر کا انتظار کر رہا تھا جس کی بنیادیں ہیں، جس کا بنانے والا اور بنانے والا۔ خدا ہے" عبرانیوں 11:8-10۔ابراہیم کو یقین تھا کہ وہ یسوع کے آنے کے بعد نئی زمین کے وارث ہوں گے۔ خُداوند یسوع مسیح میں۔ "کیونکہ جتنے وعدے خُدا ہیں، وہ اُس میں ہیں ہاں، اور اُس کے ذریعے آمین۔" 2کرن 1:20۔آمین کا مطلب ہے "ایسا ہی ہو جائے"۔ دوسرے لفظوں میں، خدا کے وعدے صرف مسیح کے ذریعے پورے ہوتے ہیں۔ جو اس پر ایمان لاتا ہے وہ ان کو قبول کرتا ہے۔

ابراہیم کے کام اس کے ایمان کے جواب میں بھیجے گئے روح القدس کے عمل کا نتیجہ تھے۔ اس طاقت سے اس نے قانون کی پابندی کی۔ لیکن اس کی فرمانبرداری خدا کے ساتھ سودے بازی کی چپ نہیں تھی اور نہ ہو سکتی تھی۔ اس کے لیے وہ نئی زمین کا ایک انچ بھی نہ خرید سکا ۔ انسانی اطاعت ایمان کا پھل، یا نتیجہ ہے۔ لیکن یہ اسے خدا کی طرف کوئی فضیلت نہیں لاتا ۔ اگر یہ انسان کے کام ہوتے، یا حتیٰ کہ اس کی فرمانبرداری، جو اسے مستقبل کی وراثت میں جگہ دیتی ہے، تو جو کوئی قانون کی پابندی کرتا ہے وہ خود کو خدا سے نئی زمین میں جگہ مانگنے کا حقدار پائے گا۔ اور پھر یہ ایمان سے وراثت میں نہیں ملے گا۔ اور خُدا کے لیے اِیمان کے ذریعے دینے کا وعدہ کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا، کیونکہ یہ ایمان سے حاصل نہیں کیا جائے گا۔ وعدہ منسوخ یا باطل ہو گا۔ یہ پولس کے الفاظ کا مفہوم ہے: "کیونکہ اگر شریعت کے وارث ہوں تو ایمان لاحاصل اور وعدہ برباد ہو جاتا ہے۔"

"کیونکہ شریعت غضب کا کام کرتی ہے، کیونکہ جہاں شریعت نہیں وہاں خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ اس لیے یہ ایمان ہی سے ہے، تاکہ فضل کے مطابق ہو، تاکہ وعدہ تمام نسلوں کے لیے یقینی ہو، نہ کہ

Machine Translated by Google

صرف وہی جو شریعت کے مطابق ہے بلکہ وہ ایمان بھی ہے جو ابرہام کے پاس تھا جو ہم سب کا باپ ہے (جیسا کہ لکھا ہے کہ میں نے تمہیں بہت سی قوموں کا باپ بنایا ہے) اس سے پہلے جس پر وہ ایمان لائے۔ یعنی خدا جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور ان چیزوں کو بلاتا ہے جو گویا نہیں ہیں۔ روم 4:13-17

آیت کے دوسرے جملے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کے ذریعے ہمیں معلوم ہوا کہ ہم فاسق ہیں۔ ”گناہ قانون کی خلاف ورزی ہے“ 1 جان 3:4 (نیو امریکن ٹرانسلیشن)۔ لہذا، اگر کوئی قانون نہیں ہے، تو اس کی خلاف ورزی، یا گناہ کا کوئی علم نہیں ہوگا.

قانون ہمیں قائل کرتا ہے کہ ہمارے اندر راستبازی نہیں ہے۔ کیونکہ ''اس کے تمام احکام راستبازی ہیں'' اور ہم ان پر عمل نہیں کرتے (زبور 119:172)۔ لہٰذا، یہ اس وجہ کو ظاہر کرتا ہے کہ ہم اپنے طور پر نئی زمین کے وارث کیوں نہیں ہو پاتے: اس میں "صداقت بستی" ہے۔ اور ہم راستباز نہیں ہیں 2 پطرس 3:13)۔ لہٰذا، وراثت ہمیں صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے سے، اُس کی راستبازی میں دی جا سکتی ہے، کہ یہ خُدا کے فضل کے مطابق ہو۔ ابراہیم کی تمام روحانی اولاد کے لیے۔ جیسا کہ ابراہیم "ایمان کا باپ" ہے (رومیوں 4:12)، اس کے روحانی بچے وہ ہیں جو یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہیں۔ جن کو سینا پر قانون دیا گیا تھا، جیسا کہ دیگر تمام قومیتوں کے تھے، جب تک کہ وہ "ایمان جو ابراہیم رکھتے تھے۔" اس طرح، اس روحانی لحاظ سے، ابراہیم "ہم سب کا باپ" ہے، یعنی ایک مثال۔ سچا ایمان جو تمام مومنین کے پاس ہوگا، چاہے ان کی قومیت کچھ بھی ہو۔

آیت 17 اس تصور کو متعارف کراتے ہوئے استدلال کا اختتام کرتی ہے کہ ابرہام نے جی اٹھنے پر یقین کیا تھا، جب "خدا، جو مردوں کو زندہ کرتا ہے، اور ان چیزوں کو بلاتا ہے جو وہ نہیں ہیں" میں اپنے ایمان کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ یہ نکتہ بعد میں واضح ہو جائے گا۔ اگلی آیات کو پڑھنے اور سمجھانے سے شروع کرتے ہیں۔

"جو امید میں امید کے خلاف ایمان لایا، تاکہ وہ بہت سی قوموں کا باپ بن گیا، جیسا کہ اس سے کہا گیا تھا: تمہاری اولاد بھی اسی طرح ہوگی۔ کیونکہ اس کی عمر تقریباً سو سال تھی اور نہ ہی سارہ کے رحم کے مردہ ہونے کے لیے۔اور اس نے کفر کے ذریعہ خدا کے وعدے پر شک نہیں کیا بلکہ ایمان میں مضبوط ہوا، خدا کی تمجید کی، اور اس بات پر پورا یقین تھا کہ اس نے جو وعدہ کیا تھا اس پر قادر بھی ہے تو یہ بھی اس کے نزدیک نیکی میں شمار ہوا۔

روم 4:18-22۔

Machine Translated by Google

ابراہیم کو یقین تھا کہ خُدا اپنا وعدہ پورا کرے گا، کہ اُس کا بیٹا ہوگا اور اُس کے ذریعے بے شمار اولادیں ہوں گی۔ لیکن اس کی زندگی کے ایک خاص موڑ پر یہ عقیدہ پہلے ہی انسانی امید کے خلاف تھا۔ جیسے جیسے ابرہام بڑا ہوتا گیا، "اس کا اپنا جسم مردہ ہو گیا۔ اور اس کی بیوی نے بھی اس کا "رحم مردہ" کر دیا تھا۔ دوسرے الفاظ میں، سارہ، جراثیم سے پاک ہونے کے علاوہ، اب حیض نہیں آتی۔ اور ابراہیم اس کے ساتھ رشتہ داری بھی نہیں کر سکتا تھا۔ انسانی نظروں میں اس جوڑے کے لیے بچے پیدا کرنا مکمل طور پر ناممکن تھا۔ یہ صورتِ حال بذاتِ خود بزرگانِ دین کے ایمان کا سخت امتحان تھا۔ کیا خدا ان دونوں کو اولاد پیدا کرنے کی توفیق دے سکتا ہے؟ لیکن ابرہام نے "کفر کے ذریعہ خدا کے وعدے پر شک نہیں کیا، بلکہ ایمان میں مضبوط ہوا، خدا کی تمجید کی، اور اس بات پر پورا یقین تھا کہ اس نے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا کرنے کے قابل بھی ہے۔ اس لئے اسے بھی راستبازی میں شمار کیا گیا۔ "اس تناظر میں، "انصاف" کا احساس الہی وعدے کی تکمیل کے مترادف تھا -اسحاق کی پیدائش۔ ایک بار جب ابراہیم کا ایمان آزمایا گیا اور منظور ہوا، خدا نے اسے انجام دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ نہ تو ابراہیم اور نہ ہی سارہ کے پاس خود کو پیدا کرنے کے لئے کوئی شرائط نہیں تھیں پولوس رسول نے اس بات کی نشاندہی کی کہ ہم کس طرح انصاف پسند ہیں۔ ہماری زندگی میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ ہمارا ماضی بہت سے گناہوں کا ریکارڈ رکھتا ہے۔ اور ماضی کو دوبارہ بنانا ہمارے لیے ناممکن ہے۔ لیکن اگر ہم اس الہی وعدے پر یقین رکھتے ہیں کہ ہم یسوع مسیح پر ایمان کے ذریعہ راستباز ٹھہرائے گئے ہیں (رومیوں ،3:22اگر ہم یقین رکھتے ہیں کہ یسوع ہمارا نجات دہندہ ہے اور ہمارے گناہوں کی معافی کی واحد امید ہے، تو ہمیں معاف کیا جاتا ہے۔ انسانی نظروں میں، ہم نے اپنے ساتھ جو کچھ بھی نہیں کیا وہ ہمارے ماضی کے گناہوں کو مٹا نہیں سکتا تھا -ہم ایک گمشدہ وجہ کی طرح لگ رہے تھے۔

لیکن رومیوں کی تعلیم سے، ہمیں ابراہیم کی طرح یقین کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے: "امید کے خلاف امید میں۔" ہم خُدا کے اپنے وعدے کو پورا کرنے کا انتظار کرتے ہیں -اور ہم صرف اُسی پر امید رکھتے ہیں -اپنے آپ میں نہیں۔ خُدا پر ہمارے مکمل بھروسے کے ساتھ، وہ ہمارے ایمان کو "راستبازی" کے طور پر شمار کرتا ہے اور ہمارے لیے وہ کرتا ہے جو ہم پورا نہیں کر سکے -ہمارے پچھلے گناہوں کے بدلے مسیح کی کامل زندگی دیتا ہے۔
نتیجے کے طور پر، ہم معاف کر رہے ہیں. مسیح کی راستبازی ہمیں ڈھانپتی ہے۔

پچھلے پیراگراف میں بیان کردہ اسی عمل سے، اور اسی ایمان سے، ہم تبدیل ہوتے ہیں۔
-خدا کے حکموں کے نافرمان باغیوں سے وفادار رعایا میں۔ ہمارے پاس یہ خود نہیں ہے۔

کوئی طاقت یا خوبی نہیں جس سے ہم اپنے فطری طور پر برے مائل دلوں کو بدل سکیں۔ لیکن ایک بار جب ہم اپنا پورا بھروسہ خُدا کے وعدے پر کر دیتے ہیں کہ وہ ہمیں یسوع میں ایمان کے ذریعے راستبازی عطا کرے گا، وہ ہمارے ایمان کو قبول کرتا ہے اور ہم میں کام کرتا ہے -اپنی روح ہمارے دلوں میں ڈالتا ہے اور ہمیں بدل دیتا ہے۔ یسوع نے کہا: "آپ کو نئے سرے سے پیدا ہونا چاہیے" یوحنا 2:7۔یہ کام خدا ہے جو ہم میں کام کرتا ہے۔ اور اسی لائن میں جیسا کہ پہلے گناہوں کی معافی کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے، راستبازی پر عمل کرنے کے لیے ہم "امید کے خلاف امید پر" یقین رکھتے ہیں۔ جب ہم غور کرتے ہیں کہ ہم کتنی بار فتنہ کا شکار ہو چکے ہیں، نشے میں مبتلا ہو چکے ہیں، تبدیلی کے کتنے وعدے توڑ چکے ہیں، ہمیں اپنے خلوص پر شک ہونے لگتا ہے۔ دماغی قید اور ابراہیم کی مثال، ہمیں یقین ہے کہ خدا ہم میں اپنا وعدہ پورا کرے گا -کیونکہ اس نے کہا تھا کہ وہ اسے پورا کرے گا -اور اس لیے اسے پورا کرے گا۔

Machine Translated by Google

یہ اس پر منحصر ہے، ہم پر نہیں۔ اور پھر وہ ہمارے ایمان کو راستبازی کے طور پر لیتا ہے اور یسوع کے ذریعے معجزہ کرتا ہے۔ ”اس لیے اگر بیٹا آپ کو آزاد کرتا ہے تو آپ واقعی آزاد ہوں گے“ یوحنا 8:36۔ وہ ہمیں گناہ کی زنجیروں سے آزاد کرتا ہے اور ہمیں دس احکام کی تعمیل کرتا ہے۔ ہم اپنے آپ میں دریافت کرتے ہیں کہ نہ صرف ان کی اطاعت کرنا ممکن ہے بلکہ یہ بھی کہ "اس کے احکام بوجھل نہیں ہیں۔ ہم خدا کی طاقت سے کوئی بھی کام انجام دیتے ہیں۔ ہم پولس کے ساتھ مل کر اعلان کرتے ہیں: "میں مسیح کے ذریعے سب کچھ کر سکتا ہوں۔ مجھے مضبوط کرتا ہے" فل 4:13۔ اور یہ وہ فتح ہے جو دنیا، ہمارے ایمان پر غالب آتی ہے۔ دنیا پر کون غالب آ سکتا ہے اگر وہ نہیں جو کہ عیسیٰ کو خدا کا بیٹا مانتا ہے؟ 1یوحنا 5:3-5۔

اب بھی آیات 18-22 پر غور کرتے ہوئے، ہم دیکھتے ہیں کہ ہم اس سے سچائی کا ایک اور موتی نکال سکتے ہیں۔ فرمانبرداری "آزمائی اور منظور شدہ" ایمان کا پھل ہے۔ جب ابرام کو پہلی بار یہ وعدہ ملا کہ وہ بہت سی قوموں کا باپ ہو گا، تو اس نے "خدا پر ایمان لایا اور یہ اس کے لیے راستبازی شمار ہوا"۔ لیکن تاریخ بتاتی ہے کہ اس نے ایمان لانا جاری نہیں رکھا۔ وعدہ میں تاخیر ہوئی، سارہ نے اسے اپنے خادم کے ساتھ ملانے کی تجویز پیش کی تاکہ ان کی اولاد ہو، خدا کے وعدے پر ایمان کی کمی کے واضح مظاہرے میں، بزرگ نے اپنی بیوی کی نصیحت سے اتفاق کیا، ہاجرہ سے اس کا ایک بیٹا پیدا ہوا۔ اس نے اس بات کا اعادہ کیا کہ اس کا وعدہ ایک بیٹے سے پورا ہو گا جو اس کی جائز بیوی سارہ سے آئے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے برسوں انتظار کیا یہاں تک کہ عمر بڑھنے کی وجہ سے نہ ابراہیم اور نہ سارہ کے حالات تھے۔ اور انسانی نقطہ نظر سے امید کی کمی، ابراہیم نے پختہ ایمان برقرار رکھا، "پورا یقین رکھتے ہوئے کہ اس نے جو وعدہ کیا تھا وہ کرنے کے قابل بھی تھا"، خدا نے "ان کے ایمان کو بھی راستبازی کے طور پر شمار کیا" اور وعدہ پورا کیا۔ بائبل کا اظہار۔ اس موقع سے متعلق "اسے راستبازی بھی قرار دیا گیا" کا مطلب یہ ہے کہ نہ صرف وہ ایمان جو ابراہیم نے ابتدائی طور پر ظاہر کیا تھا جب اس نے وعدہ کیا تھا، بلکہ وہ بھی جو اس نے اپنے ایمان کے امتحان کے دوران اور آخر میں ظاہر کیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں، یہ وعدہ اس کے ایمان کے "آزمائشی اور منظور شدہ" ہونے کے بعد پورا ہوا۔ 20 سال سے زیادہ تاخیر سے "ثابت" ہوا، جس کے آخر میں، انتہائی نامساعد حالات میں؛ اور "منظور" - یہ وعدہ پورا ہونے تک ثابت قدم رہا۔

چونکہ ابراہیم کا معاملہ اس بات کی ایک مثال کے طور پر استعمال ہوتا ہے کہ ہم ایمان کے ساتھ خدا کی اطاعت کیسے کرتے ہیں، ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ، انصاف پر عمل کرنے کے لیے - دس احکام کی تعمیل کرنے کے لیے، ہمیں شروع سے آخر تک ایمان دار رہنا چاہیے۔ جب ہم وہ کلام سنتے ہیں جو ہمیں خدا کی مرضی سے آگاہ کرتا ہے، اس آزمائش کے اختتام تک جس میں ہم اس کی اطاعت سے انحراف کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں۔ فرمانبرداری "آزمائشی اور منظور شدہ" ایمان سے ظاہر ہوتی ہے۔ ایسا ایمان کیسے ممکن ہے؟ یسوع مسیح کے ذریعے۔ کیونکہ وہ "مصنف اور ایمان کو ختم کرنے والا "ہے۔ ہیب 12:2۔ وہ ہمارے ایمان کو پیدا کرتا اور برقرار رکھتا ہے۔

اس لیے آئیے ہم اس کے ساتھ مضبوطی سے متحد رہیں۔ آئیے ہم آزمائش کے وقت اس کی طرف دعا میں رجوع کریں، اور ہم یقیناً فتح یاب ہوں گے۔ کیونکہ "یہ تم پر نہیں آیا

Machine Translated by Google

فتنہ، اگر انسان نہیں؛ لیکن خدا وفادار ہے، جو آپ کو اپنی استطاعت سے زیادہ آزمائش میں نہیں آنے دے گا، بلکہ آزمائش کے ساتھ فرار کا راستہ بھی فراہم کرے گا" .I Cor. 10:13

اوپر پیش کیے گئے تحفظات کی بنیاد پر، ہم اسی نتیجے پر پہنچتے ہیں جو پیش کیا گیا ہے۔
باب کے آخر میں پولوس رسول:

"اب یہ نہ صرف اُس (ابراہام) کے لیے لکھا گیا ہے کہ اِس کا حساب لیا جائے بلکہ ہمارے لیے بھی، جن سے یہ حساب لیا جائے گا، جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں جس نے ہمارے رب عیسیٰ کو مُردوں میں سے زندہ کیا۔ اُس کے ذریعے ہمارے گناہوں سے نجات ملی، اور ہماری راستبازی کے لیے دوبارہ زندہ کیا گیا۔" رومیوں 4:23-25

ابراہیم کی کہانی ہمیں سکھاتی ہے کہ انصاف انسان کے ایمان کے ذریعے ایک الہی وعدے کی تکمیل ہے۔ اس کے کیس میں، اس کے بیٹے کی پیدائش میں انصاف ہوا۔ ہمارے معاملے میں، یہ اس وقت پوری ہوتی ہے جب ہم خدا کی بخشش پر قبضہ کرتے ہیں اور وہ ہمیں فرمانبردار بناتا ہے۔ یہ متوازی اس سچائی کو قائم کرتا ہے کہ ہماری اطاعت اس وقت ہوتی ہے جب خُدا ہماری زندگیوں میں وعدوں کو پورا کرتا ہے۔ اور خُدا کے احکام پر گہری نظر ڈالنے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ وہ درحقیقت اُس کے وعدے ہیں جو وہ ہماری زندگیوں میں کرے گا، اگر ہم یسوع پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم آگے دیکھیں گے۔

سینا پر احکام کا اعلان کرتے وقت، اس نے جو پہلے الفاظ کہے وہ یہ تھے: "میں رب تمہارا خدا ہوں، جو تمہیں مصر کی سرزمین سے، غلامی کے گھر سے نکال لایا" .Ex. 20:2روحانی لحاظ سے، آزادی غلامی سے آزادی گناہ سے آزادی کے مساوی ہے۔ یہاں تک کہ پہلا حکم کہنے سے پہلے، خدا ہمیں گناہ سے آزاد قرار دیتا ہے۔ اور ہم آزاد ہیں، کیونکہ مسیح نے ہمارے لیے موت دی اور ہمارا قرض ادا کیا ۔ "سابق.

20:3۔یہ پہلا حکم ہے۔ استعمال ہونے والے فعل کے تناؤ کو نوٹ کریں: ۔"terás"یہ مستقبل کا تناؤ ہے ۔
اگر وہ موجودہ دور میں بات کرتا ہے، مثال کے طور پر: "کوئی دوسرے معبود نہیں ہیں "،تو ہم اس کے الفاظ کو ہم پر عائد کردہ ذمہ داری کے طور پر سمجھیں گے۔ ہم خود کو پوری ذمہ داری کے ساتھ دیکھیں گے کہ ہم اپنی کوششوں سے، جو طے کیا گیا تھا، اسے پورا کریں۔ لیکن جب ہم اسے پڑھتے ہیں جیسے یہ ہے -مستقبل کے دور میں -ہمیں احساس ہوتا ہے کہ یہ ایک وعدہ ہے۔ "تمہارے پاس نہیں ہو گا..." خدا وعدہ کر رہا ہے کہ، اب سے، ہمارے پاس اور معبود نہیں رہیں گے۔ وہ ایک باپ کی طرح ہمارے پاس آتا ہے، اور ہمیں مستقبل کی فتح کی ضمانت دیتا ہے، کہتا ہے: "تمہارے پاس کوئی نہیں ہو گا۔ میرے سامنے دوسرے معبود ہیں۔" یہ وہی ہے جو اس وعدے کو پورا کرنے اور ہمیں بت پرست ہونے سے بچانے کا ذمہ دار ہوگا۔ ہمارا حصہ یسوع مسیح پر ایمان لانا ہے، کیونکہ یہ صرف اسی کے ذریعے سے ہے کہ خدا ہم سے اپنے وعدے پورے کرتا ہے: "بیٹا خدا کے، یسوع مسیح ...خدا کے تمام وعدے اس میں ہیں، ہاں، اور اسی کے ذریعے آمین۔ 2کرن ۔20 ،1:19

یہی بات دوسرے احکام کے لیے بھی ہے۔ یہ خُدا کی طرف سے وعدے ہیں کہ وہ اُن سب کو بدل دے گا جو مسیح پر ایمان رکھتے ہیں اور اُن کو اُس کی مرضی کے مطابق بنائے گا۔ دوسرے لفظوں میں خدا ہمیں بنائے گا۔

Machine Translated by Google

وہ لوگ جو بت پرست نہیں ہیں (پہلا حکم)، تصویر کے پرستار نہیں (دوسرا)، گستاخ نہیں (تیسرا)، سبت کے رکھوالے (چوتھا)، باپ اور ماں کے فرمانبردار (پانچواں)... اور تمام وعدوں کے مطابق لالچ سے پاک (01واں) دس احکام میں شامل ہے (مستقبل کے دور کو نوٹ کریں): "تم اپنے لیے نقش و نگار نہ بناؤ ...تم ان کے آگے جھکنا نہیں "؛ ”تم خداوند اپنے خدا کا نام بے فائدہ نہ لو ۔“"چھ دن آپ کام کریں گے اور اپنے تمام کام کریں گے۔ لیکن ساتواں دن رب تمہارے خدا کا سبت ہے۔ تم اس میں کوئی کام نہیں کرو گے ”؛ ”تم لالچ نہ کرو“ (خروج ۔(17-20:3

چونکہ ہماری فرمانبرداری اس لیے ہوتی ہے کہ خدا اپنا وعدہ پورا کرتا ہے اور اسے ہماری زندگیوں میں پورا کرتا ہے، اور اس بات پر غور کرتے ہوئے کہ خدا کے تمام کام کامل ہیں (خدا ،(4 ،32:3ہمارے پاس یہ ہے کہ وہ ہمیں کامل اطاعت کرتا ہے۔ لہٰذا، ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ فرمانبرداری کا کمال مسیحی زندگی کے آغاز میں ہی ہوتا ہے۔ ایک اور طریقہ اختیار کریں، چونکہ یہ "خدا ہے جو آپ میں مرضی اور کرنے کے لیے کام کرتا ہے" (فل ،(2:13اور اس کے کام کامل ہیں، جب ہم ایمان لاتے ہیں تو دس احکام کی ہماری اطاعت شروع سے ہی کامل ہے۔ یہ اس تناسب سے ہے جو ہم عملی زندگی میں ان کے اطلاق کے بارے میں جانتے ہیں۔ کیونکہ خُدا ضمیر کے ذریعے ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اس وجہ سے، ہم سے فرمانبرداری کی توقع نہیں کی جاتی ہے جو ہم ابھی تک نہیں جانتے ہیں۔" لیکن جو کچھ ہم پہلے ہی حاصل کر چکے ہیں، ہمیں اسی اصول کے مطابق چلنا چاہیے" فل۔ ۔3:16خدا ہم میں سے ہر ایک کو ایک بابرکت تجویز کرتا ہے۔ شاندار، فتح اور اس کے قانون کی نافرمانی سے مکمل آزادی، اور اس کی مرضی کا ترقی پسند علم، اس کے ذریعے، وہ ہمیں ان فرشتوں کے مشابہ بناتا ہے جو جنت میں گناہ نہیں کرتے، اور ہمیں آسمانی کوٹھیوں میں اس کے ساتھی بننے کے لیے تیار کرتا ہے۔ اور ہم جلد ہی، جب یسوع زمین پر واپس آئیں گے، اپنے وفادار اور فرمانبردار لوگوں کو تلاش کرنے کے لیے۔

رومیوں 5

"لہٰذا، ایمان کے ذریعے راستباز ٹھہرنے کے بعد، ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے ذریعے ہمارا خُدا کے ساتھ امن ہے؛ جس کے وسیلہ سے ہم اِیمان کے وسیلہ سے اُس فضل میں داخل ہوئے، جس میں ہم کھڑے ہیں، اور خُدا کے جلال کی اُمید میں خوشی مناتے ہیں۔" رومیوں 2 ،5:1

رومیوں میں انجیل کی پوری تشریح کے دوران، باب 3سے شروع ہو کر، دو تحفوں کا اعلان جو خُدا ہمیں مسیح میں دیتا ہے ہمیشہ موجود رہتا ہے: (1)پچھلے گناہوں کی معافی اور (2)وہ طاقت جو ہمیں بدل دیتی ہے اور ہمیں فرمانبردار بناتی ہے۔ موجودہ وقت میں اس کے احکام پر۔ اس مقام پر خط اسے انتہائی اختصار اور واضح انداز میں پیش کرتا ہے۔ یہ پہلے سے شروع ہوتا ہے: "لہٰذا، ایمان کے ذریعے راستباز ٹھہرنے کے بعد، ہم اپنے خُداوند یسوع مسیح کے ذریعے خُدا کے ساتھ صلح رکھتے ہیں"۔ پھر وہ دوسرے کے ساتھ ترمیم کرتا ہے: "جس کے ذریعے ہم بھی اس فضل میں ایمان کے ساتھ داخل ہوتے ہیں جس میں ہم کھڑے ہیں۔" پھر وہ یہ کہہ کر ختم کرتا ہے: ”اور ہم خُدا کے جلال کی اُمید میں فخر کرتے ہیں“۔ اس اظہار سے مراد ہے۔

Machine Translated by Google

ابدی نجات کی امید، مسیح کی دوسری آمد پر۔ خُدا کے ساتھ امن میں رہنے اور اُس کے احکام کی فرمانبرداری میں، ہم اُس کے دوسرے آنے کے دن کا اُمید کے ساتھ انتظار کرتے ہیں، جب ہمیں جلال ملے گا۔ پھر، ”ہم سب بدل جائیں گے؛ ایک لمحے میں، پلک جھپکتے میں... مُردے لافانی جی اُٹھیں گے، اور ہم بدل جائیں گے“ 1 کور۔

15:51، 52۔وہ ”ہمارے پست جسم کو اپنے جلالی جسم کی مانند بدل دے گا۔
3:21۔جب مسیح واپس آئے گا، ہم جو ایمان لائے ہیں وہ ابدی جوانی کے جوش سے ملبوس ہوں گے۔

"اور نہ صرف یہ، بلکہ ہم مصیبتوں میں بھی فخر کرتے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ مصیبت صبر، اور صبر، تجربہ، اور تجربہ، امید پیدا کرتی ہے۔" رومیوں 5:3، 4

لغت کے مطابق فتنہ کسی پریشان کن، ناخوشگوار صورت حال، مصیبت، عذاب یا مصیبت کو دیا جاتا ہے۔ مصیبتیں تمام لوگوں پر آتی ہیں، چاہے وہ نیک ہوں یا بدکار۔ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا: "دنیا میں تم پر مصیبت آئے گی" یوحنا 16:33۔دوسری طرف، پولس نے کہا: "مصیبت اور غم اُس آدمی کی پوری جان پر آتے ہیں جو برائی کرتا ہے؛ پہلے یہودی پر اور یونانی پر بھی" رومیوں 2:9۔

مصیبت ہماری غلطیوں کے نتیجے میں یا ایمان کے امتحان کے طور پر آسکتی ہے۔ دوسری صورت میں، یہ اس وقت ہوتا ہے جب ہم نے اسے اکسانے کے لیے کچھ نہیں کیا۔ آپ کی حوصلہ افزائی کچھ بھی ہو، خدا کا فضل موجود ہے جو ہمیں صبر سے برداشت کرنے کے قابل بناتا ہے۔ خدا "رحم کا باپ اور تمام تسلی کا خدا ہے جو ہماری تمام مصیبتوں میں ہمیں تسلی دیتا ہے" 2کور. 1:3، 4.نبی نے کہا: "خداوند، ہم پر رحم کر، کیونکہ ہم نے تیرا انتظار کیا ہے۔ ہر صبح تُو ہمارا بازو ہو، اور مصیبت کے وقت ہماری نجات ہو" عیسیٰ 33:2۔

"مصیبت صبر پیدا کرتی ہے۔" جب، مصیبت کے درمیان، ہم مسیح پر بھروسہ کر کے خُدا کی تلاش کرتے ہیں، تو ہم صبر کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں جب تک کہ وہ وقت نہ آجائے جب خُداوند اُسے ہمارے راستے سے ہٹا نہ دے: "لیکن خُدا وفادار ہے، جو آپ کو اس سے زیادہ آزمائش میں نہیں آنے دے گا۔ تم اس قابل ہو کہ آزمائش سے پہلے وہ فرار کی راہ بھی نکالے گا، تاکہ تم اسے برداشت کر سکو" 1کور 10:13۔ایمان کی آزمائش صبر کے ساتھ برداشت کی جاتی ہے۔ صبر سے کام لیتا ہے" جیمز 1:3۔

لہٰذا، پہلے پر قابو پانے کے بعد، اس کا انتظار کرنا اور دوسرے پر قابو پانا آسان ہے۔ یہ ایسا ہے جیسے کوئی جسمانی ورزش کرنا شروع کر رہا ہو۔ ایک کلومیٹر دوڑنا ان لوگوں کے لیے بہت آسان ہے جو طویل عرصے سے تربیت لے رہے ہیں ان لوگوں کے مقابلے میں جو پہلی بار ایسا کرتے ہیں۔

اس مقام پر، ایک کھلاڑی کے تجربے پر غور کرنا ہمیں مسیحی سفر میں پیشرفت کو بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔ ریس میں حصہ لینے کے لیے مطلوبہ جسمانی کنڈیشنگ حاصل کرنے کے لیے ایک رنر کے لیے، اسے کوشش کرنی چاہیے اور مکمل تربیت کرنی چاہیے۔ جو لوگ صحیح طریقے سے تربیت نہیں کرتے وہ اچھے نتائج حاصل نہیں کرتے۔ ایمان کے سفر میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیمز رسول نے خبردار کیا:

Machine Translated by Google

"لیکن صبر کو کامل کام کرنے دو، تاکہ تم کامل اور کامل ہو، جس میں کسی چیز کی کمی نہ ہو۔" جیمز ۔4 ،1:3آزمائش کا تجربہ اس کی مدت کے دوران صبر کو برقرار رکھنے سے جیتنے والا تجربہ ہے جو مومن کو کامیابی کے ساتھ سامنا کرنے کے قابل بناتا ہے۔ اس پر غور کر رہا ہے کہ پولوس رسول رومیوں 5میں لکھتا ہے: "صبر تجربہ پیدا کرتا ہے"۔ اس سے مراد فتح کے تجربات ہیں۔ جو کوئی آزمائشوں میں صبر کرتا ہے، ایمان کے تجربات جمع کرتا ہے۔ اس کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ اس کے پاس "خدا کے ساتھ تجربہ"۔

اور تجربہ "امید" پیدا کرتا ہے۔ عیسائی کی سب سے بڑی امید اس کی روح کی نجات ہے۔
پطرس رسول بیان کرتا ہے کہ آپ کے ایمان کا خاتمہ "آپ کی جانوں کی نجات" ہے۔ ۔1:9چونکہ یہ ایمان کی انتہا ہے اس لیے اسے صرف ایمان کے ذریعے ہی دل میں پالا جا سکتا ہے۔ پال نے کہا: "امید میں ہم بچ گئے تھے۔ اب جو امید نظر آتی ہے وہ امید نہیں ہے؛ کیونکہ کوئی کیا دیکھتا ہے کہ وہ کیسے امید کر سکتا ہے؟" رومیوں ۔8:24نجات پانے کی اُمید اُس چیز کی اُمید پر مشتمل ہے جو آج ہمیں نظر نہیں آتی۔ اور ایمان قطعی طور پر یہ ہے کہ، "اُن چیزوں کا یقین جو نظر نہیں آتی" عبرانیوں ۔ 11:1نجات ایمان سے قائم رہتی ہے، لہٰذا، ایک شخص کا ایمان جتنا زیادہ ہوگا، اس کی نجات کی امید اتنی ہی زیادہ ہوگی۔

رسول کے الفاظ ہمیں ایک نیک دائرے کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ آزمائشوں کے ذریعے ہمارا ایمان جتنا زیادہ کامل ہوتا ہے، اتنا ہی ہمارے صبر میں اضافہ ہوتا ہے، ہماری نجات کی امید اتنی ہی مضبوط ہوتی جاتی ہے، اور ہم اتنے ہی زیادہ مشکل آزمائشوں کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، خُدا کے ساتھ ہمارا تجربہ جتنا زیادہ ہوگا، اتنا ہی ہمارا یقین زیادہ ہوگا کہ مسیح واپس آئے گا اور ہمیں بچائے گا۔ چھوٹی چھوٹی آزمائشوں میں اس نے ہمیں جو نجات دی ہے وہ ہمارے یقین کو مضبوط کرتی ہے کہ وہ جلد ہی زمین پر آئے گا اور خدا کے بچوں کی شان کے لیے ہمیں گناہ کی بدعنوانی سے آخری نجات دے گا۔ ایمان کے ہر نئے کامیاب تجربے کے ساتھ ہمارا یقین بڑھتا ہے۔ اور ہم پولس رسول کے الفاظ کی بازگشت کر سکتے ہیں: "کون ہمیں مسیح کی محبت سے الگ کرے گا؟ مصیبت، یا مصیبت، یا ظلم، یا قحط، یا برہنگی، یا خطرہ، یا تلوار؟ ...مجھے یقین ہے کہ، نہ ہی نہ موت، نہ زندگی، نہ فرشتے، نہ سلطنتیں، نہ طاقتیں، نہ موجود چیزیں، نہ آنے والی چیزیں، نہ اونچائی، نہ گہرائی، نہ کوئی دوسری مخلوق، ہمیں خدا کی محبت سے الگ کر سکے گی، جو مسیح میں ہے۔ یسوع ہمارے خداوند" رومیوں ۔8:35-39

"اور امید کوئی الجھن نہیں لاتی، کیونکہ خُدا کی محبت ہمارے دلوں میں روح القدس کے وسیلے سے پھیل گئی ہے جو ہمیں دیا گیا تھا۔ کیونکہ مسیح، جب ہم ابھی کمزور ہی تھے، بے دینوں کے لیے مقررہ وقت پر مر گیا۔ ایک نیک آدمی کے لیے مرو؛ کیونکہ وہ جب تک کسی اچھے کے لیے مرنے کی ہمت نہیں کر سکتا، لیکن خُدا نے ہمارے لیے اپنی محبت کا ثبوت دیا، کہ مسیح ہمارے لیے مر گیا، جب کہ ہم ابھی تک گنہگار تھے۔ خون، ہم اُس کے غضب سے بچائے جائیں گے، کیونکہ اگر ہم دشمن ہوتے ہوئے، اُس کے بیٹے کی موت سے خُدا کے ساتھ صلح کر گئے ، تو بہت زیادہ، پہلے ہی صلح کر لینے کے بعد، ہم اُس کی زندگی سے بچ جائیں گے۔" رومیوں 5:5-10

Machine Translated by Google

ہم نے دیکھا کہ نجات کی اُمید ایمان سے برقرار ہے۔ لیکن ایمان، بدلے میں، دل میں پیدا ہوتا ہے جب ہم خدا کی محبت پر غور کرتے ہیں۔ یہ خاص طور پر ہمیں بچانے کے لیے اُس کے بیٹے کی قربانی میں ظاہر تھا ۔ "خدا نے دنیا سے اتنی محبت کی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا، تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے" یوحنا ۔3:16اس محبت کے غور و فکر کے ذریعے ہمیں روح القدس حاصل ہوتا ہے، جو ہمیں ایمان سے بھر دیتی ہے۔ پولس نے گلتیوں کو بتایا کہ "یسوع مسیح آپ کے درمیان نازل ہوا، مصلوب ہوا"، اور اس کے نتیجے میں "آپ کو روح ملی" ۔ ایک آسان طریقے سے وضاحت کرنے کے لیے: جب ہم صلیب پر مسیح کی قربانی پر غور کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری محبت کے لیے تھی، ہمیں بچانے اور ہمیشہ کی زندگی دینے کے لیے، کہ اس نے ایسا کیا، تو ہم یہ ماننے لگتے ہیں کہ وہ واقعی پرواہ کرتا ہے۔ ہمارے بارے میں، ہمارے بارے میں، اور اس پر بھروسہ کریں۔ یہ ایمان کی بیداری ہے۔ اور جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ اس نے یہ زبردست قربانی دی جب ہم نے اسے کھلے عام رد کر دیا، ہم سمجھتے ہیں کہ اس کی محبت انسانوں سے کہیں زیادہ گہری ہے۔ مرد اپنے ہی دوستوں سے محبت کرتے ہیں،" لیکن خُدا ہم پر اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے، جب ہم ابھی گنہگار ہی تھے، مسیح ہماری خاطر مرا۔" جیسے جیسے ہم اپنے لیے اس کی محبت کی گہرائی سے واقف ہوتے جاتے ہیں، ہماری تعریف، ہمارا یقین کہ وہ ہماری بھلائی چاہتا ہے، اس کے لیے ہمارا بھروسہ اور محبت بڑھتی جاتی ہے۔ اس طرح ہمارا ایمان مضبوط اور گہرا ہوتا ہے۔

ہمارے لیے اپنی محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے، خُدا، اپنی روح سے، ہمارے ذہنوں کو چھوتا ہے اور ہمیں اُس پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے۔ اگر ہم مزاحمت نہیں کرتے ہیں تو اسی روح سے وہ ہمیں اپنے تئیں محبت سے بھر دیتا ہے۔یہ وہی تجربہ ہے جسے پولس نے الفاظ میں بیان کیا ہے: "خدا کی محبت ہمارے دلوں میں روح القدس کے ذریعے سے پھیل جاتی ہے"۔

"اب بہت زیادہ، جب اُس کے خون کے وسیلے سے راستباز ٹھہرائے گئے، ہم اُس کے ذریعے غضب سے بچ جائیں گے۔ کیونکہ اگر ہم دشمن ہوتے ہوئے، اُس کے بیٹے کی موت کے ذریعے خُدا کے ساتھ صلح کرائے گئے، تو اُس سے کہیں زیادہ، صلح کر لینے کے بعد، ہم نجات پائیں گے۔ خدا کی محبت پر غور کرنے سے ہمارا ایمان بیدار اور مضبوط ہونے کے بعد، ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ، اگر اس نے ہماری نجات کے لیے اتنی محنت کی جب ہم ابھی تک اس کے خلاف باغی تھے، اپنے بیٹے کی جان دینے تک۔ ہمیں بچا لے، اب جب کہ اس نے ہمیں زندگی کی راہ پر ڈال دیا ہے، ہمیں آخر تک اس پر قائم رکھنے کے لیے جو بھی ضروری ہے وہ کرے گا، دوسرا راستہ رکھو، اگر اس نے ہمیں بچانے کے لیے اتنا کچھ کیا جب ہم باغی تھے اور دور دور تک۔ وہ جتنا ممکن ہو، اب جب کہ وہ ہمیں آدھے راستے پر لے آیا ہے -ہم میں صلح ہو گئی ہے -یقیناً ہمیں بچانے کے کام کو مکمل کرنے کے لیے ہر ضروری کام کرے گا۔ اسی چیز کے بارے میں، کہ جس نے تم میں اچھی چیزیں شروع کیں وہ اسے یسوع مسیح کے دن تک مکمل کرے گا۔

ختم ۔1:6اس یقین کے نتیجے میں، ہم اپنی روح کی دیکھ بھال خدا کے حوالے کر دیتے ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ اسے کیسے بچانا ہے اور وہ اس کام کو انجام دینے کے لیے قادرِ مطلق ہے۔

Machine Translated by Google

”اور نہ صرف یہ بلکہ ہم اپنے خُداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے خُدا کی بڑائی بھی کرتے ہیں جس کے وسیلہ سے اب ہم صلح تک پہنچے ہیں۔“ رومیوں 5:11

نہ صرف خدا، بلکہ مسیح نے بھی کام کیا اور ہمیں ابدی موت سے بچانے کے لیے کام کیا۔
”خدا نے دنیا سے ایسی محبت کی کہ اس نے اپنا بیٹا دے دیا“ (جان ؛(3:16اور بیٹا، بدلے میں، "ہم سے پیار کیا اور اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا" ۔2:5Eph۔ ”خدا کی محبت مسیح یسوع میں ہے“ (رومیوں۔
۔(8:39باپ ہمیں روح القدس عطا کرتا ہے، وہ طاقت جو ہمیں قابو پانے کے قابل بناتی ہے، لیکن وہ مسیح کے ذریعے ایسا کرتا ہے۔ بیٹے نے کہا کہ وہ ”حق کی روح، جو باپ کی طرف سے آتی ہے“ ہمارے پاس بھیجے گا (یوحنا ۔(15:26اس لیے، ہم اپنی نجات کے لیے کام کرنے کے لیے، باپ اور بیٹے دونوں میں یکساں طور پر فخر کر سکتے ہیں اور کر سکتے ہیں۔ ”کیونکہ جس طرح باپ مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور اُن کو زندہ کرتا ہے، اُسی طرح بیٹا بھی اُن کو زندہ کرتا ہے جنہیں وہ چاہتا ہے... تاکہ ہر کوئی بیٹے کی عزت کرے، جیسا کہ وہ باپ کی عزت کرتے ہیں۔
جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا وہ باپ کی عزت نہیں کرتا جس نے اسے بھیجا ہے" یوحنا ۔5:23لہٰذا ”اس کے لیے جو تخت پر بیٹھا ہے، اور برّہ کو، شکرگزاری، عزت، جلال، اور طاقت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دی جائے“ (مکاشفہ ۔(5:13آمین!

”لہٰذا، جس طرح ایک آدمی کے ذریعے گناہ دنیا میں آیا، اور گناہ کے ذریعے موت، اور اسی طرح موت تمام آدمیوں میں پھیل گئی، کیونکہ اُن سب نے گناہ کیا“ رومیوں ۔5:12

آدم، اس زمین پر رہنے والا پہلا انسان، کامل تخلیق کیا گیا تھا۔ اس حالت میں رہتے ہوئے، اُسے حکم ملا: ”تم اچھے اور برے کی پہچان کے درخت کا پھل نہ کھاؤ“ (پیدائش۔
۔(2:17لیکن اس نے اس سے تجاوز کیا۔ اور خُدا نے اُسی دن اُس سے ملاقات کی اور پوچھا: ”کیا تم نے اُس درخت کا پھل کھایا جس سے میں نے تمہیں نہ کھانے کا حکم دیا تھا؟“ اور اُس نے جواب دیا: ”میں نے کھایا“ (پیدائش ۔(3:11، 12آدم نے گناہ کیا، جو خُدا کی ”شریعت کی خلاف ورزی“ ہے 1)یوحنا ۔(3:4پھر، ایک گنہگار کے طور پر، اس نے اپنے بچوں کو جنم دیا۔ بائبل بیان کرتی ہے کہ اُسی دن اُس نے گناہ کیا تھا، اُسے باغِ عدن سے باہر پھینک دیا گیا تھا: ”خداوند خُدا نے کہا، دیکھو وہ آدمی ہم میں سے ایک جیسا ہے جو اچھے اور برے کو جانتا ہے، دعا کرو، ایسا نہ ہو کہ وہ اپنا ہاتھ پھیلائے۔ اور زندگی کے درخت سے بھی لے، اور کھاؤ اور ہمیشہ زندہ رہو، کیونکہ خُداوند خُدا نے اُس کو باغِ عدن سے نکال باہر کیا" ۔Gen. 3:22، 23اگلا بیان جو وہ پیش کرتا ہے وہ اپنے پہلے بیٹے کی پیدائش ہے: اور آدم اپنی بیوی حوا کو جانتا تھا، اور وہ حاملہ ہوئی اور قابیل کو جنم دیا" ۔Gen 4:1اس لیے تمام اولاد آدم کی اولاد ہے۔

گنہگار

اپنی ابتدائی حالت میں، آدم کے پاس، اپنے طور پر، آزمائش کا مقابلہ کرنے کی طاقت تھی۔ خدا نے اسے ایک کامل فطرت کے ساتھ پیدا کیا، اس لیے وہ تقدس اور اطاعت کی طرف مائل تھا۔ لیکن پہلی بار گرنے کے بعد، اس کے اندر آزمائش پر قابو پانے کی طاقت نہیں رہی تھی۔ پہلا گناہ تھا۔

Machine Translated by Google

نشے کے آغاز کے طور پر. اس کی وجہ سے اس کی طبیعت بدل گئی اور وہ اپنے شوق کا غلام بن گیا۔ اور یہ وہ فطرت تھی جو جینیاتی وراثت کے ذریعے اپنی تمام اولادوں کو سونپی گئی۔ اس کے بارے میں بات کرتے ہوئے ، پولس کہتا ہے: ”میں جسمانی ہوں، گناہ کے نیچے بیچا گیا ہوں... جو جسم کے مطابق ہیں وہ جسمانی چیزوں پر اپنا ذہن لگاتے ہیں... جسمانی دماغ خدا کے خلاف دشمنی ہے، کیونکہ یہ شریعت کے تابع نہیں ہے۔ خدا، اور نہ ہی، واقعی، یہ ہو سکتا ہے" روم. ۔7 ،8:5 ;7:14چونکہ تمام انسان آدم اور حوا کی اولاد ہیں، اس لیے وہ سب اسی میلان کے ساتھ پیدا ہوئے ہیں۔ اور، اس کی رہنمائی کرتے ہوئے، سب نے گناہ کیا اور موت کی سزا اپنے اوپر لے آئے ”کیونکہ گناہ کی اجرت موت ہے“ (رومیوں۔

۔(6:23پولس نے اس سچائی کو، دوسری جگہ، اظہار کے ذریعہ بیان کیا: "سب مر جاتے ہیں۔
آدم" 1کور ۔15:22

اس مقام پر، اس بات پر زور دینا ضروری ہے کہ بائبل واضح طور پر بتاتی ہے کہ مردوں کی موت کی وجہ یہ ہے کہ "سب نے گناہ کیا"۔ گناہ خدا کی نافرمانی کا عمل ہے، انسان کی فطرت نہیں۔ جیسا کہ پولس وضاحت کرتا ہے، "جسمانی ذہن خدا کے خلاف دشمنی ہے، کیونکہ یہ خدا کی شریعت کے تابع نہیں ہے" رومیوں ۔8:7لیکن یہ اپنے آپ میں گناہ نہیں ہے۔ "گناہ قانون کی خلاف ورزی ہے" 1جان ۔4: 3فطرت کے اعتبار سے، ہم گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں، لیکن یہ ہماری فطرت کو، اپنے آپ میں، گناہ نہیں بناتا، اس لیے، بائبل کے مطابق "اصل گناہ" نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ہر گناہ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ دس احکام کی نافرمانی کا عمل ہو، خواہ اندرونی طور پر کیا گیا ہو، سوچ میں ہو، دماغ کے خلفشار میں ہو، یا ظاہری طور پر کیا گیا ہو۔

ہمارا فیصلہ "ہمارے کاموں سے" کیا جائے گا (مکاشفہ ،(20:12ہماری فطرت سے نہیں۔ جب یسوع مردوں کو زندہ کرتا ہے تو مقررہ وقت پر "جن لوگوں نے نیکی کی ہے وہ زندگی کی قیامت کے لیے نکلیں گے ، اور جنہوں نے برے کام کیے ہیں وہ عذاب کی قیامت کے لیے نکلیں گے" یوحنا ۔5:29موت گناہ کی اجرت ہے ، نہ کہ گناہ کی اس وجہ سے، یسوع ہمیں نافرمانی سے بچانے کے لیے آیا تاکہ ہمیں اطاعت کی طرف لے جائے۔ وہ ہمیں ہماری فطرت سے بچانے نہیں آیا، بلکہ وہ خود اس میں رہتا تھا۔

وہ ایک آدمی کے طور پر ”گناہ بھرے جسم کی صورت میں“ رومی جیتا تھا۔ ۔8:3ایک بار جب یہ واضح ہو جائے کہ موت انسان کی فطرت سے نہیں بلکہ اعمال کے ذریعے آئی ہے، تو ہم اگلی آیت سے اپنا مطالعہ جاری رکھ سکتے ہیں:

"کیونکہ جب تک شریعت دنیا میں تھی، لیکن گناہ کا مواخذہ نہیں کیا جاتا، کوئی شریعت نہیں تھی۔ پھر بھی آدم سے لے کر موسیٰ تک موت نے حکومت کی، یہاں تک کہ ان لوگوں پر بھی جنہوں نے آدم کی سرکشی کی صورت میں کوئی گناہ نہیں کیا، جو اس کی شکل ہے۔ کون آنے والا تھا" رومیوں ۔14 ،5:13

"قانون تک". یہ اظہار موسیٰ کو کوہ سینا پر دس احکام کے قانون کی فراہمی کے واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ آدم کے پہلے گناہ سے اس لمحے تک تقریباً 2500سال گزر چکے ہیں۔ اس پوری مدت کے دوران، مردوں کے پاس خدا کا قانون درج نہیں تھا۔

Machine Translated by Google

تحریری شکل. لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ اسے نہیں جانتے تھے۔ خُداوند نے کہا کہ موسیٰ کے آباؤ اجداد ابراہیم نے "میری آواز پر عمل کیا، اور میرے حکم، میرے احکام، میرے آئین اور میرے قوانین پر عمل کیا" ۔Gen. 26:5خدا کے احکام کا علم تھا

محفوظ اور زبانی طور پر منتقل.

رسول یہ دلیل دیتے ہوئے آگے بڑھتا ہے کہ "گناہ کا مواخذہ نہیں کیا جاتا، کوئی قانون نہیں ہوتا"۔ چونکہ احکام زبانی روایت سے سکھائے جاتے تھے، اس لیے وہ صرف وہی لوگ سیکھ سکتے تھے جن کی رسائی ان لوگوں تک ہوتی تھی جو انہیں جانتے تھے۔ بائبل سکھاتی ہے کہ سیلاب سے پہلے، سیٹھ اور بعد میں نوح جیسے آدمیوں کو خُدا کی طرف سے خاص طور پر بلایا گیا تھا تاکہ وہ اپنی مرضی کا علم حاصل کریں اور انسانوں تک پہنچا سکیں (پیدائش ۔(18-6:13 ؛4:26سیلاب کے بعد، ابراہیم کو اپنی اولاد میں منتقل کرنے کا وہی کام ملا، تاکہ وہ بدلے میں اسے زمین کے دوسرے باشندوں میں تقسیم کر سکیں۔ اس طرح یہ الفاظ پورے ہوں گے: "تم ایک نعمت ہو گے... تجھ میں زمین کے تمام گھرانے برکت پائیں گے۔" جنرل۔ ۔3 ،12:2لہٰذا، اُس وقت، خدا کے احکام کا علم ابرہام اور اُس کی اولاد کے اثر و رسوخ کے دائرے تک محدود ہوتا۔

جہاں تک زمین کے دوسرے باشندوں کا تعلق ہے، اگرچہ وہ سب کے سب صحیح اور غلط کے وجدان میں مبتلا تھے، اپنے ضمیروں پر مسیح کی روح کے چھونے سے، وہ خدا کی مرضی کے باضابطہ علم تک رسائی سے محروم تھے۔ اس لیے انہیں آدم کی طرح مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مؤخر الذکر کو مکمل علم تھا جب اس نے عمل کیا، جیسا کہ اسے خود خدا نے اپنی مرضی کے بارے میں ہدایت دی تھی۔ ان کے ساتھ ایسا نہیں۔ "انہوں نے آدم کی سرکشی کی طرح گناہ نہیں کیا تھا"۔ تاہم، وہ اب بھی مکمل طور پر بے قصور نہیں سمجھے جا سکتے ہیں، جیسا کہ خدا نے انہیں ان کی غلطیوں کا تصور دیا، "ان کے ضمیر، اور ان کے خیالات کے ساتھ مل کر گواہی دیتے ہوئے، یا تو ان پر الزام لگاتے ہوئے، یا ان کا دفاع کرنا" (رومیوں ۔(2:15

لہٰذا، انصاف کے ساتھ، ان کے گناہوں کے نتیجے میں ان پر موت آئی۔ رومیوں کے الفاظ میں: "آدم سے لے کر موسیٰ تک موت نے حکومت کی، یہاں تک کہ ان لوگوں پر بھی جنہوں نے آدم کی سرکشی کی طرح گناہ نہیں کیا تھا۔"

"جو آنے والا تھا اس کی شکل کون ہے۔" جو آنے والا تھا وہ مسیح ہے، جسے خدا نے دنیا کے نجات دہندہ کے طور پر زمین پر بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس مقام پر پولس آدم کو مسیح کے نمائندے کے طور پر پیش کرتا ہے، ایک شخصیت ، قاری کو اس دلیل کو سمجھنے کے لئے تیار کرنا جو ہونے والا ہے۔

متعارف کروائیں

"لیکن مفت تحفہ جرم کی طرح نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ایک کے جرم سے بہت سے لوگ مر گئے، تو بہت زیادہ خدا کا فضل، اور فضل کا تحفہ، جو ایک آدمی، یسوع مسیح کی طرف سے ہے، بہت سے لوگوں کے لیے بہت زیادہ ہے" روم ۔5: 15

Machine Translated by Google

رسول، اس کے برعکس، آدم اور مسیح کے درمیان موازنہ کرتا ہے۔ یہ اس فائدے کو اجاگر کرے گا جو مسیح نے تمام انسانیت کو ان برائیوں کے مقابلے میں دیا تھا جو آدم نے اپنے گناہ کے ذریعے اسے میراث کے طور پر سونپے تھے۔ آدم کے گناہ کے ذریعے انسانیت کو جو برائیاں وراثت میں ملی ہیں ان کے بڑے تناسب میں وہ برکات ہیں جو اسے بھی باپ اور بیٹے کی رحمت اور محبت سے ملی ہیں۔

"ایک آدمی کے جرم سے"، آدم، "بہت سے مر گئے"۔ یعنی ان کی تمام اولادیں گناہ کی فطرت سے وراثت میں ملی تھیں۔ اس سے مغلوب ہو کر، انہوں نے گناہ کیے اور مر گئے۔ لیکن خُدا نے یسوع پر "بدکاری" یعنی گناہ "ہم سب کے" پر ڈال دیے (یسعی 53:6)۔ مسیح سب کے لیے مرا۔

(5:14)۔ ان کی زندگی باپ نے ایک تحفہ کے طور پر دی تھی، تمام انسانیت کے لیے ایک تحفہ۔ "گناہ کی اجرت موت ہے" (رومیوں 6:23)۔ اس مسیح نے سب کے لیے ادائیگی کی، تاکہ کسی کو اپنے لیے ادائیگی کی ضرورت نہ پڑے، یہ خُدا کا فضل ہے جو سب کو دیا گیا ہے۔ ایک آدمی سے سب پر بدقسمتی آئی؛ لیکن ایک آدمی کے ذریعہ بھی - ہمارے خداوند یسوع مسیح، فضل سب پر نازل ہوا۔

پچھلے پیراگراف میں بیان کی گئی حقیقت رومیوں کی آیت سے اخذ کی گئی ہے جس کی بنیاد پر استعمال کیے گئے تاثرات کے تجزیے کی بنیاد پر ہے۔ پولس بیان کرتا ہے کہ خدا کا فضل "بہت سے لوگوں پر بہت زیادہ ہے۔ نوٹ کریں کہ بائبل بہت سے لفظ کو گنہگاروں اور خدا کے فضل سے فائدہ اٹھانے والوں کے لیے استعمال کرتی ہے۔ یہ کہتا ہے: "بہت سے مر گئے..." اور اس کے بعد "بہت سے لوگوں پر فضل ہوا"۔ جس چیز سے ہم سمجھتے ہیں کہ، دونوں صورتوں میں، اس سے مراد ایک ہی گروہ ہے۔ لیکن پچھلی آیت (14) میں، پولس بیان کرتا ہے کہ سب نے گناہ کیا ہے۔ لہٰذا، آیت 15 میں لفظ "بہت سے مر گئے" تمام آدمیوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس لیے، خدا کے فضل سے "بہت سے" فائدہ اٹھانے والے تمام مرد ہیں۔ وہ سب جو زمین پر رہ چکے ہیں، زندہ ہیں اور رہیں گے۔ خُدا کا فضل ہم پر اور تمام انسانوں پر، تمام نسلوں میں، مسیح کی قربانی کے ذریعے بہت زیادہ رہا ہے جو اُنہیں معافی فراہم کرتا ہے۔

اس طرح، مسیح کا "مفت تحفہ" آدم کے جرم کی طرح نہیں ہے کہ اس جرم نے موت لائی، جبکہ وہ ہمیشہ کی زندگی لے کر آیا۔ "جس طرح آدم میں سب مرتے ہیں، اسی طرح مسیح میں سب زندہ کیے جائیں گے" 1 کرن 15:22۔

"بہت زیادہ"۔ یہ اظہار ظاہر کرتا ہے کہ خُدا گنہگار انسانیت کو اُس حالت سے بہتر حالت میں بحال کرے گا جس میں وہ زوال سے پہلے تھی۔ آیت کہتی ہے: "کیونکہ اگر ایک آدمی کے جرم سے بہت سے لوگ مر گئے، تو خدا کا فضل بہت زیادہ ہوا... بہت سے لوگوں پر بہت زیادہ ہوا"۔ بائبل ایوب کی کہانی میں اس اصول کا ایک معروضی سبق پیش کرتی ہے۔ایک خوشحال آدمی، ایک معزز اور خوش حال خاندان کے آدمی سے، اسے شیطان نے ایک بے اولاد، غریب، بے عزت، توہین آمیز اور غمگین آدمی میں تبدیل کر دیا۔

تاہم، اس کے امتحان کے اختتام پر "خداوند نے ایوب کی آخری جائیداد کو اس کی پہلی سے زیادہ برکت دی"، اور اسے اس سے دوگنا ملا (ایوب 42:12)۔ آدم، جب تخلیق کیا گیا، عدن کے باغ میں رہتا تھا۔ چھٹکارا پانے والے شاندار نئے یروشلم کا وارث بنے گا، ایک ایسا شہر جو مکمل طور پر خالص سونے سے بنا ہوا ہے، جس کے بارہ دروازے بڑے بڑے موتیوں کے ہیں، جن کی ہر ایک بنیاد میں شاندار طول و عرض کے قیمتی پتھر رکھے گئے ہیں (ریو. 21:18، 19-21)۔ پہلے والدین کے پاس تھا۔ زمین کو ان کے گھر کے طور پر، جب کہ خدا آسمان میں رہتا تھا۔ تاہم، بحال شدہ زمین پر، چھٹکارا پانے والے خدا اور مسیح کی فوری موجودگی میں رہیں گے۔ "خدا ان کے ساتھ رہے گا"، شہر کے اندر؛ اور "اس میں ہو گا۔ خدا کا تخت اور

Machine Translated by Google

برہ کا" ۔(Apoc. 21:3؛ 22:3)یہ دو مثالیں مستقبل کی شان و شوکت کی چھوٹی جھلک ہیں، جو پہلی سے کہیں زیادہ ہوں گی۔ پولس نے رویا میں اس پر غور کیا، لیکن اسے ہر وہ چیز پیش کرنے کی اجازت نہیں تھی جو وہ تفصیل سے جانتا تھا: "میں مسیح میں ایک آدمی کو جانتا ہوں جو چودہ سال سے (چاہے جسم میں ہو، مجھے نہیں معلوم، جسم سے باہر) میں نہیں جانتا؛ خدا جانتا ہے کہ وہ تیسرے آسمان پر اٹھا لیا گیا تھا اور میں جانتا ہوں کہ یہ آدمی (جسم میں ہے یا جسم سے باہر، میں نہیں جانتا؛ خدا جانتا ہے) جنت میں پکڑا گیا تھا۔ ؛ اور اس نے ناقابل فہم الفاظ سنے، جن کا بولنا انسان کے لیے جائز نہیں۔ 2کرن ۔12:2-4

اپنے پرووڈینس میں، خُدا نے یہ طے کیا کہ آج ہم ایمان کے ذریعے، جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا، وعدہ شدہ میراث کے ذریعے سے غور کریں۔ اور اس مکاشفہ سے وہ ہم سے اس بات کی توقع کرتا ہے کہ وہ "جو کچھ ہم مانگتے یا سوچتے ہیں اس سے بڑھ کر کام کرنے پر قادر ہے" اور یہ بھی کہ "نہ آنکھ نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، اور نہ آسمان میں داخل ہوا۔" انسان کا دل، وہی ہے جو خدا نے ان لوگوں کے لیے تیار کیا ہے جو اس سے محبت کرتے ہیں" (افسیوں 3:20؛ 1 کرنتھیوں ۔2:9)

اظہار: "بہت کچھ" موجودہ وقت کے لیے ایک روحانی برکت بھی رکھتا ہے۔

آدم کو خدا کی صورت پر بنایا گیا تھا۔ تاہم، اس کے پاس ایک کردار تھا، جو حاصل شدہ عادات سے تشکیل دیا جائے گا. اپنے گناہ سے اس نے اپنے اندر خُدا کی اخلاقی شبیہ کو بگاڑ دیا۔

تاہم، اپنے فضل سے، مسیح کے ذریعے، خُدا اپنے لوگوں کو -اپنی کلیسیا کو -اخلاقی کمال تک پہنچائے گا: "مسیح نے کلیسیا سے محبت کی، اور اپنے آپ کو اُس کے لیے دے دیا، اُسے پاک کرنے کے لیے، اُسے پانی کے دھونے سے صاف کیا، کلام کے ذریعے، تاکہ وہ اسے ایک شاندار کلیسیا اپنے سامنے پیش کرے، جس میں داغ یا شکن یا ایسی کوئی چیز نہ ہو بلکہ پاک اور بے عیب ہو۔" افسیوں ۔5:25-27 یوحنا نے آخری دنوں کی کلیسیا کو دیکھا، اور اس کے بارے میں یہ اعلان سنا: "وہ جہاں بھی جاتا ہے برہ کا پیچھا کرتا ہے... اس کے منہ میں کوئی فریب نہیں پایا گیا۔ کیونکہ وہ خدا کے تخت کے سامنے بے عیب ہیں۔ ۔14:4، 5اس تجربے کو حقیقت بننے کے لیے، ہمیں گناہ سے بچانے کے لیے خُدا کے فضل سے ہمیں جو طاقت دی گئی ہے وہ مشترکہ مخالف قوتوں سے زیادہ ہونی چاہیے: ہمارے رجحانات، نشے کی طاقت، معاشرے کا دباؤ اور شیطانوں کی طاقت. اور ایسا ہی ہے، جیسا کہ پولس اگلی آیات میں بیان کرتا ہے۔

"اور تحفہ گناہ کی طرح نہیں تھا، جس نے گناہ کیا تھا۔ کیونکہ فیصلہ ایک جرم سے آیا، بے شک، سزا کے لیے، لیکن مفت تحفہ بہت سے جرائم سے انصاف کے لیے آیا۔

کیونکہ اگر ایک آدمی کے جرم سے موت نے اُس کے وسیلہ سے حکومت کی تو بہت زیادہ فضل اور راستبازی کا تحفہ پانے والے ایک یعنی یسوع مسیح کے ذریعے زندگی میں حکومت کریں گے۔ کیونکہ جس طرح ایک جرم سے تمام آدمیوں پر سزا آئی، اسی طرح راستبازی کے ایک عمل سے تمام آدمیوں پر زندگی کی راستبازی کا فضل آیا۔ کیونکہ جس طرح ایک آدمی کی نافرمانی سے بہت سے لوگ گنہگار ہوئے، اسی طرح ایک آدمی کی فرمانبرداری سے بہت سے لوگ راستباز ٹھہرائے جائیں گے۔“ رومیوں ۔5:16، 19

Machine Translated by Google

آدم کو گناہ کرنے کے بعد پہلا بیٹا پیدا ہوا۔ اس طرح اس نے اپنی گناہ کی فطرت اس کے لیے وصیت کی۔ اس کے بعد سے، تمام اولاد کو ایک جیسی فطرت ملی ہے اور، ان کے رجحان کی پیروی کرتے ہوئے، گناہ کیا ہے۔
اس طرح، مردوں کے گناہوں کی تعداد تیزی سے بڑھ گئی، کیونکہ زیادہ بچے پیدا ہوئے اور دوسرے پیدا ہوئے۔ آدم کے عمل کے ذریعے گناہ کے پھیلنے کی مثال دینے کے لیے ایک موازنہ کرتے ہوئے، ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ "پہاڑ کی چوٹی پر گیا، اور ایک پروں والا تکیہ کھولا۔ اور پھر وہ پہاڑ سے نیچے بکھر گئے، جہاں انہوں نے آرام کیا وہاں لعنت بھیجی۔ اور مسیح نے تمام سزائیں دوبارہ جمع کیں، ان تمام جگہوں سے لعنت کو ہٹا دیا جہاں وہ گرے تھے۔" مسیح کا عمل آدم کے خلاف تھا۔ آیت: "فیصلہ ایک جرم سے آیا... مذمت کے لیے۔" لیکن مسیح کی قربانی نے پوری دنیا کے گناہوں کی قیمت ادا کی۔ یوں خُدا کا "مفت تحفہ" "بہت سے گناہوں سے انصاف کے لیے آیا۔ پہاڑ"، جمع کیے گئے تھے اور کلوری کی صلیب پر مسیح پر رکھے گئے تھے۔" خدا مسیح میں دنیا کو اپنے ساتھ ملا رہا تھا، ان کے گناہوں کا ان پر الزام نہیں لگاتا تھا" 2کور 5:19۔اس طرح، کسی کو بھی اپنی غلطیوں کا الزام اپنے ضمیر پر ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم گناہ کی دنیا میں پیدا ہوئے تھے اور اپنی فطرت سے مغلوب ہو گئے تھے، تاکہ ہم گناہ کریں۔ تاہم، ہمیں اب بھی یاد رکھنا چاہیے کہ مسیح ہمارے لیے مرا اور ہمارے گناہوں کی قیمت ادا کی تاکہ ہم راستباز ٹھہریں۔ ”جو اُس پر ایمان رکھتا ہے اُس کی مذمت نہیں کی جاتی“

یوحنا 17:3۔آئیے ہم اپنے آپ کو ایمان کے ذریعے اس کے حوالے کر دیں اور ہم نجات پائیں گے۔

مندرجہ بالا سے یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ لوگوں کا کوئی طبقہ ایسا نہیں ہے جو خدا کے فضل سے خارج ہو۔ سب مسیح کے خون سے خریدے گئے ہیں اور مسیح یسوع میں نجات کے لیے یکساں طور پر چنے گئے ہیں۔ "خدا نے اپنے بیٹے کو دنیا میں بھیجا، دنیا کو مجرم ٹھہرانے کے لیے نہیں بلکہ اس لیے کہ دنیا اس کے ذریعے سے بچائے" یوحنا 3:17۔مسیح "دنیا کا نجات دہندہ" یوحنا 4:42ہے۔ لہٰذا، مسیح کی خوشخبری کا اعلان زمین پر رہنے والے تمام لوگوں کے لیے کیا جانا چاہیے، ''ہر قوم، قبیلہ، زبان اور لوگوں'' Rev. 14:6۔

اگلی آیت (17)میں، پال اس دلیل کو تیار کرتا ہے کہ مسیح نے زمین سے وہ تمام لعنتیں اکٹھی کیں جو آدم کے گناہ نے انسانیت پر ڈالی، اس تصور کو شامل کرتے ہوئے کہ نجات ہمیں اصل سے بھی زیادہ شاندار حالت میں لے جاتی ہے: "کیونکہ اگر ایک آدمی کے جرم کی موت نے اس کے ذریعے حکومت کی، بہت زیادہ وہ لوگ جو فضل کی کثرت اور راستبازی کا تحفہ حاصل کرتے ہیں زندگی میں ایک، یسوع مسیح کے ذریعے حکومت کریں گے۔" جیسا کہ ہم اس تصور کو پچھلے پیراگراف میں بیان کر چکے ہیں ، ہم اگلی آیت کی طرف بڑھتے ہیں:

”کیونکہ جس طرح ایک جرم سے تمام آدمیوں پر سزا آئی، اسی طرح راستبازی کے ایک عمل سے تمام آدمیوں پر زندگی کی راستبازی کا فضل آیا۔ کراس۔ مسیح نے زمین پر رہتے ہوئے بہت سے اچھے کام کیے؛ لیکن یہ خاص طور پر اس کے آخری کام کے ذریعے ہی ہمیں نجات ملی۔ اس کی زندگی کا آخری "صداقت کا عمل" ہمارے گناہوں کو اٹھاتے ہوئے اسے ہمارے لیے ترک کرنا تھا۔

Machine Translated by Google

اس نے کہا: "یہ ختم ہو گیا" یوحنا 19:30۔ قانون کی سزا ہو چکی ہے اور مرد آزاد جا سکتے ہیں۔ جدوجہد کی زندگی اور گناہ پر کامل فتح مکمل ہوئی اور آسمانی باپ کی طرف سے تمام انسانوں کے گناہ کی زندگی کے متبادل کے طور پر قبول کر لی گئی۔ اس طرح، ہر وہ شخص جو مسیح پر ایمان رکھتا ہے ، آج اعلان کر سکتا ہے: "میری جان میرے خدا میں خوش ہو گی؛ کیونکہ اس نے مجھے نجات کا لباس پہنایا ہے، اس نے مجھے راستبازی کا لباس پہنایا ہے۔" عیسیٰ 61:10۔ مسیح کی کامل زندگی راستبازی کی چادر ہے جو ہمیں ڈھانپتی ہے، اور اُس پر ایمان لانے سے ہم خُدا کی طرف سے ایسے نظر آتے ہیں جیسے ہم نے کبھی گناہ ہی نہیں کیا تھا۔

مزید برآں، ہمارے ایمان کے ذریعے مسیح ہمیں وہ روح القدس عطا کرتا ہے جو اسے باپ کی طرف سے ملی ہے۔ اس طرح، وہ ہمیں گناہ پر قابو پانے اور دس احکام کی تعمیل کرنے کی طاقت کے طور پر اپنی روحانی زندگی فراہم کرتا ہے۔ لہذا معافی، یا جواز، جو ہمیں عطا کیا گیا ہے، ہمارے ماضی کو بدلنے والے خدا کے کام تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ، یہ ہمارے دلوں کو بدلنے کو بھی گھیرے ہوئے ہے، جو ہم میں "مرضی اور اُس کی خوشنودی کے مطابق کرنے کے لیے" کام کرتا ہے۔

اس طرح، "جس طرح ایک آدمی کی نافرمانی سے" -آدم- "بہت سے لوگ گنہگار ہوئے، اسی طرح ایک کی فرمانبرداری سے" -مسیح- "بہت سے راستباز ٹھہرائے جائیں گے۔" بالکل اسی طرح، جیسے آدم کے عمل کے نتیجے میں، بہت سے آدمی گنہگار ہو گئے، صلیب پر مسیح کی قربانی کے ذریعے، بہت سے -جو تمام مسیح پر ایمان رکھتے ہیں -دس احکام کے فرمانبردار ہو جائیں گے۔ اور یہ اس طرح ہو گا کہ خدا اپنے عہد کا وعدہ ان لوگوں کی زندگیوں میں پورا کرے گا جو یقین کریں: "میں اپنے قوانین کو ان کے دلوں میں ڈالوں گا ، اور میں انہیں ان کے دماغوں میں لکھوں گا... اور میں ان کے گناہوں کو مزید یاد نہیں کروں گا۔" Heb. 10:16، 17۔

”لیکن شریعت اس لیے آئی تاکہ گناہ زیادہ ہو، لیکن جہاں گناہ زیادہ ہوا وہاں فضل بھی بڑھ گیا؛ تاکہ جس طرح گناہ نے موت پر حکومت کی اسی طرح فضل بھی راستبازی کے ذریعے سے ہمارے آقا یسوع مسیح کے ذریعے ہمیشہ کی زندگی تک حکومت کرے۔ رومیوں 5:20، 21۔

ہم نے پہلے دیکھا کہ سینا پر موسیٰ کو شریعت کی فراہمی کے واقعہ تک، خدا کے دس احکام کا کوئی ریکارڈ نہیں تھا اور اس کی مرضی کا علم ان لوگوں کے اثر و رسوخ تک محدود تھا جنہوں نے اس کے ساتھ چلنے کا انتخاب کیا۔ اس سے ہدایات حاصل کیں۔ دس احکام دینے سے یہ صورت حال بدل گئی۔ وہ موسیٰ کی تحریری کتابوں کے صفحات میں درج تھے Exodus -اور Deuteronomy (دیکھیں Ex. 20:3-17 اور Deut. 5:6-21)۔ اس کے بعد سے، وہ دھیرے دھیرے، سب سے پہلے اسرائیل کی حدود میں پادریوں اور لاویوں کے ذریعہ چلائی جانے والی شریعت کی تعلیم کے ذریعے (ملاحظہ کریں۔ جس کی طرف وہ ہجرت کر گئے یا اسیر ہو گئے۔ جیسا کہ قانون کا باضابطہ علم مردوں تک پہنچ گیا، وہ مزید لاعلمی کی درخواست نہیں کر سکتے تھے۔ ان کے ذریعہ اس کی نافرمانی پر زور دیا گیا اور صاف ظاہر کیا گیا۔ یہ اظہار کا مفہوم ہے "لیکن قانون اس لیے آیا تاکہ جرم زیادہ ہو۔" یہاں استعمال ہونے والی اصطلاح "کثرت" کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قانون کے علم کے ذریعے گناہ کا عمل بڑا ہو جاتا ہے۔ جس نے ایک فون چوری کیا وہ دو چوری کرنے کا مجرم نہیں ہے۔

Machine Translated by Google

حکم دریافت کرنے کے لیے۔ لیکن اس کے علم کی وجہ سے اس کا ضمیر بیدار ہوتا ہے اور اسے اپنے جرم کا زیادہ واضح طور پر احساس ہوتا ہے۔

اسی معنی میں، لیکن مخالف سمت میں، خدا کے فضل کا انسان کا تجربہ ہے۔ اگر ایک طرف، قانون کا علم گناہوں کی خوفناک برائی کو ظاہر کرتا ہے، تو مسیح کا اپنی جان دینے اور انہیں اپنے اوپر لینے کا سوچنا ایک اعلیٰ محبت کو ظاہر کرتا ہے، جس پر گناہ کی تمام برائیاں قابو نہیں پا سکتیں۔ مسیح نے اپنے دل میں انسانوں کے تمام جرائم کو جذب کیا اور پھر بھی تمام مجرموں کو بے پناہ محبت اور معافی دی۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ زخمی چٹان سے ہم سب کے لیے نجات کے وافر پانی کا ایک ذریعہ پھوٹ پڑا۔

اس طرح، ”جہاں گناہ کی کثرت تھی، فضل بھی بڑھتا گیا“۔ "خدا کی محبت مسیح یسوع میں ہے"، اور "خدا کی مہربانی" ہمیں توبہ کی طرف لے جاتی ہے (رومیوں ۔2:4؛ 8:39

آئیے ہم اس حقیقت پر تھوڑا اور غور کریں: ”جہاں گناہ زیادہ ہوا وہاں فضل بھی بڑھ گیا“۔ گناہ اس معنی میں بہت زیادہ ہے کہ یہ پوری زمین میں پھیل گیا، ہر جگہ برائی پھیل گئی۔ پھر مسیح نے تمام گناہوں اور ان کی برائیوں کو لے لیا، اور انہیں صلیب پر اپنے اوپر لے لیا۔
یہ توقع کی جاتی تھی کہ وہ ان تمام برائیوں پر رد عمل ظاہر کرے گا جو اسے موصول ہوئی تھیں، بدلہ لینے کی دھمکیوں کے ساتھ، دوسرے تمام مردوں کی طرح۔ لیکن، اس کے برعکس، اُس نے ”اپنا منہ نہیں کھولا؛ جیسے برّہ کو ذبح کرنے کے لیے لے جایا جاتا ہے، اور جس طرح ایک بھیڑ اپنے کترنے والوں کے سامنے خاموش رہتی ہے، اُس نے اپنا منہ نہیں کھولا“ عیسیٰ ۔53:7بلکہ، وہ دعا کی: "ابا، ان کو معاف کرو، کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں."
لوک ۔23:54گناہ کی حد اور بدنیتی نے بہت سے لوگوں کے لیے حیرانی اور تعریف کا باعث بنا۔ لیکن مسیح کی محبت، اتنی گہری تھی کہ اس نے اتنی برائیوں کے مقابلے میں ذرا بھی تبدیلی نہیں کی جو اس نے حاصل کی، بلکہ اسے مجرموں کی شفاعت کرنے کی طرف راغب کیا، لامحدود زیادہ تعریف کا باعث بنا۔ جیتنے والے کی ہمیشہ ہارنے والے سے زیادہ تعریف کی جاتی ہے۔ وہ ہمیشہ یاد رہتا ہے جبکہ ہارنے والے کو بھلا دیا جاتا ہے۔ گناہ جلد ہی ختم ہو جائے گا۔ لیکن "یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا جھکائے گا، آسمانوں اور زمین پر اور زمین کے نیچے والوں کا" فل۔ ۔2:10

جہاں گناہ بہت زیادہ تھا، یا اس پر زور دیا گیا تھا، فضل مسیح کی محبت میں ظاہر ہوا، جو اس پر غالب آیا، بہت زیادہ۔ یہ لامحدود طور پر زیادہ زور دیا گیا. اسے گناہ کی عظیم فاتح کے طور پر دیکھا گیا، مکمل فتح میں -وسیع، مکمل، شاندار، اس مقام تک کہ مسیح اپنے ارد گرد کی تمام برائیوں سے مکمل طور پر بے نیاز نکلا۔

جب ہم اس شاندار اور طاقتور فضل پر غور کرتے ہیں تو ہم میں ایک نئی زندگی جینے کی خواہش جاگ جاتی ہے اور ہماری دلچسپیاں جذب ہو جاتی ہیں۔ ہمارے دلوں میں نئی روحانی زندگی پھوٹتی ہے۔
نئے خیالات، نئے محرکات۔ مسیح میں یقین رکھتے ہوئے، ہم آزمائشوں پر قابو پانے کے لیے طاقت کے لیے دعا کرتے ہیں، اور ہم آہستہ آہستہ ان پر قابو پاتے ہیں۔ اس کے بعد ہم اپنی زندگیوں میں دریافت کرتے ہیں، جس کا تذکرہ پولس نے آیت کے آخر میں کیا: ”جیسے گناہ نے موت پر راج کیا، اسی طرح فضل بھی راستبازی کے ذریعے حکومت کرے گا“۔ بالکل اسی طرح جیسے مسیح کے ساتھ رہنے سے پہلے "ہم اپنی جسمانی خواہشات کے مطابق چلتے تھے، جسم اور دماغ کی خواہشات کو پورا کرتے تھے"، خدا کی نظر میں، "گناہوں اور گناہوں میں مردہ" (افسیوں ،(1 ،2:3اب ہم "زندگی کی نئی پن" میں چلتے ہیں روم۔ ۔6:4"تو اگر کوئی

Machine Translated by Google

وہ مسیح میں ہے، وہ ایک نئی مخلوق ہے۔ پرانی چیزیں گزر چکی ہیں دیکھو، سب کچھ نیا ہو گیا ہے" 2کور. 5:17.
یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہم نئے لوگ ہیں، یا، بائبل کی زبان میں، کہ ہم نے "نئے آدمی کو پہنا ہوا ہے ، جو خدا کے مطابق سچی راستبازی اور پاکیزگی میں پیدا کیا گیا ہے" افسیوں۔ 4:24۔

ہماری نئی زندگی خُدا کی طاقت سے تخلیق اور برقرار رکھی گئی ہے کیونکہ ہم مسیح کی محبت اور قربانی میں اُس کے فضل کو ظاہر ہوتے دیکھتے ہیں۔ "جب ہمارے نجات دہندہ خُدا کی مہربانی اور محبت انسانوں پر ظاہر ہوئی، راستبازی کے کاموں سے نہیں جو ہم نے کیے تھے، بلکہ اپنی رحمت کے مطابق، اُس نے ہمیں دوبارہ تخلیق کرنے اور روح القدس کی تجدید کے ذریعے بچایا، جسے اُس نے کثرت سے بہایا۔ ہمارے نجات دہندہ یسوع مسیح کے وسیلے سے ہم پر؛ تاکہ اس کے فضل سے راستباز ٹھہر کر ہم ہمیشہ کی زندگی کی اُمید کے مطابق وارث بنائے جائیں" ططس 3:3-7۔ پھر، خُدا کا فضل ہماری زندگیوں میں، مسیح کی راستبازی کے ذریعے، اُس کے احکام کی فرمانبرداری اور بالآخر، ابدی زندگی کے لیے راج کرتا ہے۔

رومیوں 6

"پھر ہم کیا کہیں؟ کیا ہم گناہ کرتے رہیں تاکہ فضل بہت زیادہ ہو؟ ہرگز نہیں۔
ہم جو گناہ کی وجہ سے مر چکے ہیں، پھر بھی اس میں کیسے زندہ رہیں گے؟ یا کیا آپ نہیں جانتے کہ ہم سب جنہوں نے یسوع مسیح میں بپتسمہ لیا تھا اُس کی موت میں بپتسمہ لیا گیا تھا؟ چنانچہ ہم موت میں بپتسمہ لے کر اُس کے ساتھ دفن ہوئے۔ تاکہ جس طرح مسیح باپ کے جلال سے مُردوں میں سے جی اُٹھا اُسی طرح ہم بھی نئی زندگی میں چلیں۔ روم 6:1-4

ہم نے باب 5 میں دیکھا کہ جس تناسب سے گناہ پھیلتا گیا، یا "کثرت" ہوا، اور حیرانی کا باعث ہوا، خدا اور مسیح کے فضل نے اس پر قابو پالیا اور اس سے بھی زیادہ تعریف کو جنم دیا۔ اس استدلال کے بعد پولس ایک سوال پیش کرتا ہے جس کا جواب۔ مضمر ہے: "کیا ہم گناہ کرتے رہیں تاکہ فضل بہت زیادہ ہو؟"۔ دوسرے لفظوں میں، چونکہ، جہاں تک گناہ زیادہ تھا، اس لیے جس فضل نے اسے چھڑایا وہ زیادہ مضبوط اور شاندار ثابت ہوا، آئیے ہم خود اس پر عمل کرتے ہوئے، گناہ کو بڑھانے میں اپنا حصہ ڈالیں، تاکہ معافی کا فضل ظاہر ہو، اس سے بھی زیادہ شاندار؟ نہیں، کیوں کہ اس کا ظہور سربلند ہونے کے مقصد سے نہیں ہوا تھا۔ وہ وہاں گناہ کو ختم کرنے کے لیے موجود تھی۔ "تم جانتے ہو کہ وہ ہمارے گناہوں کو دور کرنے کے لیے ظاہر ہوا" 1یوحنا 3:5۔ ہم ایک لاتے ہیں۔

مثال جو نقطہ کی وضاحت کرتی ہے۔ اس صورت حال پر غور کریں جس میں بہت سے لوگ شہر کے وسط میں واقع ایک پارک میں چہل قدمی کر رہے ہیں، جس کے درمیان سے ایک ندی بہتی ہے جس کا تیز کرنٹ ہے۔ اچانک ، ایک بچہ دریا میں گرتا ہے اور تیزی سے پانی میں بہہ جاتا ہے۔ ہجوم دریا کے کنارے بھاگتا ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ باپ کنارے کے ساتھ بھاگا، خود کو بہتے پانی میں پھینک دیا، بچے کے پاس تیرا، اسے اٹھا کر کنارے پر لے آیا، اس کی جان بچائی۔ اس کے بعد یہ منظر دیکھنے والے ہجوم نے باپ کی محبت اور بہادری سے متاثر ہوکر فوری طور پر اپنی جان خطرے میں ڈال کر بچے کو بچانے کے لیے ہنسی اور آنسوؤں کے درمیان تالیاں بجا کر داد دی۔ اس کہانی میں باپ نے اپنے بیٹے کو بچانے کے واحد مقصد سے خود کو دریا میں پھینک دیا۔ اس نے "اپنی ہمت دکھانے" کے بارے میں سوچا بھی نہیں تھا۔ لیکن اس کا عمل اس کے کردار کی شرافت کا مظاہرہ کرنے پر ختم ہوا، جس پر سب نے غور کیا اور اسے تسلیم کیا۔

خدا کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ صلیب کی قربانی اس کی نیکی کو ظاہر کرنے کے بنیادی مقصد کے لیے نہیں بنائی گئی تھی۔ اگر ایسا ہے تو، یہ ایک خود غرضی کا محرک ہوگا۔ لیکن خدا محبت ہے؛ اور محبت "اپنے مفادات کی تلاش نہیں کرتی" 1کرن ۔5 :13 نجات کے منصوبے میں، خدا نے ایک باپ کے طور پر کام کیا، اپنے انسانی بچوں کو بچانے کے واحد مفاد میں۔ لیکن جب اس نے ایسا کیا، تو یہ ظاہر ہوا کہ وہ "دنیا سے اس طرح محبت کی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا، تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ کیونکہ خُدا نے اپنے بیٹے کو دنیا میں بھیجا...تاکہ دنیا اُس کے وسیلے سے نجات پائے" یوحنا ۔17 ،3:16باپ اور بیٹے کے اس عمل نے اپنی محبت اور فضل کو ہر ایک کے سامنے اس طرح ظاہر کیا جو چھپا نہیں سکتا تھا۔ نتیجے کے طور پر، ہم دونوں کی محبت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں. اس کے بارے میں، خدا نے یرمیاہ سے کہا: "میں نے تم سے لازوال محبت کی ہے، اس لیے میں نے تمہیں شفقت سے کھینچا ہے" یرمیاہ ۔31:3اور مسیح نے کہا: "اور جب میں زمین سے اٹھاؤں گا، تمام لوگوں کو میری طرف کھینچیں" یوحنا ۔12:32

لہٰذا، صلیب کی قربانی کے وقت، خُدا کی دلچسپی ہم پر مرکوز تھی، اپنی ذات پر نہیں، اس نے ہمارا فائدہ تلاش کیا -اپنی ساکھ کی بہتری کی نہیں۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ آخرکار انسان کو بچانے کے لیے اپنی قربانی کے عمل سے اپنی تمام مخلوقات کو آشنا کر دے گا۔ اور یہ علم اس کی حکومت کے انصاف کو ظاہر کرے گا اور اس کے نتیجے میں ہر ایک کی طرف سے زیادہ سے زیادہ وفاداری ہوگی، جس کے نتیجے میں پوری کائنات میں اس کا مکمل اور دائمی استحکام ہوگا۔ لہذا، جب اس نے یسعیاہ کے پاس مسیح کے آنے کا اعلان کیا، تو اس نے اعلان کیا: "حکومت اس کے کندھوں پر ہے" عیسیٰ ۔9:6

مسیح، انسان کو بچانے کے لیے کام کر رہا ہے، خدا کی حکومت کو درست ثابت کرے گا۔

ان باتوں پر غور کرنے کے بعد، آئیے ہم رومیوں 6پر اپنی عکاسی کی طرف لوٹتے ہیں۔ چونکہ صلیب کی قربانی کے ساتھ خدا کا مقصد گناہ کو ختم کرنا تھا، اس لیے اس کی پیشکش کی قدر کرنے کا نتیجہ یہ نہیں ہوگا کہ ہم گناہ کرتے رہیں۔ اس کے برعکس -خُدا کے فضل سے ہم گناہ کرنے سے باز آ جاتے ہیں۔ مسیح کی بے لوث محبت اور باپ کے حکموں کے لیے کامل تابعداری پر غور کرنا ہمیں پرانی زندگی کے لیے موت کے مترادف صورتحال کی طرف لے جاتا ہے۔ مسیح کے علم کی عظمت کا سامنا کرتے ہوئے، دنیا اور گناہ اپنی کشش کھو دیتے ہیں۔ ہم انہیں مزید نہیں چاہتے ۔ بلکہ، ہم اپنے نجات دہندہ کی پیروی کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہم اُس کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے بپتسمہ لیتے ہیں۔ اپنی وزارت کے آغاز میں یسوع نے بپتسمہ لیا تھا (متی ۔(3:16وہ نہیں

Machine Translated by Google

ضرورت تھی، لیکن اُس نے ”تمام راستبازی کو پورا کرنے کے لیے“ کیا (متی ۔(3:15اور اس نے بعد میں مزید کہا: "کیونکہ میں نے آپ کو ایک مثال دی ہے، تاکہ، جیسا کہ میں نے آپ کے ساتھ کیا، آپ بھی ایسا ہی کریں" یوحنا ۔13:15

پولس بپتسمہ کے معنی کو ان الفاظ میں بیان کرتا ہے: "یا کیا تم نہیں جانتے کہ ہم میں سے جتنے بھی یسوع مسیح میں بپتسمہ لے کر اُس کی موت میں بپتسمہ لے گئے؟ اِس لیے ہم اُس کے ساتھ موت کے بپتسمہ کے ذریعے دفن ہوئے۔ باپ کے جلال سے مُردوں میں سے جی اُٹھا، اِس لیے ہم بھی نئی زندگی میں چلتے ہیں۔" مسیح دُنیا کے گناہوں کو اُٹھاتے ہوئے مرا۔ "جو کوئی گناہ نہیں جانتا تھا" خُدا نے "اسے ہمارے لیے گناہ بنایا" 2کور .

۔5:21لیکن وہ بغیر گناہ کے جی اُٹھا، اور "دوسری بار بغیر گناہ کے ظاہر ہو گا، اُن لوگوں کے سامنے جو نجات کے لیے اُس کا انتظار کرتے ہیں" عبرانیوں ۔9:28تو یہ ہمارے ساتھ ہے۔ جب ہم بپتسمہ لیتے ہیں، ہم گواہی دیتے ہیں کہ، ہمارے دل، گناہ اور اس کی کشش وہ مر گئے۔مسیح کی صورت میں ہم قبر میں دفن نہیں ہوئے، جیسا کہ وہ تھا، بلکہ پانی میں، جیسا کہ بپتسمہ اس بات کی علامت ہے کہ ہم اس کے تجربے کو جیتے ہیں۔ "زمین کے نچلے حصے"

ایفی ،4:9جب ہم بپتسمہ لیتے ہیں تو ہم پورے جسم میں، پانی میں ڈوب جاتے ہیں۔ اور ہم بغیر گناہ کے مسیح کے جی اُٹھنے کی صورت میں پانی سے اٹھتے ہیں۔ مسیح کو باپ کے جلال سے زندہ کیا گیا تھا۔ اور جب ہم بپتسمہ کے پانیوں سے جی اٹھے ہیں، تو ہماری زندگیوں میں کام کرنے والی الہٰی طاقت کو پہچانتے ہیں، جو کہ "اُس کے جی اُٹھنے کی خوبی" ہے۔ ۔3:10یہ روح القدس کی طاقت ہے، جو مسیح نے مومنوں کو دی ہے۔ اس سلسلے میں لکھا ہے: "توبہ کرو، اور تم میں سے ہر ایک یسوع مسیح کے نام سے گناہوں کی معافی کے لیے بپتسمہ لے؛ اور تمہیں روح القدس کا تحفہ ملے گا" اعمال ۔2:38وہی طاقت جو خدا کی ہے۔ مسیح کو مُردوں میں سے زندہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ہمیں گناہوں اور گناہوں میں موت کی سابقہ زندگی سے دس احکام کی فرمانبرداری میں نئی روحانی زندگی میں زندہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ”اس کا حکم ابدی زندگی ہے۔

یوحنا ۔12:50

"کیونکہ اگر ہم اُس کے ساتھ اُس کی موت کی صورت میں لگائے گئے ہیں، تو اُس کے جی اُٹھنے کی صورت میں بھی ہم ایک ساتھ لگائے جائیں گے؛ یہ جانتے ہوئے کہ ہمارے بوڑھے آدمی کو اُس کے ساتھ مصلوب کیا گیا، تاکہ گناہ کا بدن ہو جائے۔ اس کے ساتھ کہ ہم مزید گناہ کی خدمت نہ کریں کیونکہ جو مُردہ ہے وہ گناہ سے راستباز ٹھہرایا جاتا ہے۔" رومیوں ۔6:5-7

یسوع ہمیں بتاتا ہے: "میرے پیچھے چلو"۔ متی ۔8:22اس کا تجربہ یہ تھا: وہ گناہوں کے ساتھ مر گیا (انہیں اپنے اوپر لے کر) اور دوبارہ گناہ کے بغیر جی اٹھا۔ پطرس نے کہا کہ اس نے صلیب کے درخت پر ہمارے گناہوں کو اپنے جسم میں اٹھا لیا تھا 1)پیٹر ۔(2:24اس طرح، یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کی موت بدترین گنہگاروں کے طور پر ہوئی تھی۔ یہ موسیٰ کے زمانے میں پہلے ہی ظاہر ہو چکا تھا، جب خُدا نے اُسے درخت پر کانسی کے سانپ کو لٹکانے کا حکم دیا۔ یہ عام طور پر بائبل میں شیطان کی علامت کے طور پر استعمال ہوتا تھا، جو گناہ کا موجد تھا۔ لیکن اس وقت

Machine Translated by Google

مسیح کی نمائندگی کرتا ہے، ان گناہوں کا علمبردار جو شیطان نے انسانوں کو ارتکاب کرنے پر اکسایا۔ یسوع نے ان الفاظ میں علامت کے معنی کی تصدیق کی: "جس طرح موسیٰ نے بیابان میں سانپ کو اوپر اٹھایا، اسی طرح ابن آدم کو بھی اوپر اٹھایا جانا چاہیے۔" یوحنا 3:14۔مسیح کی شکل میں ہم بپتسمہ لیتے ہیں۔ گناہ (کرنل 2:13)؛ پھر ہم علامتی طور پر ان کے لیے مردہ تھے اور دفن کیے گئے - جس کی نمائندگی بپتسمہ کے وقت پانی میں ڈوب کر کی جاتی ہے۔

پولس اس کا اعلان ان الفاظ سے کرتا ہے: ”ہماری پرانی ذات اُس کے ساتھ مصلوب ہوئی۔“

گناہ کی سزا موت ہے (رومیوں 6:23)۔ اگر ہم اپنے نجات دہندہ کے طور پر مسیح میں سچے ایمان کے ساتھ پانی سے بپتسمہ لیتے ہیں ، تو اس رسم کے ذریعے ہم اپنی طرف سے اس کی موت کو مناسب بناتے ہیں۔ ہمارا قرض جنت میں ادا ہوتا ہے۔ ہماری مذمت، اس نے ہمارے لیے لے لی، اور ہم آزاد ہو گئے۔ لیکن ہم اس تجربے کا تجربہ اسی وقت کرتے ہیں جب ہم اپنے گناہ کے طریقے یعنی پرانی زندگی کو ترک کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ یہ اس بارے میں نہیں ہے کہ آیا ہم خود کو ان آزمائشوں پر قابو پانے کی طاقت کے طور پر نہیں دیکھتے ہیں جو یقینی طور پر ہم پر پڑیں گے، بلکہ ہمارا فیصلہ ہے۔ یہ صرف ہم ہی لے سکتے ہیں۔ ہماری زندگیوں کو بدلنے کے فیصلے کے بغیر ایمان کا پیشہ ہمارے کسی کام کا نہیں ہے۔ ہمیں مسیح کے ساتھ اُس کی موت کی صورت میں لگائے جانے کی ضرورت ہے۔ وہ اُن گناہوں کے لیے قطعی طور پر مر گیا جو اُس نے اُٹھائے، اور دوبارہ اُن گناہوں کو برداشت کرنے کے لیے دوبارہ جی اُٹھا۔ اور اگر ہم "اُس کے ساتھ اُس کی موت کی مشابہت میں لگائے گئے تھے، تو ہم اُس کے جی اُٹھنے کی مشابہت میں بھی ایک ساتھ لگائے جائیں گے۔" یسوع کی موت ہماری ہے، اس نے ہماری جگہ لے لی، اور ہم اب قانون کے مقروض نہیں ہیں۔ ”جو مردہ ہے وہ گناہ سے راستباز ٹھہرایا گیا ہے۔“

ان آیات میں پولس کے ذریعے استعمال کیا گیا ایک اظہار، جسے سمجھنا عام طور پر زیادہ مشکل ہوتا ہے، وہ ہے "گناہ کا جسم ختم ہو جائے"۔ آئیے اب اس پر غور کریں۔ رسول بپتسمہ کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ پھر وہ بتاتا ہے کہ، اس کے ذریعے، "گناہ کا جسم "ناپسندیدہ" ہو جائے گا۔ کالعدم ہونے کا مطلب ہے تباہ، توڑا، اب جب کوئی شخص بپتسمہ لیتا ہے، تو اس کے جسمانی جسم کو ختم یا تباہ نہیں کیا جاتا ہے۔ جس سے ہم سمجھتے ہیں کہ اظہار علامتی معنی ہے، لفظی نہیں۔ ہم اسے تب سمجھ سکتے ہیں جب ہم بپتسمہ کے امیدوار کی سابقہ صورت حال پر غور کرتے ہیں۔ وہ ایک گنہگار تھا، گناہ کرنا اس کی زندگی میں ایک عادت تھی۔ اور عادتیں کردار کی تشکیل کرتی ہیں۔ اپنی پچھلی زندگی کے دوران، ایک گنہگار کردار کی تشکیل۔ پال اس کردار کو "گناہ کا جسم" کہتا ہے۔ یہ مسیح کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے لمحے تک بنتا، بڑھتا رہا۔ پھر ایک تبدیلی آئی۔ بری عادتیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ نجات دہندہ کی طاقت، اور ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے۔ فرمانبرداری کی نئی عادات بنتی ہیں۔ کردار کی تشکیل اور عادات سے ڈھالا جاتا ہے۔ اس طرح، نئی مسیحی زندگی کے دوران، بپتسمہ کے بعد، کردار کا وہ نمونہ آہستہ آہستہ ٹوٹ جاتا ہے۔ پولس کے الفاظ، "گناہ کا جسم تباہ ہو گیا ہے۔" نئی اچھی عادتوں کے ذریعے کردار مسیح جیسا ہو جاتا ہے۔

دوسری علامت -یہ انتہائی اہم -کی آیات میں پال کی طرف سے خطاب کیا
رومیوں، اوپر، یہ ہے کہ بپتسمہ کے پانی کے بڑھنے کے تجربے کی نمائندگی کرتا ہے

Machine Translated by Google

قیامت صرف خدا ہی مردوں کو زندہ کر سکتا ہے۔ اس نے مسیح کو زندہ کر کے اپنی طاقت کا استعمال کیا۔ وہ جو خُداوند یسوع میں ایمان کے ساتھ بپتسمہ دیتا ہے اُسے یہ یقین حاصل ہوتا ہے کہ خُدا اُسے فرمانبرداری کی ایک نئی زندگی کے لیے زندہ کرے گا: "کیونکہ اگر ہم اُس کے ساتھ اُس کی موت کی مشابہت میں جڑے ہوئے ہیں، تو ہم بھی اُس کی مشابہت میں ہوں گے۔ اس طرح، وہ مزید گناہ کی خدمت نہیں کرے گا۔ جب تک وہ مسیح میں یقین کرتا رہے گا وہ اس سے آزاد رہے گا، خدا کی طاقت -روح القدس۔

پولوس اس تجربے کو اگلی آیات میں پیش کرتا ہے:

"اب اگر ہم مسیح کے ساتھ مر چکے ہیں، تو ہمیں یقین ہے کہ ہم بھی اُس کے ساتھ زندہ رہیں گے؛ یہ جانتے ہوئے کہ، مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد، مسیح مزید نہیں مرے گا؛ موت کا اُس پر مزید غلبہ نہیں ہے۔
کیونکہ جہاں تک اُس کے مرنے کا تعلق ہے، وہ فوراً گناہ کرنے کے لیے مر گیا۔ لیکن جہاں تک زندہ رہنے کا تعلق ہے، اس کے لیے جیو خدا" روم۔ 6:8-10

مندرجہ بالا الفاظ خدا کی قدرت کی وسعت کو بیان کرتے ہیں جو مومن کی زندگی میں کام کرتی ہے۔
جی اٹھنے کے بعد، یسوع دوبارہ کبھی موت کے قابو میں نہیں رہا۔ وہ مکمل طور پر، اور ہمیشہ کے لیے، گناہ سے آزاد تھا۔ یہ بھی مومن کی زندگی ہے۔ خدا اس میں ایسی طاقت سے کام کرتا ہے کہ وہ اسے نافرمانی سے بالکل آزاد کر دیتا ہے۔ ایک اور طریقہ سے، خدا اسے ہر معلوم فرض کے لیے، ہر اس روشنی کے لیے جو اسے احکام سے ملا ہے۔ اور جس تناسب سے اس کی شریعت کا علم بڑھتا جاتا ہے، وہ اسے مزید فرمانبردار بناتا ہے۔ گناہ پر ایک بار اور ہمیشہ کے لیے فتح -یہ مومن کا تجربہ ہے۔ لیکن اسے برقرار رکھنے کے لیے شرائط ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل آیات میں پیش کیے گئے ہیں:

"اسی طرح تم بھی اپنے آپ کو گناہ کے لیے مردہ سمجھتے ہو لیکن ہمارے خداوند مسیح یسوع میں خدا کے لیے زندہ ہو۔ اس لیے گناہ کو اپنے فانی جسم پر راج نہ ہونے دو، تاکہ تم اس کی خواہشات کے مطابق اس کی اطاعت کرو۔ آپ کے اعضاء گناہ کے لیے گناہ کے ہتھیار کے طور پر ہیں، لیکن اپنے آپ کو مردہ میں سے زندہ ہونے کے طور پر خدا کے سامنے پیش کریں، اور اپنے اعضا کو راستبازی کے آلات کے طور پر خدا کے سامنے پیش کریں: کیونکہ گناہ آپ پر غالب نہیں ہوگا، کیونکہ آپ شریعت کے ماتحت نہیں ہیں، بلکہ فضل کے تحت ہیں۔ کیوں؟کیا ہم اس لیے گناہ کریں کہ ہم شریعت کے ماتحت نہیں بلکہ فضل کے تحت ہیں؟ہرگز نہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ جس کی فرمانبرداری کے لیے تم اپنے آپ کو خادم پیش کرتے ہو، تم اس کے بندے ہو جس کی اطاعت کرتے ہو، یا تو گناہ کے موت تک۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ تم نے گناہ کے بندے ہو کر دل سے اُس نظریے کی اطاعت کی جس کے حوالے سے تمہیں پہنچایا گیا تھا۔" رومیوں 6:11-17۔

Machine Translated by Google

اس اقتباس میں پال کچھ اعمال پیش کرتا ہے جو مسیحی زندگی میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں: "غور کریں"، "موجود"،
"دل سے اطاعت کریں"۔ ان سب کا تعلق ہماری ذاتی پسند سے ہے۔
یہ ہم پر منحصر ہے کہ "اس بات پر غور کریں کہ ہم اب ان گناہوں پر عمل نہیں کر رہے ہیں جو ہم کرتے تھے"؛ "اپنے آپ کو خدا کے سامنے پیش کریں، دعا میں، رہنمائی کے لیے دعا کریں کہ اس کی مرضی کیا ہے اور اس پر عمل کرنے کی طاقت" اور "اس کے کلام کو دل سے مانیں"، یعنی اسے خلوص کے ساتھ قبول کریں اور اپنی مرضی اس کے سپرد کریں۔ رسول اس طریقہ کار کے نتیجے کی اطلاع دیتے ہوئے ہمیں یہ یقین دلاتا ہے کہ ہماری دعائیں سنی جائیں گی: "تم پر گناہ کا غلبہ نہیں ہو گا"۔ یہ مکمل آزادی کا وعدہ ہے، جو ہماری پسند پر مشروط ہے۔ جو چاہے گا اسے طاقت ملے گی۔ مسیح کی طرف سے دی گئی روح اور آزاد ہو گی۔

قابل ذکر یہ اظہار ہے: "گناہ کا تم پر غلبہ نہیں ہوگا، کیونکہ تم قانون کے تحت نہیں، بلکہ فضل کے تحت ہو"۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ جن لوگوں نے اس کی زندگی میں خدا کا فضل حاصل کیا ہے ان کا تجربہ گناہ پر فتح ہے، یعنی، دس احکام کی اطاعت اگر کوئی اپنے آپ کو عیسائی کہتا ہے لیکن اس تجربے کو نہیں جیتا تو وہ اپنے آپ کو دھوکہ دے رہا ہے اور اس کی جنت کی امید بیکار ہے۔ یوحنا رسول نے واضح طور پر کہا: "اور اس سے ہم جانتے ہیں کہ ہم اسے جانتے ہیں: اگر اس کے احکام کو برقرار رکھیں۔ جو کہتا ہے کہ میں اسے جانتا ہوں اور اس کے احکام پر عمل نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے اور اس میں سچائی نہیں ہے۔ لیکن جو کوئی اُس کے کلام پر عمل کرتا ہے، اُس میں خدا کی محبت واقعی کامل ہوتی ہے۔ اس سے ہم جانتے ہیں کہ ہم اس میں ہیں۔

جو کہتا ہے کہ وہ اُس میں قائم ہے اُسے بھی چلنا چاہیے جیسا کہ وہ چل رہا تھا'' 1یوحنا 2:3-6۔یہ نظریہ کہ خُدا کا فضل انسان کو قانون کی پاسداری سے مستثنیٰ رکھتا ہے، جس کا دعویٰ مسیحی دنیا میں وسیع پیمانے پر کیا جاتا ہے، حقیقت سے اتنا ہی دور ہے جتنا آسمان زمین سے ہے۔ "چھوٹے بچو، کوئی تمہیں دھوکہ نہ دے، جو راستبازی کرتا ہے وہ راستباز ہے، جیسا کہ وہ راستباز ہے۔ جو گناہ کرتا ہے وہ شیطان کا ہے؛ کیونکہ شیطان شروع سے گناہ کرتا ہے۔ اس مقصد کے لیے خدا کے بیٹے نے اپنے آپ کو ظاہر کیا: شیطان کے کاموں کو ختم کرنے کے لیے
جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے وہ گناہ نہیں کرتا۔ کیونکہ اُس کی نسل اُس میں رہتی ہے۔ اور وہ گناہ نہیں کر سکتا، کیونکہ وہ خدا سے پیدا ہوا ہے۔ اس میں خدا کے بچے اور شیطان کے بچے ظاہر ہیں۔
جو شخص راستبازی نہیں کرتا اور اپنے بھائی سے محبت نہیں کرتا وہ خدا کا نہیں ہے۔ 1یوحنا 3:7-10

"اور گناہ سے آزاد ہو کر، آپ راستبازی کے خادم بن گئے۔ میں آپ کے جسم کی کمزوری کی وجہ سے ایک آدمی کی طرح بولتا ہوں۔ کیونکہ جس طرح تم نے اپنے اعضا کو بدی کے بدلے گندگی اور شرارت کی خدمت کے لیے پیش کیا، اسی طرح اب اپنے اعضا کو تقدیس کے لیے راستبازی کی خدمت کے لیے پیش کرو۔ کیونکہ جب آپ گناہ کے بندے تھے، آپ راستبازی سے آزاد تھے۔ اور پھر آپ کو ان باتوں سے کیا پھل ملا جن سے آپ اب شرمندہ ہیں؟ کیونکہ ان کا انجام موت ہے۔ لیکن اب، گناہوں سے آزاد ہو کر اور خدا کے بندے بنائے گئے، آپ کے پاس تقدیس کے لیے اپنا پھل ہے، اور بالآخر ابدی زندگی۔ کیونکہ گناہ کی اجرت موت ہے، لیکن خدا کا تحفہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ذریعے ہمیشہ کی زندگی ہے۔ 6:18-23۔

Machine Translated by Google

نیکی کا خادم بننا گناہ کا خادم ہونے سے مختلف ہے۔ مسیح کے ساتھ رہنے سے پہلے، ہم نے غلاموں کے طور پر "گندگی اور بدکاری" کی خدمت کی۔ "ہر کوئی جو گناہ کرتا ہے وہ گناہ کا بندہ (غلام) ہے) یوحنا ۔8:34ہم اپنی مرضی کے مالک نہیں تھے۔ لیکن اس پر غلبہ. تاہم، ایک بار مسیح کی روح سے آزاد اور مضبوط ہو جانے کے بعد، ہم اپنی مرضی کے مالک بن جاتے ہیں اور اس پر غلبہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم خدا کی فرمانبرداری کا انتخاب کرتے ہیں حالانکہ یہ ہمارے فطری رجحان کے خلاف ہے، اور ہم اس کے کاموں کو مؤثر طریقے سے انجام دینے کے قابل ہیں۔ ہم انصاف پر عمل کرتے ہیں، دس احکام کی اطاعت کرتے ہیں (زبور ۔(119:172اور اس طرح ہم کی موجودگی میں تقدس میں چلتے ہیں

خدا

"جب تم گناہ کے بندے تھے، تم راستبازی سے آزاد تھے۔" متن میں یہ اظہار الٹی استدلال پیش کرتا ہے۔ ہم عام طور پر لفظ "آزاد" کو غلام کے مخالف کے طور پر جوڑتے ہیں۔ لیکن اس معاملے میں رسول اسے مختلف طریقے سے استعمال کرتا ہے۔ وہ دلیل دیتا ہے کہ جو بھی غلام ہے وہ "انصاف سے آزاد" ہے۔ اظہار کا معنی مستثنیٰ ہونا، یا بغیر۔ جو کوئی گناہ کی خدمت کرتا ہے اس کے اندر کوئی نیکی (اطاعت) نہیں ہے، کیونکہ وہ اس پر عمل نہیں کرتا۔

اس حالت میں ہونے سے، آپ کا انجام موت ہو گا، جیسا کہ "گناہ کی اجرت موت ہے"۔ "لیکن اب، گناہوں سے آزاد ہو کر اور خدا کے بندے بنائے جانے کے بعد، آپ کو پاکیزگی اور آخرکار ابدی زندگی کے لیے آپ کا پھل ہے۔ کیونکہ گناہ کی اجرت موت ہے، لیکن خدا کا تحفہ ابدی زندگی ہے، یسوع مسیح، ہمارے رب۔ "

رومیوں 7

"بھائیو، کیا تم نہیں جانتے (کیونکہ میں شریعت کے جاننے والوں سے بات کرتا ہوں) کہ جب تک مرد زندہ رہتا ہے شریعت اس پر حکومت کرتی ہے؟ عورت جو اپنے شوہر کی جب تک زندہ رہتی ہے، اس کی پابند ہے۔ لیکن جب اس کا شوہر مر جاتا ہے تو وہ اپنے شوہر کے قانون سے آزاد ہے، اس لیے اگر اس کا شوہر زندہ ہے تو وہ زانیہ کہلائے گی اگر وہ دوسرے شوہر کی ہو، لیکن جب اس کا شوہر مر جائے تو وہ اس سے آزاد ہے۔ شریعت کے مطابق، اور اگر وہ دوسرے شوہر سے تعلق رکھتی ہے تو وہ زانیہ نہیں ہو گی۔ پس اے میرے بھائیو، آپ بھی مسیح کے جسم کے وسیلہ سے شریعت کے لیے مردہ ہیں، تاکہ آپ کسی اور کے ہو، اُس کے جس سے جی اُٹھا۔ مردہ، تاکہ ہم خُدا کے لیے پھل پیدا کریں۔ رومیوں ۔7:1-3

پولس یہاں ایک دلیل پیش کرتا ہے جسے وہ شخص سمجھ سکتا ہے جو دس احکام کی شریعت کو جانتا ہے۔ اسی لیے وہ کہتا ہے: ”میں ان لوگوں سے بات کرتا ہوں جو شریعت کو جانتے ہیں“۔ اس کا ساتواں حکم شادی سے متعلق ہے: ”تم زنا نہ کرو“ (خروج ۔(20:14شادی کی تقریب کے اختتام پر، یہ سننا عام تھا: "میں آپ کو شوہر اور بیوی کا اعلان کرتا ہوں جب تک کہ آپ موت سے جدا نہ ہو جائیں"۔ اس جملے میں ہمارے پاس ہے۔

Machine Translated by Google

حکم کے ذریعہ خدا کے ارادے کا اظہار کرتا ہے۔ زنا کی رعایت کے ساتھ، کسی چیز سے شادی کی نذر کو تحلیل نہیں کرنا چاہیے۔

یہ کہا جا سکتا ہے کہ قانون دولہا اور دلہن کو وفاداری کی قسموں سے "پابند" کرتا ہے جب تک کہ وہ دونوں زندہ رہیں۔ متن سے: "وہ عورت جو اپنے شوہر کی تابع ہے، جب تک وہ زندہ ہے، قانون کے ذریعے اس کی پابند ہے۔ لیکن جب اس کا شوہر مر جاتا ہے تو وہ اپنے شوہر کے قانون سے آزاد ہے۔ لہٰذا، اگر اس کا شوہر زندہ ہے، تو وہ زانی کہلائے گی اگر وہ دوسرے شوہر سے تعلق رکھتی ہے۔ لیکن جب اس کا شوہر مر جاتا ہے تو وہ قانون سے آزاد ہے اس لیے اگر وہ کسی دوسرے شوہر سے تعلق رکھتی ہے تو وہ زانیہ نہیں ہوگی۔ یہی ہماری روحانی زندگیوں پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ پولس کے بھائی اور ہم ایماندار شوہر سے شادی کے قانون کے پابند تھے، جس کا ذکر آیت 3 تک نہیں کیا گیا۔

مزید یہ کہ یہ شوہر گوشت یا ہماری "خود غرضی" ہے، جس کی وجہ سے ہم اس کے خلاف گناہ کرتے ہیں۔

خدا یہ ہم بعد میں دیکھیں گے۔

چونکہ شادی تب ہی ٹوٹتی ہے جب میاں بیوی میں سے کوئی ایک مر جاتا ہے، ہمیں اس پہلے اتحاد کو توڑنے اور ایک نیا بنانے کے لیے مرنا پڑا۔ ”کیونکہ جو مر گیا ہے وہ گناہ سے راستباز ٹھہرایا گیا ہے“ (رومیوں ۔(6:7

”پس، میرے بھائیو، آپ بھی مسیح کے جسم کے ذریعے شریعت کے لیے مردہ ہیں، تاکہ آپ بن سکیں دوسری طرف، اُس کی طرف سے جو مُردوں میں سے جی اُٹھا، تاکہ ہم خُدا کے لیے پھل لائیں''۔

7:4

ہم ایک اور شوہر بن جاتے ہیں، "اُس کی طرف سے جو مُردوں میں سے جی اُٹھا" -یسوع مسیح۔ اگلی آیت میں، پولس ظاہر کرتا ہے کہ اس کا پہلا شوہر کون تھا، اور اس کی وضاحت کرتا ہے کہ وہ کیا وضاحت کرنا چاہتا ہے:

”کیونکہ جب ہم جسم میں تھے تو گناہ کے جذبات، جو شریعت کے ذریعے ہوتے ہیں، ہمارے اعضاء میں موت کے لیے پھل لانے کے لیے کام کرتے تھے۔“ روم 7:5

سابقہ شوہر "گوشت" تھا۔ اپنے بازوؤں، پیٹ اور ٹانگوں کو دیکھو: وہ گوشت سے بنے ہیں۔ یہ ہماری "خود غرضی" کی نمائندگی کرتا ہے۔ پولس نے "جسمانی کام کرنے" کے الفاظ میں "خود" کو خوش کرنے کے رویے کو بیان کیا۔ اُس نے گلتیوں کو لکھا: ”جسم کے کام ہیں... حرامکاری، نجاست، لُو، بت پرستی، جادو، دشمنی، جھگڑا، تقلید، غضب، لڑائی، جھگڑا، بدعت، حسد، قتل، شرابی، پیٹو۔ ۔(5:20، 21 اس شادی کی بیوی ہمارا دماغ ہے، جیسا کہ چند آیات بعد میں ظاہر ہوتا ہے: "بطور باطن، میں خدا کے قانون سے خوش ہوں۔ لیکن میں اپنے ارکان میں ایک اور قانون دیکھتا ہوں جو میرے دماغ کے قانون کے خلاف جنگ کرتا ہے* اور مجھے گناہ کے قانون کے تحت باندھتا ہے جو میرے اعضاء میں ہے۔ روم ۔7:22، 23 اس سے پہلے کہ ہم سچائی کو جان سکیں، ہمارے ذہن ”خود“ سے جڑے ہوئے تھے، جو ہماری خودغرضی کے غلام تھے۔

پولس اس کو اصطلاح سے واضح کرتا ہے – ”گناہوں کے جذبے“۔

Machine Translated by Google

جذبہ -وہ جلتا ہوا لیکن غیر معقول احساس -وہی ہے جو بہت سے لوگوں کو شادی کی قربان گاہ کی طرف لے جاتا ہے۔ پال کہتے ہیں کہ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارے اور ہماری خود غرضی کے درمیان ایک قسم کی شادی تھی ۔ اور شادی قانون کے تحت اس کے حکم میں ہے: "تم زنا نہ کرو۔"

وہ یہ ظاہر کرنے کے لیے قانون کا حوالہ دیتا ہے کہ ہمارے لیے خود کو اپنی خود غرضی سے الگ کرنا ممکن نہیں تھا۔ لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں تھا۔ کوئی اندرونی تنازعہ نہیں تھا۔ دن بہ دن ہم نے اپنی مرضی پوری کرنے کی کوشش کی جیسے یہ زندگی اور خوشی کا آئیڈیل ہو۔ ہمارا دماغ اور ہمارا "خود" تھا۔

ایک جوڑے کی طرح جو ایک جیسے برے احساسات کا اشتراک کرتے ہیں -وہ ساتھی تھے۔

ہمارے اندر جو شادی تھی اس کا انجام خوشگوار نہیں ہوا، لیکن اس میں ہم آہنگی پھر بھی تھی، جیسا کہ ہم دونوں کو پسند تھا کہ کیا غلط تھا۔ اس طرح، ہم نے روز بروز اپنے برے کاموں، اپنے گناہوں میں اضافہ کیا، اور موت کے راستے پر چل پڑے، کیونکہ ”گناہ شریعت کی خلاف ورزی ہے“ اور ”گناہ کی اجرت موت ہے*“ (1 یوحنا ؛3:4رومی. ۔(6:23پولُس نے اِن سب باتوں کو اِن الفاظ میں بیان کِیا: ”گناہ کی آرزوئیں، جو شریعت کے مطابق ہیں، ہمارے اعضاء میں موت کا پھل لاتے ہیں۔

*نظر ثانی شدہ اور تازہ ترین المیڈا ترجمہ

"لیکن اب ہم شریعت سے آزاد ہیں، کیونکہ ہم اس کے لیے مر گئے ہیں جس میں ہم قید تھے۔ تاکہ ہم روح کے نئے پن میں خدمت کریں، نہ کہ حرف کی پرانی حالت میں۔" رومیوں۔ ۔7:6

خدا کے قانون کے مطابق، زنا کے معاملات کے استثناء کے ساتھ (جن کی رومیوں 7کی دلیل میں تحقیق نہیں کی گئی ہے) شوہر اور بیوی کے درمیان اتحاد صرف میاں بیوی میں سے کسی ایک کی موت سے ٹوٹ سکتا ہے۔ اس تصور کا استعمال کرتے ہوئے، پال ظاہر کرتا ہے کہ "خود" کے ساتھ ہمارا اتحاد توڑنا ممکن ہے، صرف اس سے مرنے سے۔ پھر ذہن، جو اس وقت تک اپنی خود غرضی کا اسیر تھا، مسیح، نئے شوہر کے تابع ہو جاتا ہے، خدا کی خدمت کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اور جو کوئی خُدا کی خدمت کرتا ہے وہ دس احکام کی شریعت کو مانتا ہے۔ "گناہ قانون کی خلاف ورزی ہے"؛ ”لیکن اب گناہ سے آزاد ہو کر اور خُدا کے بندے بنائے جانے کے بعد، آپ کو پاکیزگی اور آخرکار ہمیشہ کی زندگی کے لیے اپنا پھل ملا ہے“ (1 جان ؛3:4رومیوں ۔(6:22جو شخص گناہ سے آزاد ہو کر خدا کا بندہ بناتا ہے وہ فرمانبردار ہو جاتا ہے۔ یہ کہنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ وہ شخص اب "دوسری روح" کا مظاہرہ کرتا ہے۔ یہ ایک ایسا اظہار ہے جسے ہم اکثر استعمال کرتے ہیں جب ہم کسی کے رویے میں واضح فرق محسوس کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں: "فلاں کو دیکھا؟ وہ گھبرایا ہوا تھا، پرتشدد تھا... اب وہ بہت مختلف، پرسکون، خوش مزاج ہے... اس کی روح الگ ہے!" یہ وہی ہے جو اصطلاح "آئیے ہم نئے جذبے کے ساتھ خدمت کریں" کا مطلب ہے۔ یہ تبدیلی ہمارے دلوں میں خدا کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ ہم اس کی وضاحت نہیں کر سکتے کہ یہ کیسے ہوتا ہے۔ لیکن ہر مومن جانتا ہے کہ ایسا ہوتا ہے، کیونکہ اس نے اس کا تجربہ کیا ہے۔

نئے تجربے کی اطلاع دیتے ہوئے پال کہتا ہے کہ ہم خُدا کی خدمت کرتے ہیں "خط کے پرانے زمانے میں نہیں"۔

چونکہ ہم اپنی پہلی شادی کے لیے مر گئے، اس لیے جو قانون اس پر حکومت کرتا تھا وہ ہمارے لیے "پرانا" ہو گیا، یہ قانون ہے۔

Machine Translated by Google

جس نے ہمیں پرانی (یا پرانی) شادی سے جوڑ دیا۔ دوسرے طریقے سے وضاحت کی گئی، اظہار کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی پہلی شادی سے بندھے ہوئے خدا کی خدمت کرنے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں۔ شادی "جب تک موت ہم سے جدا نہیں ہو جاتی" تھی۔ ہمارے مرنے کے بعد شادی کا قانون ہم پر لاگو نہیں ہوتا۔ یہ ہمارے ماضی کا حصہ ہے -حال کا نہیں۔

قابل غور بات یہ ہے کہ صرف اس لحاظ سے حکم کا خط پرانا ہو گیا ہے۔ اور کسی اور میں نہیں۔ ایسے لوگ ہیں جو متن کے معنی کو بگاڑتے ہیں، اپنے آپ کو خدا کے احکام پر عمل نہ کرنے کا جواز پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ وہ "بوڑھے" ہیں۔ لیکن وہ ایسا نہیں کہتا۔ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ، نئی شادی میں، ہم خُدا کے بندوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں، اُس کے احکام کے تابع ہوتے ہیں۔
اور یوحنا رسول مزید کہتا ہے: ”جو کہتا ہے کہ میں اُسے جانتا ہوں اور اُس کے احکام پر عمل نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے اور اُس میں سچائی نہیں“ (1 یوحنا -2:4(اور، جو کچھ اس نے لکھا ہے اس کی غلط تشریح کی گنجائش دینے سے بچنے کے لیے، پال اگلی آیت میں وضاحت کرتا ہے:

"تو پھر ہم کیا کہیں؟ کیا قانون گناہ ہے؟ بالکل نہیں! لیکن میں نے گناہ کو شریعت کے بغیر نہیں جانا۔ کیونکہ میں ہوس کو نہ جانتا، اگر شریعت نہ کہتی کہ تم لالچ نہ کرو۔ لیکن گناہ نے حکم کے مطابق موقع پا کر مجھ میں تمام خواہشات کو جنم دیا۔

شریعت کے بغیر، گناہ مردہ تھا" رومی۔ 8 ،7:7

مسئلہ شادی کے قانون کا نہیں تھا۔ مسئلہ خود "میں" تھا، جسے اوپر کے متن میں "گناہ" کہا جاتا ہے -وہ کہانی میں برا تھا -برا شوہر۔ اس حقیقت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہ ہمارا دماغ اس سے "شادی شدہ" تھا، اس نے اسے اپنی تمام خواہشات پوری کرنے پر آمادہ کیا۔ اور، جب کہ ہم خُدا کے قانون سے روشناس نہیں تھے، ہم نے ضمیر کی تکلیف کے بغیر، وہ کیا جو وہ چاہتا تھا۔ دوسرے لفظوں میں، ہم نے اپنے آپ کو خوش کیا اور ملامت محسوس نہیں کی، کیونکہ ہم نے اپنی لاعلمی میں ایسا کیا۔ یہ الفاظ کا مفہوم ہے: ”کیونکہ شریعت کے بغیر گناہ مر گیا“۔

ہمارے لیے اس میں کوئی نقصان یا گناہ نہیں تھا۔ ہم نے کتنی بار ایسے لوگوں کو سنا ہے جو ایک ہی پوزیشن پر ہیں: اس میں کیا غلط ہے؟ ایسا کرنے کے بارے میں مزید کیا ہے؟ ہم نے ایسا کرنے کی مذمت نہیں کی جو ہمیں نہیں معلوم تھا کہ غلط تھا۔ اسی لیے بائبل کہتی ہے کہ ”خدا جاہلیت کے زمانے پر غور نہیں کرتا “ اعمال -17:30

تفہیم کی سہولت کے لیے، ہم پاؤلو کی طرف سے کیے گئے موازنہ کی ایک مثال پیش کرتے ہیں،
ذیل میں:

Machine Translated by Google

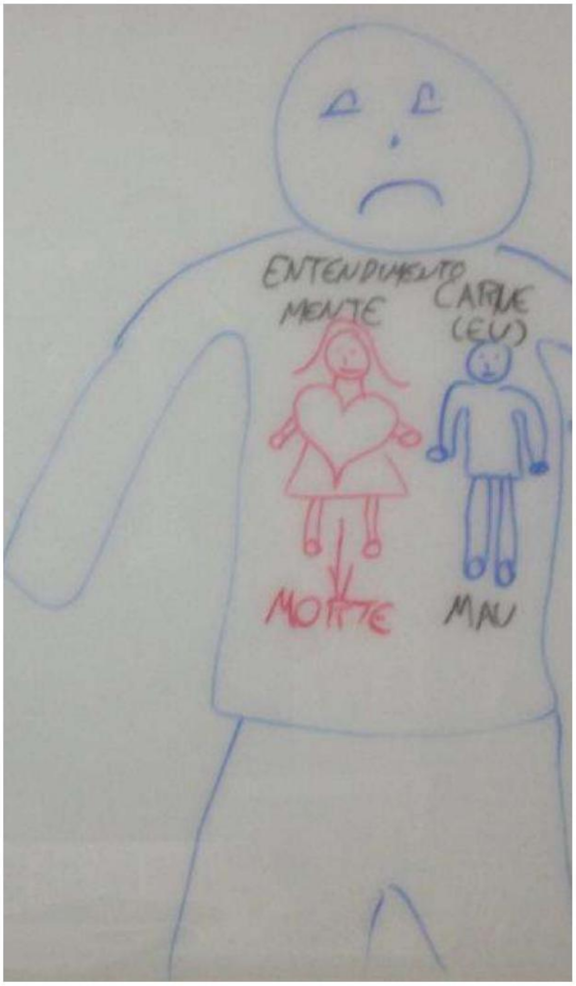

بیوی اور شوہر، دماغ اور جسم، ہمارے اندر ہیں۔ رومیوں کے باب 7میں، پال نے اس شادی کو دو مرحلوں میں پیش کیا ہے: پہلا، جس میں بیوی اور شوہر ہم آہنگی میں ہیں -ہمارا ذہن صرف اپنے آپ کو خوش کرنے میں مصروف ہے۔ اور دوسرا، جس میں وہ خدا کے قانون کے بارے میں روشن خیال ہے، ایک عیسائی کی طرح مختلف طریقے سے کام کرنا چاہتی ہے، لیکن خود کو اپنے شوہر کی غلامی میں پاتی ہے۔ پہلی کے بارے میں، وہ کہتا ہے: ”جب ہم جسم میں تھے تو گناہ کے جذبات جو شریعت کے مطابق ہیں، ہمارے اعضاء میں موت کے لیے پھل لانے کے لیے کام کرتے تھے۔ جب تک ہم کچھ بہتر نہیں جانتے، ہمارا کوئی اندرونی تنازعہ نہیں ہے۔ ہمیں اس طرح کا برتاؤ کرنا اتنا فطری لگتا ہے کہ جب ہم کسی ایسے شخص کے بارے میں سنتے ہیں جو واقعی بے لوث ہے، تو ہم اسے "بے وقوف" کہہ کر مسترد کر دیتے ہیں۔

ایسا ہوتا ہے کہ، زندگی کے کسی لمحے، خدا ہمیں اپنی مرضی کے علم سے روشن کرتا ہے۔
پھر دوسرا مرحلہ شروع ہوتا ہے۔ جو صحیح ہے اس کا قائل، لیکن پھر بھی یسوع کی طاقت کے بغیر جو ہمیں صحیح ہے کرنے کے قابل بناتا ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ ہم گنہگار ہیں، اور گناہ کی اجرت موت ہے، لیکن ہم راستہ بدلنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ قائل ہاں؛ لیکن ابھی تک تبدیل نہیں ہوا.

Machine Translated by Google

تبدیلی کا مطلب ہے راستہ، سمت بدلنا۔ جب تک ایسا نہیں ہوتا، اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ ہم نے تبدیل کیا ہے۔ جب کہ ہم صرف اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ہم اسی غلط سمت پر چلتے ہیں، جو موت کی طرف جاتا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے ہم اس سے بے ہوش تھے، اور اب ہم جانتے ہیں کہ ہم کہاں جا رہے ہیں۔ یہ پولس کے ساتھ بھی ہوا، اس کے تبدیل ہونے سے پہلے۔

"میں، ایک وقت میں، شریعت کے بغیر جیتا تھا، لیکن جب حکم آیا، گناہ زندہ ہو گیا، اور میں مر گیا۔ اور جو حکم زندگی کے لیے تھا، میں نے سوچا کہ میرے لیے مرنا ہے۔ روم ۔7:9

خدا کے احکام انسان کو مارنے کے لیے نہیں بنائے گئے تھے۔ یسوع نے کہا، ”میں جانتا ہوں کہ اُس کا حکم ہمیشہ کی زندگی ہے“ (یوحنا ۔(12:49اور خُدا نے موسیٰ کے ذریعے کہا: ”تم میرے آئین اور میرے احکام کو مانو۔ جو، اُن کو کرنے سے، آدمی اُن کے ساتھ زندہ رہے گا" (لیوی ۔(18:5

اصل میں، انہوں نے انسان کو زندگی کی راہ پر گامزن رکھا۔ جب آدم کو بغیر گناہ کے پیدا کیا گیا تھا، تو وہ غلط کرنے کی کوئی خواہش نہیں رکھتا تھا۔ اس کا دل خدا کی محبت سے لبریز تھا۔ بس اس بات کی ضرورت تھی کہ باپ حکم کو پیش کرے اور وہ خوش دلی اور نیک خواہش کے ساتھ،

اطاعت کی جب اس نے ممنوعہ پھل کھایا تو سب کچھ بدل گیا۔ پھر وفاداری خوف اور بغاوت میں بدل گئی۔ خدا کی مداخلت کے بغیر، وہ کبھی بھی اپنی سابقہ وفاداری پر واپس نہیں آ سکے گا۔

اب، جب وہ اُن احکام کو دیکھتا ہے جو اُس کی مرضی کا اظہار کرتے ہیں اور خود کو اُن کی تعمیل کرنے کے لیے بے بس پاتے ہیں، تو وہ دیکھتا ہے کہ اُس کی مذمت جائز ہے۔ وہ احکامات جن کی تعمیل کرنے میں آدم خوشی محسوس کرتا تھا، اس کے زوال سے پہلے، جرم اور مذمت کے جذبات کا سبب بن گیا -موت کی سزا کی یادیں۔ پولس اس حالت میں تھا جب وہ لفظی طور پر اپنے گھوڑے سے گرا اور دیکھا کہ وہ یسوع کو ستا رہا ہے۔ اس نے اس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا: "اور وہ حکم جو زندگی کے لیے تھا، میں نے سوچا کہ میرے لیے مرنا ہے"۔

”گناہ کے لیے، حکم کے ذریعے موقع پا کر، مجھے دھوکہ دیا اور اس کے ذریعے مجھے مار ڈالا۔ اس طرح قانون مقدس ہے۔ اور حکم مقدس، منصفانہ اور اچھا ہے۔ روم 12 ،7:11

مندرجہ بالا آیات گزشتہ آیات کی تعلیمات کی پیروی کرتی ہیں۔ "گناہ" سابقہ شوہر ہے۔ ایک بار اس سے شادی کی، جب کہ ہم قانون کو نہیں جانتے تھے، ہم نے اس کی مرضی پوری کی اور ہمارے ضمیر نے ہمیں مجرم نہیں ٹھہرایا۔ ہم غلط کر رہے تھے، لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں تھا -ہم جہالت سے کام کر رہے تھے۔ ہم سے غلطی ہو گئی، یہ جانے بغیر۔ ہماری صورتِ حال کو ایک ایسی عورت سے تشبیہ دی گئی ہے جو اس کے شرابی شوہر کے فریب میں آ جاتی ہے۔ وہ ہمیشہ اسے پینے کی دعوت دیتا تھا۔ اس نے اسے پسند کیا اور سوچا کہ وہ ایک اچھا ساتھی ہے، جو ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا تھا اور اس کی موجودگی پر اصرار کرتا تھا۔ وہ اس کی طرف سے ہمیشہ مدعو کیے جانے کے لیے قابل قدر محسوس کرتی تھی۔ لہٰذا جب ہم اپنے آپ کو خوش کرتے تھے تو ہم نے بھی قدر محسوس کی۔ کتنے لوگ، کسی غلط کام کا جواز پیش کرنے کے لیے، یہ نہیں کہتے: "مجھے یہ کرنا ہے -آخر میں، میں خدا کا بچہ ہوں! میں بھی اس کا مستحق ہوں!" تاہم، بعد میں، اس خاتون کو پتہ چلا کہ شراب اس کی صحت کو نقصان پہنچا رہی ہے. وہ ایک ایسی لت میں پڑ گئی تھی جس سے وہ بچ نہیں سکتی تھی۔

Machine Translated by Google

چھٹکارا جب اسے معلوم ہوا تو وہ پہلے سے ہی ایک شرابی تھی، جگر کے سیروسس کے ساتھ، بستر مرگ پر تھی۔ صرف ایک معجزہ ہی اسے بچا سکتا تھا۔ روحانی لحاظ سے بھی یہی معاملہ ہے۔ جب ہم خُدا کے قانون کو جانتے ہیں ، تو ہمیں احساس ہوتا ہے کہ ہم "خود" کو خوش کرنے کے لیے گناہ کے راستے پر چل پڑے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس اندرونی "شوہر" نے ہمیں دھوکہ دیا اب ہمیں موت کی سزا دی گئی ہے۔ پولس کے الفاظ میں: ”کیونکہ گناہ نے موقع پا کر حکم کے ذریعے مجھے دھوکہ دیا اور مجھے مار ڈالا۔“

ایک بار جب یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اس کہانی میں گناہ کا الزام ہے، خدا کا قانون جائز ہے۔
مسئلہ اُس کا نہیں ہے، لیکن یہ ہے کہ ہمیں اُس سے تجاوز کرنے پر کس نے مجبور کیا۔ یہ ثابت ہے کہ اس میں کوئی عیب نہیں تھا - اس لیے یہ سمجھنے کی کوئی وجہ نہیں کہ یہ ہمیں زندگی کا راستہ سکھانے کے لیے "پرانا" ہو گیا ہے۔ لہذا مندرجہ ذیل دلیل:

"تو کیا میں موت کے وقت اچھا ہو گیا ہوں؟ بالکل نہیں! لیکن گناہ نے، تاکہ گناہ ظاہر ہو، میرے اندر نیکی کے لیے موت ڈالی، تاکہ حکم سے گناہ حد سے زیادہ بُرا ہو جائے۔“ رومیوں۔ 7:13

اس مقام پر، میں سمجھتا ہوں کہ آیت میں بنائے گئے قانون کے ہر حوالہ کے آگے، یہ کس صورت حال کی طرف اشارہ کرتی ہے، صرف رکھنے سے آپ کو اس کا مطلب سمجھنے میں مدد ملے گی۔ دیکھیں: "تو، کیا نیکی (دس احکام کا قانون) موت میں میری ہو گئی ؟ بالکل نہیں! لیکن گناہ (سابقہ شوہر) نے، تاکہ وہ اپنے آپ کو گناہ ظاہر کرے (وہ اپنے آپ کو برائی ظاہر کرے) نے مجھ میں نیکی کے لیے موت ڈالی (شادی کے قانون کی وجہ سے، جس نے ہمیں اس سے جوڑ دیا)۔ کہ حکم سے (جب ہم خدا کے قانون کو جان لیں گے) گناہ حد سے زیادہ برے ہو جائیں گے (ہم دیکھیں گے کہ ہم 'خود' کو مطمئن کرنے میں کتنے غلط تھے)۔

دوسرے لفظوں میں: قانون، جو اصل میں خدا کی طرف سے زندگی کے لیے وضع کیا گیا تھا، تاکہ آدم اور اس کی اولاد اس کی فرمانبرداری سے زندگی گزاریں، اچانک ہمیں قتل کرنے کا آلہ نہیں بن گیا۔ جس نے ہمیں مذمت کی حالت میں ڈالا وہ بوڑھا شوہر تھا، "میں"۔ جب ہم اپنی لاعلمی میں تھے، اس نے ہمارے ذہنوں کو خود غرضی سے کام کرنے پر آمادہ کیا۔

شادی کے قانون کے ذریعے، جس نے ہمیں اس کے ساتھ جوڑ دیا، اس نے ہمیں اس کی تسکین کے لیے گناہوں کے ارتکاب کی طرف راغب کیا -اور گناہ کی اجرت موت ہے (رومیوں -6:23(پال کے الفاظ میں: "اچھے کے لیے" -شادی کا قانون، جو بذات خود اچھا ہے اور خاندان کو زنا کے نتیجے میں ہونے والی برائیوں سے محفوظ رکھتا ہے، "موت"۔ دوسرے لفظوں میں، اس قانون کے ذریعے ہم نے خود کو اپنی "خود غرضی" اور اس کے ساتھ موت کی سزا کے ساتھ متحد پایا۔

لیکن خدا اس طرح کام کرتا ہے کہ تمام لعنتوں کو برکتوں میں بدل دے۔ یہ ہماری زندگی کے بدترین تجربات کو بھی ابدی زندگی کے راستے پر لے جانے کے لیے بطور اوزار استعمال کرتا ہے۔ یہ حقیقت کہ ہم نے اپنی خود غرضی (سابقہ شوہر) کے اثر کی وجہ سے گناہ کی گہرائیوں تک رسائی حاصل کی، جب قانون ہمارے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے ہماری نظروں میں انصاف اور تقدس کو مزید نمایاں کیا۔ ایک قاتل اس حکم کا وزن محسوس کرتا ہے "آپ کو قتل نہیں کرنا" عام شہری سے کہیں زیادہ ہے (سابقہ -20:13(ٹی وی کی خبروں پر، جب کیمرہ اس کی طرف اشارہ کرتا ہے، تو یہ تیزی سے نیچے آ جاتا ہے۔

Machine Translated by Google

سربراہ. یہ ایک واضح اعتراف جرم ہے۔ مشہور کہاوت ہے: "جسے نہیں کرنا چاہیے، وہ نہیں ڈرتا"۔ بائبل کے تقابل کی طرف لوٹتے ہوئے، ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ، ہماری پچھلی خوفناک شادی کی وجہ سے، جب ہم روشن خیال ہوئے تو ہم نے خود کو خدا کے قانون کے سامنے بہت قصوروار پایا۔ ہم گناہ کو خدا کے نقطہ نظر سے دیکھ سکتے ہیں ۔ ہمارا گناہ، ہماری نظروں میں، ”انتہائی بُرا“ بن گیا ہے۔

کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ شریعت روحانی ہے۔ لیکن میں جسمانی ہوں، گناہ کے نیچے بیچا گیا ہوں۔ میں جو کرتا ہوں اس کے لیے مجھے منظور نہیں، جو میں چاہتا ہوں اس کے لیے میں نہیں کرتا۔ لیکن جس سے میں نفرت کرتا ہوں، وہ کرتا ہوں۔ اور اگر میں وہ کرتا ہوں جو میں نہیں چاہتا، تو میں قانون سے اتفاق کرتا ہوں، جو کہ اچھا ہے۔" روم 7:14-16

جب ہم خُدا کی مرضی، اُس کے قانون سے واقف ہو جاتے ہیں، اور اُس کی اطاعت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہم خود اُسے پورا کرنے سے قاصر ہیں۔ ہمارا دماغ، جو صحیح ہے وہ کرنا چاہتا ہے ، خود کو "خود غرضی"، ایک آمرانہ اور منحوس شوہر، اپنی مرضی کے مطابق کرنے پر مجبور پاتا ہے۔
یہ شوہر برا ہے۔ اُس کی مرضی، ''جسم کے کام ہیں... حرامکاری، ناپاکی، لُو، بت پرستی'' (گلتیوں 5:20، 21) وغیرہ۔ یہ مثال ہر اس شخص کا احاطہ کرتی ہے جو دنیا میں آتا ہے۔ جب سے ہم پیدا ہوئے ہیں، ہمارا ذہن ہماری "خود" سے شادی شدہ ہے۔ ہم مدد نہیں کر سکتے لیکن اپنے مفاد میں کام کر سکتے ہیں۔ ہم نیکی کرنے کی خواہش بھی کر سکتے ہیں، لیکن دوسروں کی طرف سے ہماری بہترین کوششیں کسی نہ کسی طریقے سے "خود" کو خوش کرنے کی خواہشات سے بھری ہوئی ہیں۔ اسے کہتے ہیں "دوسری نیت کے ساتھ نیکی کرنا"، دیکھا جانا، دوسروں کو اچھا سمجھنا، حیثیت رکھنا وغیرہ۔ پولس نے یہاں بھی اس کا حوالہ دیا ہے، جب، جب یسوع نے رویا میں اسے ظاہر کیا، تو وہ اپنے گھوڑے سے گرا اور اپنے آپ کو ویسا ہی دیکھا جیسے وہ واقعی تھا۔ اسے یقین تھا کہ وہ گنہگار تھا؛ میں ماننا چاہتا تھا، لیکن میں نہیں کر سکا۔ اور یہ ہر اس شخص کی حالت ہے جس کو خدا کی مرضی کا علم ہے، لیکن اس نے مسیح کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالے ہیں۔

یہاں یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم وضاحت میں ایک چھوٹا سا قوسین بنائیں، دو طبقوں کے لوگوں کے معاملے پر تبصرہ کریں، جو اس کو سمجھے بغیر، خود کو متن میں بیان کردہ صورت حال سے ملتی جلتی حالت میں پاتے ہیں۔ پہلا وہ لوگ ہیں جو مذہب کا دعویٰ نہیں کرتے لیکن پھر بھی فخر کرتے ہیں کہ وہ عیسائیوں سے بہتر ہیں۔ تاہم، اُن کی گواہی کہ وہ جانتے ہیں کہ کیا صحیح ہے صرف اُنہیں خُدا کی نظر میں اطاعت کرنے کے لیے زیادہ ذمہ دار بناتا ہے۔ وہ وہ کرتے ہیں جو وہ خود منظور نہیں کرتے ہیں، لیکن عیسائیوں کو اسی طرح سے کام کرتے ہوئے دیکھ کر جائز ٹھہرتے ہیں۔ تاہم، یہ معاملہ ہے، انہیں مؤثر ثبوت فراہم کرنے کی ضرورت ہوگی کہ وہ، حقیقت میں، ان عیسائیوں سے بہتر ہیں جن کی وہ مذمت کرتے ہیں۔ اور سچی بات یہ ہے کہ جب وہ ایسی گواہی دینے کے لیے اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش کریں گے، تو جلد ہی انہیں احساس ہو جائے گا کہ وہ غلام ہیں، اسی صورتِ حال میں جو رومیوں 7 میں بیان کی گئی ہے ۔ مسیح کی مرضی - وہ خدا کے قانون کو نہیں مانتے۔ یہ سچائی کے قائل ہیں، لیکن وہ ابھی تک تبدیل نہیں ہوئے ہیں۔ انہیں فوری طور پر ایک معجزہ کی ضرورت ہے۔ تاہم وہ تبدیلی کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ وہ "چرچ سے تعلق رکھنے" کے ساتھ، اپنے پیشے سے مطمئن ہیں۔ وہ اپنے آپ کو جھوٹی امید کے ساتھ دھوکہ نہ دیں کہ "میں یقین کرتا ہوں" کہنا انہیں موت سے بچا لے گا۔ یسوع نے واضح کیا: ”ہر کوئی نہیں جو

Machine Translated by Google

کہتا ہے: اے رب! آسمان کی بادشاہی میں داخل ہو گا، لیکن جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ اس دن بہت سے لوگ مجھ سے کہیں گے: اے رب، رب، کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی؟ اور، آپ کے نام پر، ہم بدروحوں کو نہیں نکالتے؟ اور کیا ہم نے تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں کیے؟ اور پھر میں ان سے کھل کر کہوں گا: میں تمہیں کبھی نہیں جانتا تھا۔ تم جو بدکاری کرتے ہو مجھ سے دور ہو جاؤ۔" (متی ۔7:21-23)جب تک وہ خدا کے قانون کی فرمانبرداری کے کاموں کے ذریعے تبدیل نہیں ہوتے اور اس کی گواہی نہیں دیتے، وہ کبھی بھی مقدسین میں شمار نہیں ہوں گے۔ دونوں -غیر مسیحی جو اپنے آپ کو راستباز اور صرف نام کے عیسائی سمجھتے ہیں، ان میں ایک چیز مشترک ہے: وہ سچائی کو جانتے ہیں -اس لیے، وہ جو کچھ کرتے ہیں اسے منظور نہیں کرتے۔ اس طرح، وہ اتفاق کرتے ہیں یا، پولس کے الفاظ میں، رضامندی دیتے ہیں کہ قانون "اچھا" ہے۔ لیکن صرف نظریہ حق کا علم ہی انہیں ابدی زندگی کے لیے موزوں نہیں بناتا۔ صرف وہی جو مؤثر طریقے سے اس پر عمل کرتے ہیں جلال میں داخل ہونے اور خدا کے مقدس فرشتوں کے روحانی بھائی بن سکتے ہیں۔

آیت کی وضاحت کی طرف لوٹنا: اصطلاح "قانون روحانی ہے" کا مطلب ہے کہ یہ خدا کی مرضی کا اظہار ہے۔ "خدا روح ہے" (یوحنا ؛4:24)اور وہ تمام لوگ جو مذہب تبدیل کرتے ہیں، اس کے فرمانبردار ہوتے ہیں، "روحانی" کہلاتے ہیں، یعنی وہ اس کی مرضی کے مطابق ہیں۔ 1)پیٹر ۔2:5)پولس نے مسیح کی مرضی سیکھنے کا موازنہ ”روحانی لذت“ کھانے سے کیا۔

1)کور ۔10:3، 4)جسم سے شادی کرتے ہوئے، انسان کو "جسمانی" کہا جاتا ہے، ایک اصطلاح جو لفظ "گوشت" سے ماخوذ ہے۔ "گناہ کے نیچے بیچا گیا" کا اظہار اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ہم اپنی مرضی سے غلام بنائے گئے ہیں۔ اسی اظہار کا استعمال کرتے ہوئے، بائبل ایک اور جگہ کہتی ہے، کہ "اخیاب نے اپنے آپ کو وہ کام کرنے کے لیے بیچ دیا تھا جو خداوند کی نظر میں برا تھا، کیونکہ اس کی بیوی ایزبل نے اسے اکسایا تھا"۔
1)کنگز ۔21:25)ایک ایسی صورت حال جو اس مسئلے کو اچھی طرح سے واضح کرتی ہے وہ ہے نشے کے عادی کی۔ متفق ہیں کہ منشیات بری ہیں۔ کیا آپ اس عادت کو ختم کرنا چاہتے ہیں؟ لیکن، جب واپسی کا بحران آتا ہے، نشے کی لت سے "شکست" ہوتی ہے۔ اپنی غلطیوں کا قائل آدمی کو احساس ہوتا ہے کہ قانون خدا کی مرضی کی عکاسی کرتا ہے -"یہ روحانی ہے"، اور یہ اچھا ہے۔ لیکن وہ گناہ کے تحت بیچا جاتا ہے۔ پولس کے الفاظ میں: "میں جو کرتا ہوں اسے منظور نہیں، جو میں چاہتا ہوں وہ نہیں کرتا۔ لیکن جس سے میں نفرت کرتا ہوں، وہ کرتا ہوں۔ اور اگر میں وہ کرتا ہوں جو میں نہیں چاہتا، تو میں قانون سے اتفاق کرتا ہوں (یعنی میں متفق ہوں) جو کہ اچھا ہے۔

”پس اب یہ کرنے والا میں نہیں ہوں بلکہ گناہ جو مجھ میں بستا ہے“ رومیوں۔ 7:17

اوپر کی آیت موضوع کی وضاحت کا تسلسل ہے، اب بھی شادی کا موازنہ استعمال کر رہی ہے۔ پہلی ملاپ میں، ہماری خود غرضی وہ "شوہر" ہے جو گھر پر حکمرانی کرتا ہے۔ دماغ -عورت -خدا کی مرضی کے بارے میں روشن خیال، اس بات پر متفق ہے کہ احکام اچھے ہیں، بدلنا چاہتے ہیں، لیکن نہیں کر سکتے، شوہر اسے گرفتار کرتا ہے، کتنی عورتیں وہ کہتے ہیں: "میں چرچ جانا چاہوں گا، لیکن میرا شوہر مجھے اجازت نہیں دے گا۔" "یہ میں نہیں ہوں -وہ مجھے روک رہا ہے۔" اس طرح کام کرنے سے، شوہر خود کو، جزوی طور پر، اپنی بیوی کے قصوروار ٹھہراتا ہے۔ لیکن، ظاہر ہے، یہ عذر نہیں ہے، کیونکہ روحانی معاملات میں "ہر ایک خدا کو اپنا حساب دے گا" رومیوں .14:12کام میں، خرابیاں ہوتی ہیں

Machine Translated by Google

اس کا جواز پیش کیا جا سکتا ہے. لیکن آپ کبھی ادائیگی نہیں کرتے۔ میڈیکل سرٹیفکیٹ کے ساتھ غیر حاضری کا جواز پیش کرنے سے انتباہ موصول ہونے یا نوکری سے نکالے جانے سے بچایا جا سکتا ہے، لیکن یہ اس طرح ادا کرنے کا حق نہیں دے گا جیسے ملازم نے کام کیا ہو۔ روحانی زندگی میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اپنے دماغ کو واضح کرنے کے بعد، آدمی اطاعت کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن نہیں کر سکتا. آپ نے پہلے ہی خدا کی مرضی پوری کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے، لیکن آپ خود کو اپنی خود غرضی میں پھنسا ہوا پاتے ہیں۔ اس لیے پولس کے الفاظ، جیسا کہ عورت نے گرجہ گھر جانے سے روکا تھا: "اب یہ کرنے والا میں نہیں ہوں، بلکہ گناہ کرتا ہوں" شوہر، جو مجھ میں بستا ہے۔ تاہم، اس صورت حال میں کسی کو عذر محسوس نہیں کرنا چاہیے۔ گناہ کے لیے اس طرح کے عذر کا الہی جواب واضح ہے: میں نے آپ کو ایک اور شوہر -مسیح کی پیشکش کی ہے۔ اگر یہ پہلی شادی تمہیں بربادی کی طرف لے جائے تو تم اس میں کیوں پڑے رہتے ہو؟ اگر وہ اپنے پہلے شوہر کے ساتھ جاری رہتی ہے، تو یہ اختیارات کی کمی کی وجہ سے نہیں ہے۔ تم اس کے پاس کیوں نہیں مرتے اور اپنی روح کے نجات دہندہ دوسرے کے ساتھ کیوں نہیں رہتے؟ بہت سے لوگ خُدا کا کلام خوشی سے سنتے ہیں۔ تاہم، جب وہ ایک پسندیدہ برے عمل، ایک قابل قدر گناہ، ایک ایسی برائی کی مذمت کرتی ہے جسے کوئی ترک نہیں کرنا چاہتا ، تو وہ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ وہ کھلے عام یہ نہیں کہتے کہ وہ مسیح کو مسترد کرتے ہیں۔ وہ اُس پر ایمان کا دعویٰ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ کمزوری کا دعویٰ کر کے اپنی نافرمانی کا عذر کرتے ہیں۔ خُداوند فرماتا ہے، ”میری طاقت پکڑو اور مجھ سے صلح کرو“ (عیسا -(27:5لیکن وہ خدا کی طاقت کو پکڑنے سے انکار کرتے ہیں، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ، گہرائی تک، وہ اپنے پیارے گناہ کو ترک نہیں کرنا چاہتے۔

پولس کے فقرے کو مستعار لے کر اپنے آپ کو جرم سے چھٹکارا دلانے کی کوشش کرنا "اب یہ کرنے والا میں نہیں ہوں، لیکن وہ گناہ جو مجھ میں بستا ہے" اسے خدا پر ڈالنا ہے۔ اگر ہم کہتے ہیں کہ ہمارا گناہ ہماری غلطی نہیں ہے، بلکہ جسم (خود) کی غلطی ہے جو ہم میں ہے، تو ہم اپنے جسم کے خالق پر الزام لگا رہے ہیں۔ لیکن ہر گناہ انسان کے اپنے فیصلے کا نتیجہ ہے۔ ہم، اور صرف ہم، غلطی کے ذمہ دار ہیں۔ یعقوب رسول نے اس دلیل کو جنم نہ دینے کے لیے لکھا: ”کوئی بھی آزمائش میں آکر یہ نہیں کہتا کہ مجھے خدا نے آزمایا ہے۔ کیونکہ خُدا بدی سے آزمایا نہیں جا سکتا اور نہ کسی کو آزماتا ہے۔

لیکن ہر کوئی اس وقت آزمایا جاتا ہے جب وہ اپنی ہوس سے کھینچا جاتا ہے۔ پھر، ہوس حاملہ ہونے کے بعد، گناہ کو جنم دیتی ہے۔ اور گناہ، پورا ہو کر، موت کو جنم دیتا ہے" (جیمز -(1:13-15"کیا آپ کو یقین ہے کہ ایک خدا ہے؟ تم اچھا کرتے ہو؛ شیاطین بھی یقین کرتے ہیں اور کانپتے ہیں۔
لیکن اے بیکار آدمی، کیا تو یہ جاننا چاہتا ہے کہ ایمان بغیر عمل کے مردہ ہے؟ یعنی یہ موجود نہیں ہے (یعقوب -(2:19، 20

پولس نے اپنے آپ کو معاف کرنے کے لیے "میں اب یہ نہیں کروں گا" کا استعمال نہیں کیا۔ اپنے گھوڑے سے گرنے اور اپنے آپ کو یسوع کے پیروکاروں کو ستانے کا قصوروار پانے کے بعد، اس نے اپنی غلطی پر دل کی گہرائیوں سے پچھتاوا کیا اور اپنی غلطی کے لیے صرف اپنے آپ کو -اپنی جسمانی فطرت کو نہیں -قصوروار ٹھہرایا۔ اس نے کہا: "چونکہ میں رسولوں میں سب سے چھوٹا ہوں، میں رسول کہلانے کے لائق نہیں ہوں، کیونکہ میں نے خدا کی کلیسیا کو ستایا تھا" -I Cor. 15:9اس سے معلوم ہوتا ہے کہ متن کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جب کوئی خدا کے قانون کا قائل ہو جائے تو اس کی تعمیل نہیں کرتا، بلکہ اس کا استعمال اس خیال پر زور دینے کے لیے کرنا ہے کہ یہ پورے باب میں ترقی کرتا ہے۔ یہ آپ کی سوچ میں تبدیلی کے لیے ایک زور کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

اس سے پہلے، اس نے گناہ کی منظوری دی تھی۔ اب، یہ اس کی مذمت کرتا ہے -باہر اور اپنے اندر۔ اس طرح اظہار "میں اب یہ نہیں کرتا" کا مطلب ہے: "میں اب اس کی منظوری نہیں دیتا۔ جب میں یہ کرتا ہوں، میں اپنے آپ کو ناراض کرتا ہوں

Machine Translated by Google

آگے بڑھو". اس کے معنی ہونے کا ثبوت ان کے استدلال کی ترقی سے اگلی آیات میں ملتا ہے:

"کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مجھ میں کوئی بھی اچھی چیز نہیں رہتی، یعنی میرے جسم میں۔ اور، حقیقت میں، مرضی مجھ میں ہے، لیکن میں نیکی کرنے سے قاصر ہوں۔ کیونکہ میں وہ اچھا نہیں کرتا جو میں چاہتا ہوں، لیکن جو برائی میں نہیں چاہتا، میں وہی کرتا ہوں۔ اب اگر میں وہ کرتا ہوں جو میں نہیں چاہتا تو اب میں ایسا کرنے والا نہیں ہوں بلکہ گناہ جو میرے اندر رہتا ہے۔ تب میں اپنے اندر یہ قانون پاتا ہوں: کہ جب میں اچھا کرنا چاہتا ہوں تو برائی میرے ساتھ ہوتی ہے۔ کیونکہ باطنی آدمی کے مطابق میں خدا کی شریعت سے خوش ہوں۔" روم 22-7:18

دوسرے الفاظ میں: اب جب کہ میں خدا کی مرضی، اس کے قانون کو جانتا ہوں، اور دیکھتا ہوں کہ یہ اچھا ہے، میں اس میں خوش ہوں -میں واقعی اس کی اطاعت کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن میں نہیں کر سکتا. گناہ (مجھے) مجھے اجازت نہیں دے گا۔ میں ابھی تک اپنی پہلی شادی میں ہوں۔ "پھر، میں اپنے اندر (شادی کا) یہ قانون پاتا ہوں: وہ، جب میں کرنا چاہتا ہوں۔
اچھا، برائی (پہلا شوہر) میرے ساتھ ہے۔

"کیونکہ باطنی آدمی کے مطابق میں خدا کی شریعت سے خوش ہوں۔ لیکن میں اپنے ارکان میں ایک اور قانون دیکھتا ہوں جو میری سمجھ کے قانون کے خلاف جنگ کرتا ہے اور مجھے گناہ کے قانون کے تحت باندھتا ہے۔
یہ میرے ممبروں میں ہے۔" روم 23 ،7:22

پولس یہاں ایک فقرہ استعمال کرتا ہے، جسے زیادہ آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے اگر ہم ہر لمحے اس قانون کی نشاندہی کریں جس کا وہ حوالہ دیتا ہے۔ اس مطالعہ میں شرائط کا مفہوم پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے: "کیونکہ اندرونی آدمی (میرا دماغ، شادی میں عورت) کے مطابق، میں خدا کے قانون سے خوش ہوں۔ لیکن میں اپنے ارکان میں ایک اور قانون (شادی کا) دیکھتا ہوں جو میری سمجھ کے قانون (خدا کا قانون جسے میں نے قبول کیا ہے) کے خلاف لڑتا ہے اور مجھے گناہ کے قانون (شادی کے قانون) کے تحت باندھتا ہے جو میرے ارکان میں ہے۔ "روم 7:23

"بدبخت آدمی ہوں کہ میں! مجھے اس موت کے بدن سے کون چھڑائے گا؟ میں یسوع مسیح کے لیے خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اس لیے میں خود اپنی سمجھ سے خُدا کی شریعت کی خدمت کرتا ہوں، لیکن اپنے جسم سے گناہ کی شریعت کی خدمت کرتا ہوں۔“ رومیوں۔ 25 ،7:24

جب کہ انسان، خدا کی مرضی کے بارے میں روشن خیال ہے لیکن اس کی اطاعت کرنے سے بے بس ہے، خود کو اس افسوسناک صورتحال میں پاتا ہے، قائل ہے لیکن تبدیل نہیں ہوا، وہ بے بس نہیں ہے۔ مکاشفہ بیان کرتا ہے کہ یسوع اسے بچانے کی کوشش کر رہا ہے: ''دیکھو، میں دروازے پر کھڑا ہوں اور کھٹکھٹاتا ہوں۔ اگر کوئی میری آواز سنے اور دروازہ کھولے تو میں اس کے گھر آؤں گا اور اس کے ساتھ کھانا کھاؤں گا اور وہ میرے ساتھ۔“
اپوک 3:20۔ وہ اپنے ذہن کو ایک ذلیل، محکوم اور ناخوش عورت کے طور پر دیکھتی ہے اور اپنی حالت بدلنا چاہتی ہے۔ وہ اس کا نیا شوہر بننا چاہتا ہے اور اسے خوشی کی طرف رہنمائی کرنا چاہتا ہے۔ گناہوں کی معافی پیش کرتا ہے۔

Machine Translated by Google

جب انسان اپنے دل کا دروازہ کھولتا ہے، وہ داخل ہوتا ہے اور نیا شوہر بن جاتا ہے، جو اس کی زندگی کا رب ہے۔ دماغ ایک بار جب خود کا غلام ہو جائے گا تو وہ مسیح کے تابع ہو جائے گا۔

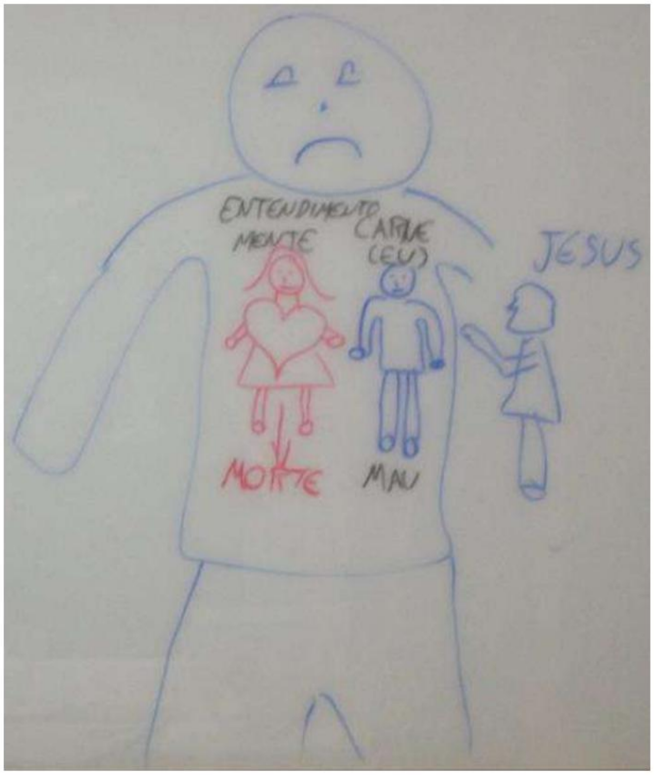

شادی صرف موت سے ہی ٹوٹ سکتی ہے۔ شوہر -گوشت، یا ہماری "خود"، جب ہم مر جاتے ہیں تو ہمیں محکوم بنانا چھوڑ دیتا ہے۔ یہ شوہر ہر شخص کے اپنے جینز میں ہوتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک والدین، دادا دادی، پردادا اور پردادا سے وراثت میں ملنے والے رجحانات کے ساتھ پیدا ہوتا ہے، جو ہماری مرضی کا حصہ بنتے ہیں اور ہمیں ترک نہیں کرتے۔ اور وہ وقت کے ساتھ حاصل کردہ عادات کی طاقت میں شامل ہوتے ہیں۔ گوشت کبھی تبدیل یا تبدیل نہیں ہوتا ہے۔ ہمیشہ اپنی مرضی کی تسکین کے لیے پکارو۔

اس طرح، خدا کے احکام کے بارے میں روشن خیال ہونے کے بعد بھی، جب تک پرانی شادی ہمارے اندر موجود ہے، سمجھ، یا دماغ کے ساتھ، ہم "خدا کے قانون کی خدمت کرتے ہیں"؛ ہم اتفاق کرتے ہیں کہ قانون مقدس، منصفانہ اور اچھا ہے۔ لیکن "جسم کے ساتھ" ہم "گناہ کے قانون" کی خدمت کرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، ہمیں شادی کی وجہ سے، یہاں تک کہ ہماری مرضی کے خلاف، گناہ جاری رکھنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ہم اطاعت نہیں کر سکتے۔ اس کا بوڑھا شوہر اسے اجازت نہیں دے گا۔ یسوع نے کہا، ”ہر کوئی جو گناہ کرتا ہے وہ گناہ کا بندہ ہے“ (یوحنا 8:34)۔ وہ گناہ کرتا ہے کیونکہ وہ ایک بندہ ہے، غلام ہے۔ یہ وہ خوفناک غلامی ہے جس سے مسیح ہمیں آزاد کرنے آیا تھا۔ ”پس اگر بیٹا آپ کو آزاد کرتا ہے تو آپ واقعی آزاد ہوں گے“ (یوحنا 8:36)۔

Machine Translated by Google

لہذا، چونکہ جسم، شوہر، نہیں مرتا، اس ناقابل برداشت شادی سے الگ ہونے اور مسیح کے ساتھ نئے اتحاد میں داخل ہونے
کے لیے، ہمارے دماغ، "عورت" کا مرنا ضروری ہے۔ یہ جسمانی موت نہیں ہے -ہم جینا جاری رکھنا چاہتے ہیں، لیکن روحانی زندگی کی
نئی زندگی میں۔
موجودہ شوہر کے لیے ایک قطعی "نہیں" ہونا چاہیے –اس کے بعد مسیح کے لیے "ہاں"۔ یہ تب ہوتا ہے جب ہم مسیح کی محبت پر غور
کرتے ہیں جس کا مظاہرہ کلوری کی صلیب پر قربانی میں ہوا۔
ہمیں احساس ہے کہ دوسرا شوہر پہلے سے بہت بہتر ہوگا، اور ہم اس کا بننا چاہتے ہیں۔ شادی کا قانون اس کے تسلسل کا تعین کرتا ہے
"جب تک موت ہم سے جدا نہ ہو جائے"۔ پھر ہم اپنی نفسانی خواہش پر مر جاتے ہیں، اور شادی کے قانون کی نذر سے آزاد ہو جاتے ہیں۔
اب، ہم مسیح کے ہو سکتے ہیں۔ ہم نے شوہر بدل ڈالے۔ سوال: "مجھے اس موت کے جسم سے کون چھڑائے گا؟" جواب ملتا ہے: "میں
یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا کا شکر ادا کرتا ہوں... اس لیے اب ان لوگوں کے لیے کوئی سزا نہیں ہے جو مسیح یسوع میں ہیں، جو
جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں" رومیوں۔ 7:25;

8:1۔

ہم اس کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں۔ وہ ہم میں داخل ہوتا ہے اور حالات کو حل کرتا ہے۔ ہمیں
پرانے اتحاد سے آزاد کر کے ہمارے رہنما بن جا۔ لیکن یہ ہماری مرضی کو مجبور نہیں کرتا۔ وہ ہماری رہنمائی کرتا رہے گا جب ہم رضاکارانہ
طور پر اس کی مرضی پوری کرتے ہیں۔ اس وجہ سے، ہم مسیح کے کلام کی رہنمائی کے تابع ہوتے ہوئے، اپنی بری خواہشات سے انکار کریں
گے -کیونکہ ہم چاہتے ہیں -کیونکہ وہ ہم سے محبت کرتا ہے۔ ہم اس کے ہوں گے، تاکہ وہ ہماری مدد کر سکے، اپنی طاقت سے، آزمائشوں
پر قابو پانے کے لیے۔
اس کو پولس کے الفاظ میں اس طرح بیان کیا گیا ہے: "کیونکہ جب ہم جسم میں تھے تو گناہ کے جذبات جو کہ شریعت کے ذریعے ہوتے
ہیں، ہمارے اعضاء میں کام کرتے تھے تاکہ موت کے لیے پھل پیدا کریں۔ لیکن اب ہم شریعت سے آزاد ہیں، کیونکہ ہم اُس کے لیے مر گئے
جس میں ہم قید تھے۔ تاکہ ہم نئی روح کے ساتھ خدمت کر سکیں۔" روم۔ 7:5، 6۔

Machine Translated by Google

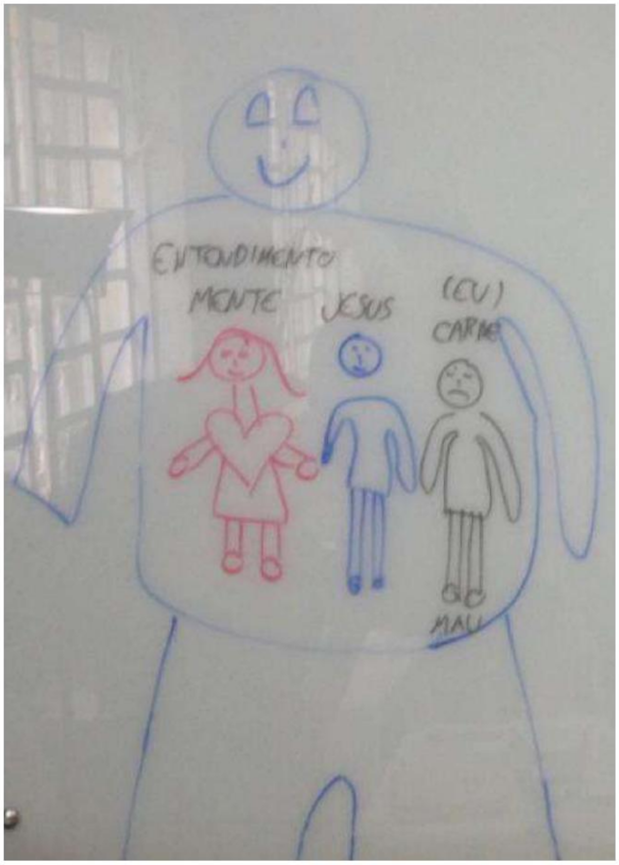

رومیوں 7کی بنیادی تعلیم یہ ہے: وہ آدمی جو راستباز ہے، معاف کیا گیا ہے، جس نے واقعی خوشخبری کو قبول کیا ہے، جس کا سچا ایمان ہے، وہ آدمی ہے جو گناہ سے خدا کے قانون کی فرمانبرداری میں تبدیل ہوا ہے۔ کیونکہ خوشخبری ہر اس شخص کے لیے "خُدا کی طاقت" ہے جو ایمان لاتا ہے (رومیوں 1:16)، اور تبدیل شدہ آدمی وہ ہے جس نے الہی طاقت حاصل کی اور، اس کے ذریعے، اپنی زندگی بدل دی۔ تبدیل ہونے سے پہلے، وہ گناہ کے قائل ہونے کے عمل سے گزرتا ہے۔ لیکن قائل ہونے کا مطلب تبدیل ہونا اور خُدا کے ساتھ امن میں رہنا نہیں ہے۔ قانون کے انصاف اور تقدس کے قائل آدمی کو اپنے آپ کو یسوع کے حوالے کرنے کی ضرورت ہے، اور اس طاقت کو پکڑنے کی ضرورت ہے جو وہ عطا کرتا ہے - تب وہ ایک نیا آدمی ہوگا - ایک سچا عیسائی۔ وہ شخص جو خدا کی بخشش کو اختیار کرتا ہے وہ درحقیقت فرمانبردار ہونا چاہتا ہے اور ہے۔

کیونکہ الہی بخشش خدا کی طرف سے محض ایک اعلان تک محدود نہیں ہے، یہ کہتے ہوئے: "معاف کر دیا گیا"؛ لیکن یہ روح القدس کی عطا کے ساتھ ہے، جو اس کی خدمت کرنے کے ہمارے عزم کو مضبوط کرتا ہے اور ہمیں ہر چیز میں اس کی اطاعت کرنے کے قابل بناتا ہے۔ خُدا ہمیں اپنے فرزند قرار دیتا ہے، اور، پولس کے الفاظ میں : ”چونکہ تم بچے ہو، خُدا نے اپنے بیٹے کی روح ہمارے دلوں میں بھیجی ہے“ (گلتیوں 4:6)۔ "تاکہ اب آپ بندے (گناہ کے غلام) نہیں رہیں، بلکہ ایک بیٹے (گناہ سے آزاد، قانون کے فرمانبردار)؛ اور اگر آپ بیٹے ہیں تو آپ مسیح کے ذریعے خُدا کے وارث بھی ہیں'' (گلتیوں 4:7)۔ اس طرح، سچا مومن، مسیح کی طرف سے حاصل ہونے والی طاقت کے قبضے میں، پولس کی طرح کہتا ہے: ”میں اُس کے ذریعے سب کچھ کر سکتا ہوں جو مجھے مضبوط کرتا ہے“ (فل. 4:13)۔ اور جان کی طرح: "یہ خدا کی محبت ہے، کہ ہم اس کی حفاظت کرتے ہیں

Machine Translated by Google

احکام اور اس کے احکام بوجھل نہیں ہیں" (1 یوحنا 5:3)۔ کہ آپ کے پاس یہ بابرکت تجربہ ہے، صرف وہی جو ابدی زندگی کی طرف لے جاتا ہے، خدا، مسیح، فرشتوں اور ہماری مخلصانہ خواہش ہے۔

پال نے مذہب تبدیل کیا یا نہیں؟ ایک دلیل

رومیوں 7 میں پولس کے الفاظ کے بارے میں ایک بحث جاری ہے۔ کیا پولس اس بارے میں بات کرتا ہے کہ وہ کب تبدیل ہوا تھا یا نہیں؟ اس طرح کی بحث اس لیے موجود ہے کہ اس کا منطقی نتیجہ نکلتا ہے۔ اگر وہ تبدیل ہونے پر اپنے بارے میں بات کرتا ہے، تو کوئی بھی آدمی جو ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اور فرمانبرداری میں نہیں رہتا، خُدا کی رعایا کے طور پر شمار کیا جائے گا، ہمیشہ کی زندگی کا یقین دلاتا ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے بارے میں بات کرتا ہے جب وہ قائل ہو جاتا ہے، لیکن تبدیل نہیں ہوتا، تو دلیل الگ ہو جاتی ہے اور ایک ہی امکان ابھرتا ہے: صرف وہی لوگ جو یسوع میں ایمان کے ساتھ احکام پر عمل کرتے ہیں سچے مسیحیوں میں شمار ہوتے ہیں اور جب وہ واپس آئے گا تو نجات پائے گا۔ اس وجہ سے، ہم اس چھوٹی سی جگہ کو موضوع پر توجہ دینے کے لیے وقف کرتے ہیں۔ ہم مختصراً ایسا کریں گے، کیونکہ وہ دلائل جن کی تفصیل ہم یہاں مختصراً بیان کریں گے، پچھلے حصوں میں پیش ہو چکے ہیں۔

1 - پولوس پہلے ہی تبدیل ہو چکا تھا جب اس نے رومیوں کو خط لکھا تھا۔

میرا ماننا ہے کہ اس میں کوئی مخلص شخص شک نہیں کر سکتا۔ صرف پہلے خوشخبری کو قبول کرنے سے ہی میں اسے دوسروں کو سمجھا سکوں گا۔ اور جب وہ رومیوں کو خط لکھنے کا آغاز کرتا ہے، تو وہ اعلان کرتا ہے کہ وہ اس کا اعلان کرنے کے لیے تیار تھا: ''جتنا مجھ میں ہے، میں تم کو بھی جو روم میں ہو خوشخبری سنانے کے لیے تیار ہوں'' (رومیوں 1:15) .

2 - رومیوں 7 میں، پولس تبدیل ہونے سے پہلے اور خدا کے قانون کے حقیقی تقاضوں کو جاننے سے پہلے اپنے آپ کا حوالہ دیتا ہے۔

یہ آیت 9 سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے:

"میں، ایک زمانے میں، بغیر قانون کے رہتا تھا،" روم۔ 7:9

3 - پھر، وہ اس لمحے کو پیش کرتا ہے جس میں اسے گناہ کا یقین تھا:

"....لیکن جب حکم آیا، گناہ زندہ ہو گیا، اور میں مر گیا" رومیوں۔ 7:9۔

Machine Translated by Google

یہ اُس وقت ہوا جب یسوع اُس پر ظاہر ہوا اور کہا: ”میں یسوع ہوں، جسے تم ستا رہے ہو“ (اعمال ۔(9:5اس وقت تک، پال ایک فریسی تھا اور اپنے آپ کو خدا کے قانون کا پیروکار سمجھتا تھا -اس کا نام ساؤل تھا۔
تاہم، اس نے ظلم کیا اور عیسائیوں کی موت پر رضامندی ظاہر کی (اعمال ۔(8:1پھر اسے یقین ہو گیا کہ درحقیقت وہ قاتل ہے، فاسق ہے۔

- 4پھر، اپنے گناہوں پر یقین ہونے کے بعد اپنی صورت حال دکھائیں -یقین ہے، لیکن پھر بھی تبدیل نہیں ہوا

وہ اپنے بارے میں بات کرتا ہے جیسا کہ موجودہ دور میں ہے، لیکن پھر بھی اس ماضی کی صورتحال کا حوالہ دیتے ہوئے: "اور وہ حکم جو زندگی کے لیے تھا، میں نے سوچا کہ میرے لیے مرنا ہے۔" روم ۔7:9

کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ شریعت روحانی ہے۔ لیکن میں جسمانی ہوں، گناہ کے نیچے بیچا گیا ہوں۔ میں جو کرتا ہوں اس کے لیے مجھے منظور نہیں، جو میں چاہتا ہوں اس کے لیے میں نہیں کرتا۔ لیکن جس سے میں نفرت کرتا ہوں، وہ کرتا ہوں۔ اور اگر میں وہ کرتا ہوں جو میں نہیں چاہتا، تو میں قانون سے اتفاق کرتا ہوں، جو کہ اچھا ہے۔" روم 7:14-16

جو کوئی "جسمانی" ہے، گناہ کے نیچے بیچا گیا ہے، تبدیل نہیں ہوا ہے۔ یسوع نے کہا، "جو جسم سے پیدا ہوا ہے وہ گوشت ہے، اور جو روح سے پیدا ہوا ہے وہ روح ہے۔ تعجب نہ کرو کہ میں نے تم سے کہا: تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا چاہیے" (یوحنا ۔(3:6، 7"ہر کوئی جو گناہ کرتا ہے وہ گناہ کا بندہ ہے: اب ایک بندہ ہمیشہ گھر میں نہیں رہتا ہے۔ بیٹا ابد تک رہتا ہے" -یعنی گناہ کا بندہ ابدی زندگی کا وارث نہیں ہوتا (یوحنا ۔(8:34-36گناہ کے تحت فروخت ہونے والوں کو اب بھی آزاد کرنے کی ضرورت ہے۔

”اگر بیٹا آپ کو آزاد کرتا ہے تو آپ واقعی آزاد ہوں گے“ (یوحنا ۔(8:36یہ زبردست ثبوت ہے کہ پولس اپنی تبدیلی سے پہلے کی صورت حال کے بارے میں، یا اپنے مذہب تبدیل کرنے سے پہلے، حالانکہ پہلے ہی سچائی کا قائل تھا، جیسا کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ وہ قانون کے انصاف سے متفق ہے، ان الفاظ میں: "میں قانون سے اتفاق کرتا ہوں، جو اچھا ہے" . باب میں پیش کیے گئے تمام استدلال کے دوران اسی سطر کی پیروی کرتے ہوئے، پول اس فجائیہ کے ساتھ ختم کرتا ہے کہ اس کی صورت حال بالکل بھی آرام دہ نہیں تھی -ایک ایسے اظہار کا استعمال کرتے ہوئے جو کبھی معاف کیے گئے اور خدا کے ساتھ امن میں رہنے والے مسیحی کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا:

"بدبخت آدمی ہوں کہ میں! مجھے اس موت کے بدن سے کون چھڑائے گا ؟ میں یسوع مسیح کے لیے خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اس لیے میں خود اپنی سمجھ سے خُدا کی شریعت کی خدمت کرتا ہوں، لیکن اپنے جسم سے گناہ کی شریعت کی خدمت کرتا ہوں۔“ رومیوں ۔7:24، 25

نوٹ کریں کہ فعل کا زمانہ مستقبل ہے: "فراہم کرے گا"۔ یہ کسی ایسی چیز کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اب بھی آپ کے تجربے میں ہونا چاہیے۔ پولُس اُس حالت سے آزاد ہونا چاہے گا جس میں، اگرچہ اُس نے اپنے دماغ سے خُدا کے قانون کی خدمت کی، یعنی اُس میں اُس کی خدمت کرنے کی خواہش تھی، لیکن وہ اطاعت کرنے سے قاصر تھا۔ نہیں

Machine Translated by Google

وہ اچھا کرنے کے لیے اپنی قراردادوں کو عملی جامہ پہنانے کے قابل تھا۔ میں نے گناہ کیا۔ اس نے خدمت کی، ”جسم کے ساتھ، گناہ کے قانون“۔ یسوع کے الفاظ کو یاد رکھیں: "جو جسم سے پیدا ہوا ہے وہ گوشت ہے" یوحنا 3:6۔ وہ قائل تھا، لیکن ابھی تک تبدیل نہیں ہوا تھا۔ اس لیے وہ پوچھتا ہے: "مجھے کون نجات دے گا؟" - فعل مستقبل.

- باب 8 کے آغاز میں، وہ موجودہ وقت کی طرف لوٹتا ہے، اپنی تقریر میں، اپنی صورت حال کو ایک تبدیل شدہ اور خدا کے احکام کے فرمانبردار کے طور پر پیش کرتا ہے۔5

”پس اب اُن کے لیے کوئی سزا نہیں جو مسیح یسوع میں ہیں، جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں۔“ رومیوں 8:1۔

خدا کرے کہ یہ ہم سب کے لیے حقیقت ہو - مسیح کے ذریعے گناہ سے آزاد اور اس کی روح کی طاقت سے فرمانبردار بنایا گیا!
آمین۔

رومیوں 8

”پس اب اُن کے لیے کوئی سزا نہیں جو مسیح یسوع میں ہیں، جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں“ رومیوں 8:1۔

نجات کے لیے مسیح پر ایمان لانے والے تمام لوگوں نے روح القدس حاصل کی۔ ہم وضاحت کرتے ہیں: ہم یسوع پر ایمان کے ذریعہ قانون کی مذمت سے آزاد ہوئے ہیں۔ لیکن ہم خود یہ ایمان پیدا نہیں کرتے۔
یہ خدا کی طرف سے ایک تحفہ ہے (افسیوں 2:8)، جو اس طرح دیا گیا ہے: جب مسیح زندہ ہوا اور آسمان پر گیا تو اس نے روح القدس حاصل کی اور اسے دنیا میں بھیجا (اعمال 2:32، 33؛ جان 16:8)۔ روح القدس ہمارے ضمیروں کو چھوتی ہے، ہمیں گناہ کا قائل کرتی ہے اور، اگر ہم اس کا مقابلہ نہیں کرتے ہیں، تو وہ ہمارے دلوں میں ایمان ڈالتا ہے، جیسا کہ وہ "ایمان کی روح" ہے (گلتیوں 3:14)۔ اور یہی جذبہ ہمیں اپنی زندگی کے ہر پہلو میں خدا کے قانون کی اطاعت کے راستے پر چلنے کے لیے متاثر کرتا ہے۔ اگر ہم اسے ہماری رہنمائی کرنے دیتے ہیں، اطاعت کرنے کے لیے اپنی مرضی کا استعمال کرتے ہوئے، تو وہ ہمیں مضبوط کرتا ہے۔ اس طرح ہم فتنوں پر قابو پاتے ہیں اور احکام کو برقرار رکھتے ہیں۔ اور جو احکام پر عمل کرتا ہے وہ ان کی مذمت نہیں کرتا۔ لہٰذا، روح کی رہنمائی کے تابع ہو کر ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ ہم نجات کے لیے مسیح پر ایمان رکھتے ہیں۔

مندرجہ بالا سے، یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ حقیقی مسیحی تجربہ مندرجہ ذیل طریقے سے جھوٹے سے مختلف ہے: حقیقی میں، انسان دل سے ایمان لاتا ہے، روح کے اثر سے؛ جعلی میں،

Machine Translated by Google

صرف ظاہری طور پر، یا "منہ سے"۔ بائبل کہتی ہے کہ ”دل سے راستبازی کے لیے ایمان لاتا ہے“ روم۔
.10:10دوسری طرف، یسوع نے کہا: "ہر کوئی جو مجھ سے کہتا ہے، خداوند، خداوند، آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہوگا بلکہ وہ
جو میرے باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔" میٹ ۔7:21قلبی عقیدہ روح القدس کے ذریعہ رکھا گیا تھا، جب کہ ایمان کا محض پیشہ انسان
کے اپنے جسم سے پیدا ہوا تھا، جو اپنے آپ کو مومن قرار دے کر، مذہب کی ظاہری شکلوں پر قائم رہتے ہوئے خود کو دھوکہ دیتا ہے،
جبکہ اس کا دل نہیں ہے۔ مسیح کی روح اور خدا کے قانون کے تابع۔

"کیونکہ مسیح یسوع میں روح کی زندگی کی شریعت نے مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا ہے۔" روم
8:2

"روح کا قانون" اور "گناہ کا قانون" کے تاثرات قاری کو مزید گہرائی میں غور کرنے اور سمجھنے کے لیے پچھلے باب کے موضوع
پر غور سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ پطرس رسول کے مطابق، "پولس نے آپ کو دی گئی حکمت کے مطابق، اپنے خط لکھے، جن میں
سے کچھ نکات کو سمجھنا مشکل ہے"۔ ۔15 ،3:14یہ ایک ایسا ہی معاملہ ہے۔

آئیے ہم "روح کے قانون" کے اظہار کا تجزیہ کریں۔ قانون ایک اصول ہے جس پر عمل کرنا ضروری ہے۔
لہٰذا، روح کا قانون ایک اصول ہے جس کی روح کو پیروی کرنی چاہیے، یا اس کا احترام کرنا چاہیے۔ چونکہ روح خُدا کی ہے، اِس لیے جو
قانون اُس کی پیروی کرتا ہے وہ خُدا کا ہے، دس احکام۔ لہٰذا، "روح کا قانون" دس احکام ہیں۔

رومیوں 8:2میں "روح کا قانون" اور "گناہ کا قانون" کے الفاظ میں مذکور قوانین وہی ہیں جو پچھلے باب میں پیش کیے گئے
ہیں: "میں خود اپنی سمجھ سے خدا کی شریعت کی خدمت کرتا ہوں، لیکن اپنے جسم سے۔ میں خُدا کے قانون کی خدمت کرتا ہوں۔
گناہ کا قانون" رومیوں ۔7:26دوسرے لفظوں میں، پولس باب 7میں پیش کی گئی دلیل کو جاری رکھے ہوئے ہے -شادی کی تشبیہ، یا
تقابلی۔

پولس نے غیر تبدیل شدہ آدمی کا، اپنی خود غرضی کا غلام، ایک ایسی عورت سے جس کا نام ایک شوہر سے جکڑ لیا ، اور
تبدیل شدہ مرد کا اس عورت سے جو اپنی پہلی شادی کے لیے مر گئی اور اپنے نئے شوہر -مسیح سے شادی کی۔ پہلی شادی میں، عورت
اپنے شوہر کے ہاتھوں شکست کھا جاتی ہے، جو گھر کے سربراہ کی حیثیت سے یہ طے کرتا ہے کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔ اسی طرح، غیر تبدیل
شدہ آدمی اپنے طور پر خدا کی اطاعت کرنے کی کوشش کر سکتا ہے، لیکن وہ ہمیشہ شکست کھا جائے گا، اپنے آپ کو اپنی مرضی کے
غلام کے طور پر دیکھ کر (جسمانی شوہر)۔ دوسری شادی میں عورت کو اس کے اچھے شوہر (مسیح) کی رہنمائی حاصل ہوتی ہے جو گھر
کے سربراہ کی حیثیت سے اسے نیکی کی طرف لے جاتا ہے۔ دوسری شادی تبدیل شدہ آدمی کی نمائندگی کرتی ہے، جسے مسیح نے اپنی
مرضی کا مالک بننے اور کرنے کے لیے تقویت دی ہے، وہ نہیں جو اس کا جسم مانگتا ہے، بلکہ خدا کی مرضی۔

Machine Translated by Google

شادی کا موازنہ کرتے ہوئے، پولس نے دلیل دی کہ، خُدا کے قانون کے مطابق، عورت اپنے شوہر کے ساتھ اس وقت تک پابند ہے جب تک وہ زندہ ہے (رومیوں 7:2)۔ قانون کا نقطہ جو عورت کو اس کے شوہر کے ساتھ پابند کرتا ہے، ساتواں حکم ہے، جو کہتا ہے: "تم زنا نہ کرو"۔ 20:14۔ لہذا، آپ کی تشبیہ کے مطابق، عورت اپنے پہلے شوہر کے ساتھ خدا کے قانون کی پابند ہے۔ اسے صرف اس حقیقت کو واضح کرنے کے لیے "گناہ کا قانون" کہا گیا تھا کہ وہ اس وقت قانون کے ساتویں حکم کو علامتی شادی پر لاگو کر رہا تھا تاکہ اس تعلیم کو واضح کیا جا سکے کہ غیر تبدیل شدہ آدمی (شادی کرنے والی عورت) اپنے جسم کا پابند ہے۔ شوہر) ساری زندگی۔ آپ کا جسم، یا مرضی، آپ کو غلام بناتا ہے اور آپ کو مسلسل گناہ کرنے کے لیے رہنمائی کرتا ہے۔ اور چونکہ "گناہ کی اجرت موت ہے" (رومیوں 6:23)، یہ کہا جا سکتا ہے کہ، پولس کی دی گئی مثال میں، "گناہ کا قانون" "گناہ اور موت کا قانون" ہے۔ ہم اس بات پر زور دیتے ہیں، جیسا کہ اس نے خود پچھلے باب میں کیا تھا، کہ مسئلہ قانون میں نہیں ہے۔ ساتواں حکم، جو کہتا ہے کہ "زنا نہ کرنا"، عیب دار نہیں ہے۔ لیکن پولس نے اپنی تشبیہ میں اس کی تکمیل کی قوت کا اطلاق کیا - اس کے لیے موت تک میاں بیوی کے اتحاد کو برقرار رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس نے یہ اس حقیقت کو واضح کرنے کے لیے کیا کہ ہم اپنی زندگی کے اختتام تک اپنے "خود" (جسم) سے جڑے ہوئے ہیں۔

پچھلے پیراگراف میں جو کچھ سامنے آیا تھا اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ "گناہ کے قانون" سے نجات اس وقت ہوتی ہے جب ہم اپنے آپ کو روح القدس کی رہنمائی کے تابع کر دیتے ہیں، یہ الہی ایجنٹ جو ہمارے دلوں کو تبدیل کرتا ہے، مسیح میں ایمان کو متاثر کرتا ہے اور ہمیں مضبوط کرتا ہے۔ اپنی مرضی کے مالک بن جائیں، اور مزید اس کے غلام نہیں رہیں۔ رسول بیان کرتا ہے کہ ہم "مسیح یسوع میں زندگی کی روح کی شریعت" کے ذریعے اس سے آزاد ہوئے ہیں۔ اس اظہار میں وہ اسی مشابہت کی پیروی کرتا ہے جیسا کہ باب 7 میں ہے، اب دوسری شادی کو پیش کر رہا ہے - وہ جس میں ہم مسیح سے جڑے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ پہلے میں ہوا، دوسرے میں بھی ہوتا ہے۔ ایک بار تبدیل ہونے کے بعد، ہم مسیح سے جڑے ہوئے ہیں، جیسے ایک بیوی اپنے شوہر سے، زندگی بھر کے لیے۔ وہی قانون، جو اس نئے اتحاد پر لاگو ہوتا ہے، اس بات کا تعین کرتا ہے کہ اس نئی زندگی کے لیے مرنے کے لیے ہمارے انتخاب کے علاوہ کچھ بھی ہمیں مسیح سے الگ نہیں کر سکتا۔ اس نئے اتحاد کی مضبوطی خدا کے قانون کی عدم تغیر سے ظاہر ہوتی ہے، جسے یہاں "روح حیات کا قانون" قرار دیا گیا ہے۔ مسیح، "خداوند، روح ہے۔ اور جہاں خُداوند کی روح ہے وہاں آزادی ہے" (2 کور.

3:17)۔ مسیح میں ہمیں گناہ سے مکمل اور دائمی آزادی دی گئی ہے۔ "گناہ اور موت کے قانون" سے قطعی آزادی ۔

"جو کام شریعت نہیں کر سکتی تھی، کیونکہ وہ جسم کی وجہ سے کمزور تھی، خُدا نے اپنے بیٹے کو گنہگار جسم کی صورت میں بھیجا، کیونکہ گناہ نے جسم میں گناہ کو مجرم ٹھہرایا، تاکہ شریعت کی راستبازی ہم میں پوری ہو۔ جو ہم جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں۔" رومیوں 8:3، 4

Machine Translated by Google

بیان "شریعت...جسم کی وجہ سے کمزور تھی" کو اس طرح سمجھا جاتا ہے: خدا نے ہمارے پہلے والدین، آدم اور حوا کو فرمانبردار بنایا۔ جب تک کوئی گناہ نہیں تھا، اس کی مرضی، یا اس کا قانون، ان کے سامنے پیش کرنا کافی تھا، اور انہوں نے رضاکارانہ طور پر اطاعت کی۔ وہ اپنے خالق کو خوش کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ اس طرح، یہ کہا جا سکتا ہے کہ قانون ان کو اطاعت کی طرف لے جانے کے لیے کافی آلہ تھا۔ گناہ نے اس حقیقت کو بدل دیا۔ اس کے ارتکاب کے بعد، ہمارے والدین میں اطاعت کرنے کی طاقت یا خواہش نہیں رہی۔ وہ خدا سے ڈرنے لگے اور اس کی موجودگی سے چھپنے لگے (جنرل ۔(9 ،8

اس نئی حالت میں، خدا کے تقاضوں کا محض اظہار انہیں اطاعت کی طرف لے جانے کے لیے کافی نہیں تھا۔ اور یہ صورت حال آج تک برقرار ہے۔ نشے کے عادی کے سامنے قانون پیش کرنا، یہ کہنا کہ وہ ممنوع ہیں، اسے تبدیل نہیں کرتا، کیونکہ وہ اس کی لت کا غلام ہے۔ پال نے انسان کو خود سے بدلنے کے لیے قانون کی بے بسی کی نئی صورت حال کی مثال پیش کی، کسی بیمار کا خیال پیش کیا۔ ایک کارکن، جب وہ بیمار ہوتا ہے، گھر میں رہتا ہے اور کام نہیں کرتا ہے۔ خدا کے قانون کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ۔ اس سے پہلے، یہ انسان کو فرمانبرداری کی طرف لے جانے کے لیے کافی آلہ تھا، یا "اچھی طرح سے کام کرتا تھا۔" گناہ کے بعد، وہ ہمیں فرمانبرداری، یا "بیمار" کی طرف لے جانے کے قابل نہیں ہو گیا۔ مسیح کو قبول کرنے سے پہلے جو کچھ شریعت گناہگار آدمی کے لیے کرتی ہے، وہ یہ ظاہر کرنے کے لیے ہے کہ وہ ایک فاسق ہے۔

”شریعت سے گناہ کا علم حاصل ہوتا ہے“ روم۔ ۔3:20لیکن اس کے پاس کوئی خوبی یا طاقت نہیں ہے کہ وہ اسے مضبوط کرے اور اسے اطاعت کرنے کے قابل بنائے۔ یہ کام آپ کے لیے ناممکن ہے۔

اوپر کی آیت میں، جسم "خود" کی نمائندگی کرتا ہے، ہماری خود غرضی، جس میں ہم خود کو زندگی کے لیے پھنسے ہوئے پاتے ہیں، جب تک کہ ہم مسیح کی طاقت سے اس سے آزاد نہ ہوں۔ ان کا میلان خدا کے قانون کے دعووں کے برعکس ہے۔ اصول جس پر احکام کا قانون قائم ہے وہ ہے بے لوث محبت -خدا اور پڑوسی سے (لوقا ۔(10:27خود غرضی خدا اور دوسروں کے مفادات کے باوجود اپنی ذات سے محبت ہے ۔ ایسے مخالف اصول کبھی بھی ساتھ نہیں رہ سکتے۔ ایک وقت میں صرف ایک ہی غلبہ حاصل کرے گا۔ پولس کے استعمال کردہ اظہار کو مستعار لے کر، ہم کہہ سکتے ہیں کہ گرا ہوا آدمی "جسم میں ہے"، یعنی وہ اپنے آپ کا غلام ہے۔ یہاں تک کہ خدا کا مقدس قانون بھی اسے اس غلامی سے نہیں نکال سکتا، کیونکہ وہ "بیمار" تھا، یا اس کام کو انجام دینے سے قاصر تھا۔ لیکن یہ کوئی عیب نہیں ہے۔ وہ "بیماری" جو انسان کو اطاعت کی طرف لے جانے کے مقصد کے لیے قانون سے ٹکراتی ہے ، وہ انسان کی غلطی سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ اس کی نافرمانی تھی جس نے اسے ایسی صورت حال میں ڈال دیا جہاں قانون اس کی مدد نہیں کر سکتا تھا۔ فائر مین کی رسی کی لمبائی سے زیادہ گہرا، اس سے اسے بچایا نہیں جا سکتا۔

پھر، انسان اپنی نئی گرتی ہوئی حالت میں کمزور ہونے کے ساتھ، خُدا نے اُس منصوبے کو عملی جامہ پہنایا جو اُس نے ازل سے وضع کیا تھا 1)پطرس ۔(20 ،1:19جیسا کہ قانون کے لیے ہمیں اطاعت کی طرف لے جانا ناممکن تھا، چونکہ یہ جسم کے ذریعے "بیمار" تھا، یا ناممکن بنا دیا گیا تھا (انسان کی گرتی ہوئی فطرت کی کمزوری کی وجہ سے)، خدا نے اپنے بیٹے کو مسئلہ حل کرنے کے لیے بھیجا۔ متن میں، پولس کہتا ہے کہ اس نے اپنے بیٹے کو "گناہ کے لیے" بھیجا، یعنی انسان کے گناہ کی وجہ سے۔

مسیح کو کام کرنے کے لیے "گناہ بھرے جسم کی صورت" میں بھیجا گیا تھا۔ یہاں لفظ مماثلت ہر اس معنی میں مساوات کی نمائندگی کرتا ہے جہاں یہ ممکن ہو۔ مسیح "فنا"

Machine Translated by Google

خود، ایک خادم کی شکل اختیار کر کے، انسانوں کی صورت میں بنایا گیا ہے۔" فل۔ 2:7۔وہ "جسم بن کر ہمارے درمیان رہنے لگا" یوحنا 1:14۔اس کے پاس ایک انسانی جسم تھا، جو وراثت کے نتائج سے لدا ہوا تھا: "چونکہ بچے گوشت اور خون میں شریک ہوتے ہیں، اس لیے وہ بھی انہی چیزوں میں شریک ہوتے ہیں... یہ مناسب تھا کہ، سب کچھ، اپنے بھائیوں کی طرح تھا" Heb. 2:14، 17.اس حالت میں ہونے کی وجہ سے، "وہ ہر طرح سے آزمایا گیا جیسا کہ ہم ہیں، پھر بھی بغیر گناہ کے" Heb. 4:15۔وہ ہماری جسمانی اور ذہنی فطرت اور حدود میں ہمارے برابر تھا۔ زمین پر گھومتے ہوئے، اس نے کہا: "میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا" یوحنا 5:30۔صرف مندرجہ ذیل پہلوؤں میں اس نے ہماری برابری نہیں کی: اس کی الہی اصل تھی (وہ خدا کا بیٹا تھا جو ازل سے موجود تھا)۔ مقدس پیدا ہوا (بغیر اخلاقی بدعنوانی یا عیب دار خصلتوں کے) اور ہمارے گناہ میں شریک نہیں ہوا۔ وہ اس زمین پر آیا "مقدس" (لوقا 1:35)اور یہاں پہنچنے کے ساتھ ہی جنت میں واپس آیا۔

لیکن اس کی فتح بحیثیت ایک بچے، بچے، جوان اور بالغ کے طور پر حاصل کی گئی تھی، انسان کی فطرت میں مشترک تمام حدود کے ساتھ -جیسے ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ کیسے جیت گئے؟ اُس نے، "اپنے گوشت کے دنوں میں، بہت رونے اور آنسوؤں کے ساتھ، دعاؤں اور التجاؤں کے ساتھ اُس کے لیے جو اُسے موت سے بچا سکتا تھا، اُسے وہی سنا گیا جس سے وہ ڈرتا تھا۔ حالانکہ وہ ایک بیٹا تھا، اُس نے فرمانبرداری سیکھی۔ اور، مکمل ہو کر، وہ اُن سب کے لیے ابدی نجات کا سبب بن گیا جو اُس کی فرمانبرداری کرتے ہیں" عبرانیوں 5:7-9۔اپنے آسمانی باپ پر ایمان، اور ہمیشہ دعا کرنے کے ذریعے، اُس نے وہ طاقت حاصل کی جس نے اُسے اس قابل بنایا۔ دنیا، جسم کے تقاضوں اور شیطان کی آزمائشوں پر قابو پانا۔ پولس اس فتح کو ان الفاظ میں پیش کرتا ہے: "اس نے جسم میں گناہ کی مذمت کی۔" یعنی اپنی پوری زندگی میں، اس نے ایک لمحے کے لیے بھی اجازت نہیں دی۔ اپنے دل میں اظہار تلاش کرنے کے لیے گناہ۔ اس طرح، اس نے پوری کائنات کے سامنے اعلان کیا کہ، خدا کی قدرت کے سامنے جو ہر آدمی پر قابو پانے کے لیے دستیاب ہے، گناہ قابل قبول نہیں ہے۔ اپنی کامل زندگی سے، مسیح نے گناہ کو غیر قانونی قرار دیا۔ ، یا قابل قبول نہیں، یہاں تک کہ جسم انسانی میں بھی۔

یہاں یہ ایک چھوٹا اور اہم مشاہدہ کرنے کے قابل ہے۔ چونکہ یسوع نے ہماری حالت پر قابو پالیا اور وہ طاقت جس سے اس نے فتح حاصل کی وہ ہم سب کے لیے دستیاب ہے، اس لیے جان بوجھ کر گناہ کا کوئی عذر نہیں ہے۔ اگر انسان یہ جانتے ہوئے بھی گناہ کرتا ہے کہ خدا کی مرضی کیا ہے، تو یہ اس کا انتخاب تھا، اس کا نہیں۔ لہٰذا، ”اگر ہم جان بوجھ کر گناہ کرتے ہیں، سچائی کا علم حاصل کرنے کے بعد، گناہوں کے لیے کوئی قربانی باقی نہیں رہتی ہے، بلکہ عدالت اور جلتی ہوئی آگ کی ایک خاص خوفناک توقع ہے، جو ہمارے مخالفوں کو کھا جائے گی“ عبرانیوں 10:26، 27

بات کی طرف لوٹتے ہوئے، ہم نے دیکھا کہ مسیح نے باپ کی طاقت سے گناہ پر قابو پا لیا، وہی طاقت جو ہم حاصل کر سکتے ہیں۔ یسوع نے وعدہ کیا کہ وہ اسے ہمارے پاس بھیجے گا۔ "اور میں باپ سے دعا کروں گا، اور وہ آپ کو ایک اور تسلی دینے والا دے گا، تاکہ وہ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے، سچائی کی روح، جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی، کیونکہ وہ نہ اسے دیکھتی ہے اور نہ اسے جانتی ہے؛ لیکن تم اسے جانتے ہو، کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تم میں ہی رہے گا۔“ یوحنا 14:16، 17۔روح القدس کے ذریعے مسیح خود ہم میں روحانی طور پر سکونت کرے گا۔

Machine Translated by Google

ہماری روحیں. ہمارے دلوں میں اس کے عمل کے ذریعے مسیح کی زندگی ہمارے تجربے میں دوبارہ پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے اس نے مزید کہا: "میں تمہیں یتیم نہیں چھوڑوں گا؛ میں تمہارے پاس آؤں گا... اس دن تم جان لو گے کہ میں تم میں ہوں" یوحنا ۔20 ،14:18اس لیے، یہ کہنا درست ہے، جیسا کہ پولس نے کیا تھا۔ ، کہ خُدا نے مسیح کو گناہ کی وجہ سے دُنیا میں بھیجا اور اُس نے اُس پر غالب آ گیا "تاکہ ہم میں شریعت کی راستبازی پوری ہو جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں" رومیوں۔ ۔8:3یعنی، تاکہ، مسیح کی طرف سے بھیجے گئے روح القدس کی طاقت سے، ہم خدا کی شریعت کے فرمانبردار بنائے جائیں۔

"کیونکہ جو جسم کے مطابق ہیں وہ جسمانی چیزوں پر اپنی سوچیں لگاتے ہیں، لیکن جو روح کے مطابق ہیں وہ روح کی باتوں پر غور کرتے ہیں، کیونکہ جسم کے مطابق ہونا موت ہے، لیکن روح کی طرف سے دماغ زندگی اور امن ہے، جسمانی دماغ خدا کے خلاف دشمنی ہے، کیونکہ یہ خدا کی شریعت کے تابع نہیں ہے، اور نہ ہی یہ ہو سکتا ہے، لہذا وہ جو جسم میں ہیں وہ خدا کو خوش نہیں کر سکتے ہیں، لیکن آپ اس میں نہیں ہیں. جسمانی، لیکن روح میں، اگر واقعی خدا کا روح تم میں بستا ہے، لیکن اگر کسی کے پاس مسیح کی روح نہیں ہے، تو وہ اس کا نہیں ہے۔" رومیوں ۔8:5-9

جسم کے مطابق چلنے والے اپنی مرضی کے غلام ہیں۔ بائبل کی زبان میں ، وہ "جسم اور دماغ کی مرضی کے مطابق" کر رہے ہیں۔ ۔2:2اور یہ خدا کے قانون کے مطابق نہیں ہے۔ پولس نے غیر تبدیل شدہ آدمی کے بارے میں کہا: "شریعت روحانی ہے؛ لیکن میں جسمانی ہوں، گناہ کے نیچے بکا ہوا ہوں" رومیوں ۔7:14اس لیے، جو لوگ جسم میں رہتے ہیں وہ خدا کو خوش نہیں کرتے، کیونکہ وہ اطاعت کرنے کی اپنی خواہشات کو دباتے نہیں ہیں۔ اُس کا قانون۔اور چونکہ قانون اُس کی مرضی کا اظہار ہے، اِس لیے یہ دیکھا جاتا ہے کہ انسان اپنے آپ کو اُس کا دشمن بنا لیتے ہیں، وہ قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں، گناہ کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں موت واقع ہوتی ہے۔ اسے موت کی طرف لے جاتا ہے۔

پچھلی صورت حال یکسر بدل جاتی ہے جب انسان روح القدس کی رہنمائی کے تابع ہو جاتا ہے اور اسے اجازت دیتا ہے کہ وہ اسے "بااختیار" بنائے، یا اسے طاقت سے بھر دے۔ "روح جسم کے خلاف جنگ کرتی ہے" اور اس پر قابو پاتی ہے "تاکہ تم وہ نہ کرو جو تم چاہتے ہو" ۔Gal. 5:17اس کے ذریعے انسان اپنی مرضی کا مالک بن جاتا ہے اور اسے اس کے قانون میں موجود خدا کی ہدایات کے تابع کر دیتا ہے۔ اور اطاعت ابدی زندگی کا راستہ ہے۔ یسوع نے امیر نوجوان حکمران سے کہا، "لیکن اگر آپ زندگی میں داخل ہونا چاہتے ہیں، تو احکام پر عمل کریں۔"
متی ۔19:17لہٰذا، انسان کی زندگی میں روح القدس کا عمل اسے خدا کی اطاعت، ابدی زندگی کی طرف مائل کرتا ہے۔ اور اُس کے ساتھ سلامتی بھی، کیونکہ جو کوئی شریعت پر عمل کرتا ہے وہ اُس کے موافق ہے۔
تیار.

پچھلے پیراگراف میں جو کچھ بیان کیا گیا تھا اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ صرف وہی لوگ مسیح کے پیروکاروں میں شمار کیے جا سکتے ہیں جنہوں نے روح القدس کو اپنے دلوں میں کام کرنے دیا۔ وہ سب جو اُس کی مخالفت کرتے ہیں اُس کے نہیں ہیں۔ متن میں "خدا کی روح" اور "مسیح کی روح" کا ذکر ہے۔ دونوں

Machine Translated by Google

اظہار ایک ہی روح کا حوالہ دیتے ہیں۔ "ایک روح ہے" Efe. 4:4۔ وہ خُدا باپ کی طرف سے ہے کیونکہ وہ اُس سے نکلتا ہے (یوحنا 15:26)۔ اور یہ مسیح کا ہے کیونکہ باپ نے اسے دیا، جس نے بدلے میں اسے ہمارے پاس بھیجا ہے۔ اس کے بارے میں بات کرتے ہوئے، پطرس نے اعلان کیا: "خدا نے اس یسوع کو اٹھایا... تاکہ خدا کے داہنے ہاتھ سے سربلند ہو کر اور باپ کی طرف سے روح القدس کا وعدہ حاصل کر کے اس کو انڈیل دیا جو اب تم دیکھ اور سن رہے ہو۔ "اعمال 2:32، 33۔

اس مقام پر یہ بات قابل غور ہے کہ روح کوئی ہستی یا شخص نہیں ہے، بلکہ خدا کا ایک وجود ہے، جس کی نوعیت غیر واضح ہے، جس کے ذریعے وہ اپنی روحانی زندگی کو انسانوں تک پہنچاتا ہے۔
[illegible]
حکمت اور سمجھ کی روح، اور مشورے کی روح۔ طاقت، اور روح

رب کا علم اور خوف۔" یسعیاہ 11:2 حاصل کرنے کے نتیجے میں پھل یا کام

روح تمام دس احکام کے مطابق ہے: "لیکن روح کا پھل محبت، خوشی، امن، تحمل، مہربانی، نیکی، ایمان، نرمی، نرمی ہے۔ ایسی چیزوں کے خلاف کوئی قانون نہیں ہے" گلتیوں 5:22، 23. چونکہ روح القدس خدا کی طرف سے نکلتا ہے، اس لیے اس کی عبادت کرنا ایک بہت بڑی غلطی اور گناہ بھی ہے۔کیونکہ اس صورت میں ہم خدا کی نہیں بلکہ اس کی طرف سے آنے والی عبادت کر رہے ہوں گے۔ پوری کائنات صرف باپ اور بیٹے کی عبادت نہیں کر سکتی (Apoc. 5:13)۔

”اور اگر مسیح تم میں ہے تو بدن گناہ کے سبب سے مردہ ہے لیکن روح راستبازی کے سبب سے زندہ ہے۔“ رومیوں 8:10

جس کی زندگی میں روح القدس کا کام ہو رہا ہے اس کی حالت یہ ہے: جسم گناہ کے لیے مردہ ہے، اس معنی میں کہ دماغ اسے برائی کے لیے استعمال نہیں کرتا۔
ہمارا دماغ جسم کو کنٹرول کرتا ہے۔ یہ وہ آلہ ہے جس کے ذریعے ہم اپنی مرضی کا استعمال کرتے ہیں۔ ہم پہلے ہی باب 6 کے مطالعہ میں دیکھ چکے ہیں کہ یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم اپنے ارکان کو راستبازی پر عمل کرنے کے لیے خُدا کے سامنے پیش کریں (رومیوں 6:13)۔ جب آزمائش آتی ہے، تو ہمیں مسیح کی طرف رجوع کرنے اور قابو پانے کے لیے الٰہی طاقت کی التجا کرنے کا اعزاز حاصل ہوتا ہے۔ وہ ہمیں دعوت دیتا ہے: "میری طاقت پکڑو اور مجھ سے صلح کرو" عیسیٰ 27:5۔ جو بھی ایسا کرتے ہیں، ان سب کے لیے یہ وعدہ یقینی ہے: "میری بھیڑیں... کبھی ہلاک نہیں ہوں گی، اور نہ ہی کوئی ان سے لے جائے گا۔ میرے ہاتھ" جان 10:27، 28۔ اس تجربے کو جیتے ہوئے، آپ کا جسم گناہ کے لیے مردہ ہو جائے گا (یعنی آپ اس پر عمل نہیں کریں گے)، جب کہ آپ کی روح (دماغ) زندہ رہے گی، یا قانون اور خدا کی فرمانبردار ہوگی، مسیح کی راستبازی کی خاطر ایمان کی دعا کے جواب میں اُس تک پہنچایا گیا یہ راستبازی مسیح کی طرف سے مومن پر اُنڈیل جانے والی روح القدس ہے۔

Machine Translated by Google

”اور اگر اُس کی روح جس نے یسوع کو مُردوں میں سے زندہ کیا تو وہ جس نے مسیح کو مُردوں میں سے زندہ کیا وہ آپ کے فانی جسموں کو بھی اُس کی روح سے زندہ کرے گا جو آپ میں رہتی ہے۔“
رومیوں 8:11

خُدا باپ ہمیں روحانی زندگی کی حالت میں رکھتا ہے یہاں تک کہ جب ہم اپنی فانی حالت میں رہتے ہیں تو اُس کی روح القدس کے ذریعے ہم میں کام کرتے ہیں۔ یسوع نے کہا: "باپ جس نے مجھے بھیجا، اس نے مجھے حکم دیا... اور میں جانتا ہوں کہ اس کا حکم ہمیشہ کی زندگی ہے" یوحنا ۔50 ،12:49اس لیے جو حکموں پر عمل کرتا ہے وہ روحانی زندگی پاتا ہے۔ ہماری زندگیوں میں خُدا کی روح کے عمل کے ذریعے ممکن ہے۔ پولس نے افسیوں کو بتایا کہ خُدا نے "آپ کو زندہ کیا، حالانکہ آپ گناہوں اور گناہوں میں مردہ تھے"۔ ۔2:1دوسرے لفظوں میں، اس نے انہیں ان کی بے وفا حالت سے نکالا اور انہیں دس احکام کے فرمانبردار لوگوں میں تبدیل کر دیا۔ رومیوں کی آیت بھی اسی حقیقت کو پیش کرتی ہے۔ اپنی روح سے، خُدا ہمیں روحانی زندگی دیتا ہے، ہمیں اُس کے قانون کی پابندی کرتا ہے۔

"پس اے بھائیو، ہم جسم کے قرض دار ہیں، جسم کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے نہیں، کیونکہ اگر آپ جسم کے مطابق زندگی گزاریں گے تو آپ مریں گے، لیکن اگر آپ روح سے جسم کے کاموں کو مار ڈالتے ہیں، تو آپ زندہ رہیں گے، ان سب کے لیے جو خدا کی روح سے چلتے ہیں، یہ خدا کے فرزند ہیں، کیونکہ آپ کو غلامی کی روح نہیں ملی کہ پھر سے ڈریں، بلکہ آپ کو گود لینے کی روح ملی، جس سے ہم پکارو، ابا، باپ۔" رومیوں 8:12-15

کوئی بھی جو مقروض ہے اسے وہ ادا کرنا ہوگا جو وہ واجب الادا ہے۔ کچھ ایسے ہیں جو اپنے پڑوسی پر احسان کرتے ہیں۔ لہذا، جب وہ آپ سے کچھ مانگتا ہے، تو آپ اسے کرنے پر مجبور محسوس کرتے ہیں۔ پال کہتے ہیں کہ یہ ہمارا معاملہ نہیں ہے۔
ہم مقروض نہیں ہیں۔ مسیح میں ایمان سے ہم خُدا کے فرزند بن جاتے ہیں، اور اس طرح ہم پر اپنی خود غرضی کا کوئی قرض نہیں ہے۔ ہمارے پاس "جسم کے مطابق زندگی گزارنے" کے لیے اسے مطمئن کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، کیونکہ اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو ہم گناہ کریں گے، اور گناہ، ایک بار مکمل ہونے کے بعد، موت پیدا کرتا ہے (یعقوب ۔(1:15بچوں کے طور پر ہمیں اس کی روح سے رہنمائی حاصل کرنے کا اعزاز حاصل ہے، جس کا ذکر "گود لینے کی روح" کے طور پر کیا گیا ہے، یہ دستاویز جو اس خاندان سے تعلق رکھنے کے ہمارے حق کو ثابت کرتی ہے۔ روح القدس "ہماری میراث کا عہد" ہے ۔Eph. 1:13، 14اور ہماری سب سے بڑی میراث مسیح خود ہے، جس نے اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا۔ خُداوند نے لاویوں کے بارے میں گواہی دی: "لاوی کاہنوں کا، لاوی کے پورے قبیلے کا اسرائیل میں کوئی حصہ یا میراث نہیں... اُن کی اپنے بھائیوں کے درمیان کوئی میراث نہیں ہوگی۔ رب تمہاری میراث ہے" .Deut

۔2 ،1:1یہ کاہن خدا کے لوگوں، مسیح میں ایمان لانے والوں کی ایک شخصیت تھے، جنہیں بعد میں کاہنوں کی قوم کہا گیا: "تم منتخب نسل، شاہی کہانت، مقدس قوم،

Machine Translated by Google

حاصل شدہ لوگ، تاکہ آپ اُس کی حمد کا اعلان کر سکیں جس نے آپ کو تاریکی سے اپنی شاندار روشنی میں بلایا... اب آپ خدا کے لوگ ہیں۔ 2:9، 10۔ پس مسیح خداوند، خدا کا بیٹا، ہماری میراث ہے۔ نتیجے کے طور پر، اس کا باپ ہمیں بچوں کے طور پر پہچانتا ہے، کیونکہ ہمارے دلوں میں اس کا بیٹا رہتا ہے۔ "اور چونکہ تم بیٹے ہو، اس لیے خدا نے اپنے بیٹے کی روح ہمارے دلوں میں بھیجی ہے، ابا، باپ، پکار کر۔" (گل ۔4:6)

"وہی روح ہماری روح کے ساتھ گواہی دیتی ہے کہ ہم خدا کے فرزند ہیں۔ اور اگر ہم بچے ہیں تو ہم وارث بھی ہیں، خدا کے وارث اور مسیح کے ساتھ مشترکہ وارث ہیں؛ اگر یہ سچ ہے کہ ہم اس کے ساتھ دکھ اٹھاتے ہیں، تو ہم بھی اُس کے ساتھ ہم جلال پا سکتے ہیں کیونکہ مَیں سمجھتا ہوں کہ اِس زمانے کے دُکھ اُس جلال کے ساتھ موازنہ کرنے کے لائق نہیں جو ہم میں ہو گا۔

نازل کیا۔" رومیوں 8:16-18

ہمیں احساس ہوتا ہے جب ہم خُدا کے ساتھ امن میں ہوتے ہیں۔ اس کی روح ہمارے ضمیر کو سکون اور سکون دیتی ہے۔
پولس نے اپنے اور اپنے ساتھی خادموں کے تجربے کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا: ”ہم اس بات پر قائل ہیں کہ ہمارا ضمیر اچھا ہے اور ہم ہر چیز میں لائق زندگی گزارنا چاہتے ہیں ۔ عبرانیوں ۔13:18 یہ یقین ہمارے یقین کو مضبوط کرتا ہے کہ ہم گناہ کے داغ کے بغیر نئی زمین کے وارث ہوں گے۔ 2پالتو ۔3:13 مسیح کو خُدا نے سب کا وارث بنایا تھا (عبرانیوں ۔(2 ،1:1 اور اگر مسیح ہم میں رہتا ہے تو ایمان سے ہم اُس کی وراثت میں شریک ہوتے ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ خُدا کی روح ہمارے ذہنوں میں یہ یقین رکھتا ہے۔ لیکن جو لوگ مسیح کے ساتھ بادشاہی کے وارث ہوں گے وہ زمین پر حق کی خاطر ذلت کے راستے پر اس کے نقش قدم پر چلیں گے۔ بائبل اُن لوگوں کے بارے میں بتاتی ہے جو ”جہاں بھی برّہ جاتا ہے اُس کی پیروی کرتا ہے“ copA ۔14:4 اور مسیح، برّہ کے طور پر، صلیب کو اُٹھا کر اُس جگہ گیا جہاں اُس نے ہمارے لیے اپنی جان دی۔ ”اس نے ہمارے لیے اپنی جان دی، اور ہمیں اپنے بھائیوں کے لیے اپنی جان دینا چاہیے۔“ 1 یوحنا 3:16 یعنی، ہمیں اپنی زندگیوں کو اس مقصد کے لیے وقف کرنا چاہیے کہ ہمارے تمام انسانی بھائیوں کو خوشخبری کا پیغام ملے۔

یسوع نے وعدہ کیا کہ جو لوگ زمین پر خود انکاری اور قربانی کے راستے پر اس کی پیروی کرتے ہیں وہ آسمان پر اس کے ساتھ جلال پائے گا۔ اُس نے کہا، ”اور ہر وہ شخص جس نے میرے نام کی خاطر گھر، یا بھائی، بہنیں، باپ، ماں، بیوی، یا بچے، یا زمینیں چھوڑی ہیں، اُسے سو گنا ملے گا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہو گا۔“ متی ۔19:29

"کیونکہ مخلوق خدا کے بیٹوں کے ظہور کا بے صبری سے انتظار کرتی ہے۔ کیونکہ مخلوق اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اس کی وجہ سے جس نے اُس کے تابع کیا تھا۔

Machine Translated by Google

امید ہے کہ وہی مخلوق بھی بدعنوانی کی غلامی سے آزاد ہوکر خدا کے فرزندوں کے جلال کی آزادی میں داخل ہوگی۔ رومیوں 21-8:19

جس دن خُدا نے آدم اور حوا کو پیدا کیا، اُس نے اُسے زمین پر موجود تمام مخلوقات پر تسلط عطا کیا۔ اُس نے کہا: "پھلاؤ اور بڑھو، اور زمین کو بھر دو اور اسے مسخر کرو۔ اور سمندر کی مچھلیوں پر اور ہوا کے پرندوں پر اور زمین پر چلنے والے ہر جاندار پر تسلط رکھو۔"

1:28۔اس طرح، فرمانبرداری کے دوران انہیں جو نعمتیں حاصل ہوئیں وہ ان کے دائرہ کار میں پھیل جائیں گی۔ جب ہمارے پہلے والدین گناہ میں پڑ گئے تو انہوں نے انہیں کھو دیا۔ چنانچہ ان کے تسلط کے تابع مخلوق کو بھی ان کے ساتھ نقصان اٹھانا پڑا۔ گناہ کے ذریعے، موت داخل ہوئی –نہ صرف مردوں میں –بلکہ جانوروں اور پودوں میں بھی۔ لیکن تخلیق کی موت اس کی اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اس کے حکمرانوں کی وجہ سے ہوئی تھی۔ لہذا، جب انسان گناہ کی غلامی سے چھٹکارا پاتے ہیں اور خدا نئے آسمان اور نئی زمین بناتا ہے، تو پودوں اور جانوروں کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ ہم جلال پائے جائیں گے، اور ہمارے زیر اقتدار مخلوقات گناہ کی لعنت کے تمام نشانات سے آزاد ہوں گی، ہمیشہ کے لیے زندہ رہیں گی۔ پولس کے الفاظ میں، "مخلوق بدعنوانی کی غلامی سے آزاد ہو کر خُدا کے فرزندوں کے جلال کی آزادی میں داخل ہو جائے گا۔" "خدا ان کی آنکھوں سے ہر آنسو پونچھ دے گا؛ اور نہ موت، نہ ماتم، نہ چیخ، نہ درد۔ کیونکہ پہلی چیزیں ماضی ہیں" ۔Apoc. 21:4

"کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ساری مخلوق اب تک کراہ رہی ہے اور دردِ زہ میں ہے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ ہم خود بھی، جن کے پاس روح کا پہلا پھل ہے، اپنے اندر کراہتے ہیں، گود لینے کے، یہاں تک کہ نجات کے انتظار میں۔ ہمارا جسم، کیونکہ امید میں ہم نے نجات پائی، اب جو امید نظر آتی ہے وہ امید نہیں ہے، جو انسان دیکھے گا، وہ اس کا انتظار کیسے کرے گا، لیکن اگر ہم اس کی امید رکھتے ہیں جو ہمیں نظر نہیں آتا تو ہم صبر سے اس کا انتظار کرتے ہیں۔ رومیوں 25-8:22

اب جب کہ ہم مسیح میں یقین رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ نئی زمین ہمارے لیے مخصوص ہے، جو برکتوں کی جنت سے وابستہ ہے جسے "نہ آنکھ نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، اور نہ ہی انسان کے دل میں داخل ہوا" 1)کور. (2:9زمین پر ہماری زندگی ہمارے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ ہم کراہتے ہیں جب ہم گناہ کو ہر جگہ بکثرت ہوتے دیکھتے ہیں ، اس کے ساتھ انسانوں اور خدا کی مخلوق کے لیے مصائب، مصائب اور تباہی کے نقصان دہ نتائج لاتے ہیں . .

نہ صرف ہم، بلکہ تمام مخلوق دکھ اٹھاتی ہے -یا، پولس کے الفاظ میں، علامتی معنوں میں "کراہ"۔
لیکن ہم امید میں کراہتے ہیں، کیونکہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ خدا کے وعدے یقینی ہیں۔ مسیح نے کہا: "تمہارا دل پریشان نہ ہو، تم خدا پر ایمان لاؤ، مجھ پر بھی ایمان لاؤ، میرے باپ کے گھر میں بہت سے محلات ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو میں تمہیں بتاتا، میں تمہارے لیے جگہ تیار کروں گا۔ جب میں جاتا ہوں، اور آپ

Machine Translated by Google

ایک جگہ تیار کرو، میں پھر آؤں گا، اور تمہیں اپنے پاس لے جاؤں گا، تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو" یوحنا ۔14:1ہماری تکلیف زیادہ دیر نہیں چلے گی۔ مسیح نے کہا: "دیکھو، میں جلدی آتا ہوں"

اپوک ۔22:12اور اس نے ہمیں یقین دلایا: "دوبارہ مصیبتیں آئیں گی" نحوم ۔1:9ایک بار غالب آنے کے بعد، برائی دوبارہ کبھی پیدا نہیں ہو گی۔ گناہ اور گنہگار ہمیشہ کے لیے تباہ ہو جائیں گے۔ لہٰذا، ہم مسیح پر ایمان اور صبر کے ساتھ انتظار کرتے ہیں، اس یقین کے ساتھ کہ ہم جلد ہی وہ سب کچھ حاصل کر لیں گے جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

"اور اسی طرح روح بھی ہماری کمزوریوں میں مدد کرتی ہے؛ کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ ہمیں کس چیز کے لیے دعا کرنی چاہیے، لیکن روح خود ہماری شفاعت کرتی ہے آہوں کے ساتھ جو بیان نہیں کی جا سکتی۔ اور جو دلوں کو تلاش کرتا ہے وہ جانتا ہے۔ روح کا ارادہ ہے؛ اور وہی ہے جو خدا کے مطابق مقدسوں کی شفاعت کرتا ہے" رومیوں ۔8:26، 27

جس طرح سے روح "ہماری کمزوریوں میں ہماری مدد کرتی ہے" وہ بری خواہشات کے خلاف لڑتا ہے جو ہم قدرتی طور پر رکھتے ہیں، اپنے ضمیروں کو چھو کر خود کو نہ کہنے کے لیے اور اگر ہم خدا کی فرمانبرداری کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو ہمیں خود پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے مضبوط کرتے ہیں۔ بائبل کے الفاظ میں: "روح جسم کے خلاف جنگ کرتی ہے" گلتیوں ۔5:17"ہم نے... وہ روح حاصل کی ہے جو خدا کی طرف سے آتی ہے، تاکہ ہم جان سکیں کہ خدا کی طرف سے ہمیں آزادانہ طور پر کیا دیا گیا ہے"، یعنی، تاکہ ہم تجربہ کر سکیں۔ خدا کی فرمانبرداری 2)کرن ۔(12 :2اس حقیقت پر غور کرنے سے ظاہر ہے کہ روح القدس کا عمل ہمارے ذہنوں میں ہوتا ہے۔ ہم اسے الفاظ میں مکمل طور پر بیان نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہمارے لیے ایسا کرنا ضروری ہے۔ صرف اس بات پر یقین کرنے کی ضرورت ہے کہ مسیح اپنی روح کے ذریعے ہم میں عمل کرتا ہے، ہمارے ضمیروں میں "ناقابل بیان کراہوں" کے ساتھ شفاعت کرتا ہے۔ اور خدا، باپ، جو آدمیوں کے دلوں کو تلاش کرتا ہے (زبور ،(139:23جانتا ہے کہ مسیح کے اندر کام کرنے کا ارادہ ہے۔ اُس کی روح کے ذریعے ہمیں خُدا کی مرضی کی فرمانبرداری کی طرف لے جاتا ہے۔ مسیح ہمارے لیے شفاعت کرتا ہے، باپ کی مرضی کو پورا کرتا ہے۔ "یہ مسیح ہے جو مر گیا...

ہم" روم۔ 8:34.

"اور ہم جانتے ہیں کہ سب چیزیں اُن لوگوں کی بھلائی کے لیے کام کرتی ہیں جو خُدا سے محبت کرتے ہیں، اُن کے لیے جو اُس کے مقصد کے مطابق بُلائے جاتے ہیں۔ کیونکہ اُس نے پہلے سے ہی یہ بھی طے کر رکھا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کی صورت کے مطابق ہو، تاکہ وہ اُن میں پہلوٹھا ہو۔ بہت سے بھائی۔ اور جن کو اس نے پہلے سے مقرر کیا، ان کو بھی بلایا؛ اور جن کو اس نے بلایا، اس نے راستباز بھی ٹھہرایا؛ اور جن کو راستباز ٹھہرایا، اس نے جلال بھی دیا۔" رومیوں ۔8:28-30

Machine Translated by Google

مسیح کو پوری دنیا کے نجات دہندہ کے طور پر بھیجا گیا تھا (یوحنا ۔(4:42 ؛3:16لہذا، سب کو "بلایا گیا" تھا. ہم خدا کی طرف سے دنیا کی بنیاد سے پہلے سے جانا جاتا ہے. اور اس نے ہمیں مسیح کی اخلاقی شبیہ کے مطابق ہونے کے لیے پہلے سے مقرر کیا تھا۔ الٰہی الفاظ: "میں نے تم سے ابدی محبت کی ہے، اس لیے میں نے تمہیں مہربانی سے کھینچا ہے" تمام انسانوں سے مخاطب تھے (یر.
۔(31:3خدا ہم میں سے ہر ایک کو اپنا اکلوتا بچہ سمجھتا ہے۔ اس نے ازل سے ہماری خوشی کی منصوبہ بندی کی ہے -اس شرط پر کہ ہم اس راستے پر چلیں جو وہ بتاتا ہے۔ لہذا، ہماری پوری زندگی میں، وہ ہمارے پاس خوشخبری کی دعوت کا پیغام لے کر آیا: "جن کو اس نے پہلے سے مقرر کیا تھا انہیں بھی بلایا۔" اس کا مقصد ہمیں راستباز ٹھہرانا تھا، یعنی ایک ہی وقت میں ہمیں معاف کرنا اور ہمیں راستبازی میں تبدیل کرنا تھا۔ اور بعد میں، اگر ہم وفادار ہیں، تو وہ مسیح کی دوسری آمد کے موقع پر ہمیں جلال دینا چاہتا ہے ۔ اور وہ جو بہتوں کو راستبازی سکھاتے ہیں، ستاروں کی طرح ابد تک۔

12:3۔

لیکن جب کہ خوشی کی پیشین گوئی اور خُدا کی دعوت ہر ایک کے لیے ہے، لیکن راستباز اور جلالی ہونا ہماری پسند پر منحصر ہے۔ اگر ہم مسیح کو نجات دہندہ اور اپنی زندگیوں کے رب کے طور پر مسترد کرتے ہیں، تو ہم راستباز نہیں ہوں گے۔ اگر ہم اُس کے ساتھ چلنے سے انکار کرتے ہیں، اُس کی فرمانبرداری کرنا چھوڑ دیتے ہیں، اور بغاوت کرتے ہیں، تو ہمیں جلال نہیں ملے گا۔ مشروط وعدہ ہے: "موت تک وفادار رہو، اور میں تمہیں زندگی کا تاج دوں گا" ۔Apoc. 2:10رومیوں کی ان آیات کے الفاظ میں، پولس ہر ایک کے لیے خُدا کے آئیڈیل کو پیش کرتا ہے، جو پورا ہو سکتا ہے یا نہیں اس پر منحصر ہے کہ آیا ہم اُسے مسیح کے ذریعے اپنے اندر کام کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ ہم سب اسے ایسا کرنے کی اجازت دیں!

"پھر ہم ان باتوں کو کیا کہیں؟ اگر خدا ہمارے حق میں ہے تو ہمارے خلاف کون ہو سکتا ہے؟ جس نے اپنے بیٹے کو نہیں بخشا، بلکہ ہم سب کے لیے اسے حوالے کر دیا، وہ اپنے ساتھ ہم سب کچھ کیسے نہیں دے گا؟ ؟" رومیوں 30 ،8:29

کیا تسلی، کیا طاقت ہے ان الفاظ میں! ”خدا نے دنیا سے ایسی محبت کی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا“ یوحنا ۔3:16 اُس نے اُسے ہم سب کو دیا۔ اور جب اُس نے دیا تو اُس کے ساتھ وہ سب کچھ دیا جو اُس کی تھیں۔ لیکن تمام چیزیں مسیح کے ذریعے پیدا کی گئیں۔ ”اس کے بغیر جو کچھ بھی بنایا گیا تھا وہ نہیں بنایا گیا“۔ ”سب کچھ اُس کی طرف سے اور اُس کے لیے پیدا کیا گیا تھا“ (یوحنا ؛1:3کرنل ۔(1:16چنانچہ جب خدا نے ہمیں مسیح دیا تو اس نے ہمیں بھی سب کچھ دیا اور ہمیں ہر چیز کا وارث بنایا۔ وہ الفاظ جو ایک بار آدم اور حوا سے کہے گئے تھے وہ ہمارے ہیں: "خدا نے ان کو برکت دی، اور خدا نے ان سے کہا: پھلدار بنو اور بڑھو، اور زمین کو بھر دو اور اسے مسخر کرو؛ اور سمندر کی مچھلیوں اور پرندوں پر حکومت کرو۔ سمندر، آسمان، اور زمین پر چلنے والے ہر جانور پر" جنرل ۔1:28اگر ہم صرف اس پر یقین رکھتے ہیں تو ہم دیکھیں گے کہ جب تک ہم خدا کی مرضی میں رہیں گے ہمارے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں ہوگا۔ اس حقیقت کے یقین سے کہ مسیح نے کہا: "میں تم سے سچ کہتا ہوں، اگر تمہارا ایمان رائی کے دانے کے برابر ہے۔

Machine Translated by Google

تم اس پہاڑ سے کہو گے: یہاں سے وہاں کی طرف بڑھو تو وہ گزر جائے گا۔ اور آپ کے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں ہو گا۔" میٹ ۔17:20
اس موقع پر، پولس نے کہا، "میرے پاس جدعون، برق، سمسون، افتاح، داؤد، سموئیل، اور ان نبیوں کے بارے میں بتانے کے لیے وقت کی کمی ہوگی، جنہوں نے ایمان کے ساتھ بادشاہتوں پر فتح حاصل کی ، انصاف۔ وعدے حاصل کیے، شیروں کے منہ بند کیے، آگ کی طاقت کو بجھا دیا، تلوار کی دھار سے بچ گئے، کمزوری سے انھوں نے طاقت حاصل کی، جنگ میں انھوں نے جدوجہد کی، انھوں نے اجنبیوں کے لشکروں کو بھگا دیا۔" عبرانیوں .34 ۔11:32تمام چیزیں دی جائیں گی اور ان کے تابع ہوں گی جو مسیح پر ایمان رکھتے ہیں۔

"کون خُدا کے چُنے ہوئے لوگوں پر الزام لگائے گا؟ یہ خُدا ہے جو اُن کو راستباز ٹھہراتا ہے، کون اُن کی مذمت کرتا ہے؟ کیونکہ یہ مسیح ہے جو مر گیا، یا بلکہ جو مُردوں میں سے جی اُٹھا، جو خُدا کے داہنے ہاتھ پر ہے، اور شفاعت بھی کرتا ہے۔ ہمارے لیے" رومیوں 34 ،8:33

ان الفاظ میں ہمارے پاس ایک اور قیمتی وعدہ ہے۔ یہ یقین کہ خدا ہمیں معاف کرتا ہے اور منظور کرتا ہے وہ سب سے بڑی نعمت ہے جو ہم حاصل کر سکتے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ قیمتی وہ جلد ہی آنے والے وقت میں خود کو ثابت کرے گی ۔ یسوع نے کہا، "کیونکہ وہ تمہیں کونسلوں کے حوالے کریں گے، اور اپنے عبادت خانوں میں تمہیں کوڑے لگائیں گے؛ اور تم میری خاطر گورنروں اور بادشاہوں کے سامنے پیش کیے جاؤ گے، تاکہ اُن کے لیے اور غیر قوموں کے لیے گواہی ہو... بھائی بھائی کو اور باپ اپنے بیٹے کو موت کے گھاٹ اتارے گا اور بچے اپنے ماں باپ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے اور انہیں مار ڈالیں گے اور میرے نام کی وجہ سے تم سے سب نفرت کریں گے۔" میٹ ۔22 ،10:21جیسا کہ انہوں نے مسیح کے ساتھ کیا۔ ، وہ ہم میں سے بہت سے لوگوں کی مذمت کے لیے جھوٹے گواہ کھڑے کریں گے ، جس سے یہ ظاہر ہو گا کہ ہم بدترین مجرم ہیں۔ دس احکام کے رکھوالوں کو قانون اور معاشرتی نظام کے دشمن قرار دیا جائے گا۔ لیکن ہم یہ سب کچھ صبر کے ساتھ برداشت کر سکتے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ خُدا ہماری مدد کرے گا، منظور ہے۔ مسیح ہمارے لیے شفاعت کرتا ہے جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں، اور باپ، ہمارا خالق اور کائنات کا حاکم، ہمیں عیسیٰ کے خون سے پاک اور مسیح کی زندگی سے راستباز قرار دیتا ہے۔ انسانوں سے ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ ہم زمین پر موجود عظیم لوگوں کی موجودگی میں، خدا کے ساتھ پر سکون اور پرامن رہ سکتے ہیں، یہاں تک کہ ان آزمائشوں کے درمیان بھی جو صرف انصاف کا نمونہ ہیں، جن کو بدنام کرنے کے پیشگی مقصد کے ساتھ جھوٹی روایتوں کے مطابق انجام دیا جاتا ہے۔ اور بے گناہوں کی مذمت کرتے ہیں۔

"کون ہمیں مسیح کی محبت سے الگ کرے گا؟ مصیبت، یا مصیبت، یا ایذا، یا قحط، یا برہنگی، یا خطرہ، یا تلوار؟ جیسا کہ لکھا ہے: تیری خاطر ہم سارا دن موت کے حوالے کیے جاتے ہیں ذبح ہونے والی بھیڑوں کی مانند شمار ہوتے ہیں لیکن ان سب باتوں میں ہم اُس کے وسیلہ سے زیادہ فاتح ہیں جس نے ہم سے محبت کی کیونکہ مجھے یقین ہے کہ نہ موت، نہ زندگی، نہ فرشتے، نہ حکومتیں، نہ طاقتیں، نہ موجودہ، نہ آنے والی چیزیں۔ اور نہ ہی

Machine Translated by Google

اونچائی، نہ گہرائی، اور نہ ہی کوئی دوسری مخلوق ہمیں خدا کی محبت سے الگ کر سکتی ہے، جو ہمارے خداوند مسیح یسوع میں ہے۔ -8:35-39

رومیوں کے نام خط کا بنیادی موضوع خوشخبری کی پیشکش ہے، جس میں خدا کی طرف سے اپنے اکلوتے بیٹے، یسوع مسیح کی قربانی کے ذریعے تمام انسانوں کو بخشی گئی معافی شامل ہے۔ صرف محبت ہی خُدا کو ہمارے لیے ایسی قربانی دینے کی ترغیب دے سکتی ہے، خاص طور پر اس بات پر غور کرتے ہوئے کہ، اُس کی مخلوق ہونے کے ناطے، ہم اُسے قربانی کے بدلے کچھ نہیں دے سکتے۔ لہذا، یہ ظاہر ہے کہ انجیل خدا کی محبت کو ظاہر کرتی ہے۔ اور مسیح کی محبت بھی، جس نے ہمارے لیے اپنی جان دی۔ اور "ہم اس سے محبت کرتے ہیں کیونکہ اس نے پہلے ہم سے محبت کی" 1یوحنا -4:19محبت کا یہ بندھن ناقابل تحلیل ہے۔ کوئی بھی چیز جو شیطان انسانوں کو ہمارے خلاف کرنے پر آمادہ کر سکتا ہے اسے توڑ نہیں سکتا۔ اور یہ یقین کہ ہم ہمیشہ اس سے گھرے رہتے ہیں۔ الہٰی محبت ہمیں مسیح کی محبت کے لیے کسی بھی آزمائش کو برداشت کرنے کے لیے مضبوط کرتی ہے۔ رومیوں کے باب 8کے آخری الفاظ اس یقین کا اظہار ہیں، جو پولس کے پاس تھا۔ آؤ اور مسیح کو اپنے لیے دیکھیں؛ اپنے لیے باپ اور بیٹے کی قربانی دیکھیں، گنہگار، جیسا کہ اس کے کلام میں ظاہر کیا گیا ہے۔ دونوں کی محبت آپ کو گھیرے ہوئے ہے -یہ آپ کے لیے بھی تھی -ساتھ ہی ساتھ باقی سب کے لیے بھی۔ سورج کی کرنیں ہر اس شخص کو روشن کرتی ہیں جو سڑک پر نکلتا ہے، کوئی بھی غائب نہیں ہوتا ہے، خدا کی محبت کا جذبہ ان تمام لوگوں کے دلوں کو بھرنے کے لیے ہے جو اسے حاصل کرنا چاہتے ہیں!

رومیوں 9

"مسیح میں میں سچ کہتا ہوں، میں جھوٹ نہیں بولتا (روح القدس میں میرا ضمیر گواہی دیتا ہے): کہ میرے دل میں بہت زیادہ دکھ اور مسلسل درد ہے۔ کیونکہ میں خود مسیح کی خاطر، مسیح کی طرف سے غصہ کرنا چاہتا ہوں۔ میرے بھائیو، جو جسم کے لحاظ سے میرے رشتہ دار ہیں؛ بنی اسرائیل کون ہیں، جن میں سے گود لینے والے بیٹے ہیں، اور جلال، اور عہد، قانون، عبادت اور وعدے؛ جن کے باپ ہیں، اور جس کا مسیح جسم کے مطابق ہے جو سب سے اوپر ہے۔

حمد ابد تک خدا کے لیے ہو جو ہر چیز سے بالاتر ہے۔" رومیوں -9:1-5

یوحنا کو یہ لکھنے کے لیے تحریک ملی: "ہم جانتے ہیں کہ ہم موت سے زندگی میں آئے ہیں کیونکہ ہم اپنے بھائیوں سے محبت کرتے ہیں" 1 یوحنا -3:14یہ الفاظ صرف اُن لوگوں کے لیے محبت کا حوالہ نہیں دیتے جو ہمارے ایمان میں شریک ہیں، کیونکہ مسیح نے کہا: "اپنے دشمنوں سے محبت کرو... اُن کے لیے دعا کرو جو تمہارے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں اور تمہیں ستاتے ہیں، تاکہ تم آسمانی باپ کے فرزند بنو۔ اگر ان سے محبت کرتے ہیں

Machine Translated by Google

جو تم سے محبت کرتا ہے، تمہیں کیا انعام ملے گا؟ اور اگر تم صرف اپنے بھائیوں کو سلام کرتے ہو تو اور کیا کر رہے ہو؟ متی ۔5:44-47 پولوس اپنے ساتھی یہودیوں کے لیے مسیح کی محبت سے لبریز تھا، حالانکہ ان میں سے بہت سے اس کے سخت ترین دشمن اور ستانے والے تھے۔ پھر بھی، رسول کہتا ہے کہ وہ مسیح کی طرف سے "مصیبت کا شکار" ہونا چاہتے ہیں یا اس کی مذمت کر سکتے ہیں، اگر اس سے وہ روح کی نجات کی خوشی حاصل کر سکیں۔ اُس نے تسلیم کیا کہ بنی اسرائیل کو دیگر تمام اقوام پر بہت سے معاملات میں خاص طور پر پسند کیا گیا ہے۔ ان میں سے موسیٰ علیہ السلام آئے، جنہیں خدا نے اپنی شریعت کی میزیں اور اپنی مرضی کے تحریری الہام کو بطور امانت سونپا۔ اور اُس کو اور اُس کے پیچھے آنے والے دوسرے نبیوں کو، خُدا نے اُن انکشافات کو پہنچایا جنہوں نے مقدس صحیفوں کو جنم دیا، جس میں انسانوں کے ساتھ اُس کے عہد کی خوشخبری تھی۔

ان میں سچی عبادت کی شکلوں کے ساتھ ساتھ دیگر تمام چیزوں کے بارے میں بھی ہدایات موجود تھیں جو انہیں اس زمین پر گناہ سے آزاد ہونے والے خدا کے بچوں کے طور پر زندگی گزارنے اور مستقبل کے لافانی شان میں حصہ لینے کے تجربے کی طرف لے جا سکتی ہیں۔ اور سب سے اہم: انہوں نے مسیح کے آنے کا اعلان کیا ، خدا کا بیٹا، دنیا کا نجات دہندہ، وہ جس کے ذریعے انسانوں سے کیے گئے تمام وعدے پورے ہوں گے (یوحنا 2 ؛5:39کرنتھیوں ۔((20 ،1:19مسیح بذات خود ابراہیم، یہوداہ اور داؤد کی نسل سے مریم سے اوتار اور پیدا ہوئے۔ لیکن مسیح کو رد کر کے، بنی اسرائیل نے ان تمام نعمتوں کو رد کر دیا جو اس کے ساتھ تھیں۔ اور انہوں نے ان آسمانی الہام کو بھی رد کیا جو مسیح کے آنے کی طرف اشارہ کرتے تھے اور دنیا کے لیے امانت کے طور پر ان کے سپرد تھے۔

اس حقیقت کے علم نے پاؤلو کے دل کو اداسی اور درد سے بھر دیا، یہاں تک کہ وہ حالات کو پلٹانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنے کو تیار تھا۔

رسول کی مثال ان آخری دنوں میں سیونتھ ڈے ایڈونٹس کے ساتھ ایک متوازی ہے۔ بنی اسرائیل کی طرح ان لوگوں کو بھی سلسلہ وار مراعات حاصل تھیں۔ جب وہ ایک قوم کے طور پر ابھرے، 1844میں، انہیں یہ وحی موصول ہوئی کہ مسیح نے آسمانی حرم میں انسانیت کی خدمت کی، جہاں خدا کا تخت ہے، اور یہ کہ حکومت کی بنیاد کے طور پر اس کے پاس دس احکام ہیں۔ اس وقت، عیسائیت نے عام طور پر decalogueکی اطاعت کو ضروری تسلیم نہیں کیا۔ اس طرح، وحی قانون کی ایک نئی ترسیل کے طور پر ظاہر ہوئی ایک امانت کے طور پر دنیا میں ایک پیغام کی شکل میں تقسیم کی جائے گی۔ اس کے ساتھ پیشن گوئی کی وزارت کی طرف سے پے در پے انکشافات ہوئے، جو موسیٰ کو دیے گئے اور Exodus to Deuteronomyکی کتابوں میں درج ہیں: صحت کی دیکھ بھال سے متعلق پیغامات، خوراک، بیماریوں کے قدرتی علاج کے طریقے اور سینیٹوریمز کے قیام کے لیے رہنما اصول۔ ; حقیقی تعلیم کے اصول، جن میں گھر میں بچوں کی دیکھ بھال اور اسکولوں کے قیام کے لیے مشورے شامل ہیں۔ اور، ایک اختتامی وحی کے طور پر، ایمان کے ذریعے جواز کے پیغام کی ترسیل، رومیوں کے سامنے پیش کی گئی اور اس کتاب میں ظاہر کی گئی روشنی کے ساتھ ہم آہنگ۔ اس کا مقصد لوگوں کو اس زمین پر بغیر گناہ کے چلنے کی رہنمائی کرنا ہے، ایمان کے ذریعے دنیا کی تمام آزمائشوں پر قابو پانا ہے 1)جان ۔(5:4تاہم، قدیم اسرائیلیوں کی طرح، ایڈونٹسٹس نے اپنے پیغام میں خود مسیح کو رد کیا، اور دشمن اور ستانے والے بن گئے۔

Machine Translated by Google

ان لوگوں میں سے جنہوں نے اسے قبول کیا اور انہیں ان کی غلطی سے ڈرایا۔ وہی محبت جس نے ماضی میں رسول کے دل کو بھرا تھا، ہمیں اپنے موجودہ ظلم کرنے والوں کے لیے ترس اور ان کی نجات کی مخلصانہ آرزو سے بھی بھرنا چاہیے۔ ہماری دعائیں ان کی طرف سے اٹھیں تاکہ ان کی آنکھوں سے پٹی گر جائے۔

"ایسا نہیں ہے کہ خدا کا کلام ناکام ہو گیا ہے، کیونکہ اسرائیل کے تمام لوگ اسرائیلی نہیں ہیں؛ اور نہ ہی اس وجہ سے کہ وہ ابراہیم کی اولاد ہیں، وہ سب کی اولاد ہیں؛ لیکن: اسحاق میں آپ کی اولاد کہلائی جائے گی، یعنی وہ اولاد نہیں ہیں جسم سے جو خدا کے بچے ہیں، لیکن وعدے کے بچے ہیں۔

اولاد میں شمار ہوتے ہیں" رومیوں ۔9:6-8

اسرائیل نام کا مطلب ہے "فاتح"۔ جب بزرگ یعقوب نے اپنے آپ کو مسیح پر پھینک دیا، تو اس نے ایمان کے ساتھ کہا: "میں تمہیں جانے نہیں دوں گا، جب تک تم مجھے برکت نہ دو۔ اور میں نے اس سے کہا، تمہارا نام کیا ہے؟ اور اس نے کہا، یعقوب، پھر اس نے کہا، وہ کرے گا۔ اب آپ کا نام یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہے، کیونکہ آپ نے ایک شہزادے کے طور پر خدا کے ساتھ اور آدمیوں کے ساتھ جدوجہد کی ہے اور غالب ہو گئے ہیں" Gen. 32:26-28یعقوب نام کا مطلب ہے "دھوکہ دینے والا"۔
یہ اس بات کی نمائندگی کرتا ہے کہ جیکب نے اپنی زندگی میں خود کو اس مقام تک کیسے دیکھا۔ جب وہ چھوٹا تھا، تو اس نے اپنے باپ کو دھوکہ دیا کہ وہ اسے پیدائشی حق کی نعمت دے، جو اس نے اپنے بھائی عیسو کو دینے کا ارادہ کیا، جس کے نتیجے میں اس کے بھائی نے اسے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس وجہ سے وہ تقریباً ایک ہزار کلومیٹر دور اپنے خاندان کی سرزمین پر بھاگ گیا اور کئی سال تک وہیں رہا۔

آخر کار اسے خدا کی طرف سے اپنے وطن واپس جانے کی ہدایات موصول ہوئیں۔ لیکن اسے اپنے بھائی کا غصہ یاد تھا۔ چنانچہ اس نے قاصدوں کو اس کے لیے تحفہ کے ساتھ اپنے آگے بھیجا، اس امید پر کہ وہ اسے راضی کر لے۔ تاہم اسے جواب ملا کہ عیسو چار سو آدمیوں کے ساتھ اس سے ملنے آرہا ہے۔
مایوس ہو کر، وہ خُدا کی تلاش میں گیا، اور وہاں اُس نے مسیح کو پایا، جس نے اُس کے کندھے کو چھوا۔ لیکن چونکہ رات ہو گئی تھی، اس نے اسے نہ پہچانا، اور ساری رات اس سے لڑتا رہا۔ لڑائی کے اختتام پر، خدائی رسول نے اس کی ران کو چھو کر اور اسے لنگڑا کر چھوڑ کر اس کے کردار کو ظاہر کیا۔ آنے والے کی الہی اصل کو پہچانتے ہوئے، اس نے اپنے آپ کو اپنی رحمت پر پھینک دیا۔ تو مان لیا گیا۔ اس نے اپنا گناہ معاف کر دیا تھا اور اسے نئی زندگی جینے کی طاقت ملی تھی۔ صحیفہ کہتا ہے کہ نجات دہندہ نے "اسے وہاں برکت دی" ۔Gen. 32:29اور اپنا نام بدل کر اسرائیل رکھ دیا۔

لہذا، نام اسرائیل کا روحانی معنی معافی اور گناہ پر فتح ہے۔
پولس نے کہا کہ "تمام اسرائیل اسرائیلی نہیں ہیں" اس یقین کی بنیاد پر۔ وہ فریسی جنہوں نے مسیح، اس کی معافی اور گناہ پر فتح جو وہ عطا کرے گا، کو مسترد کر دیا، وہ درحقیقت "اسرائیلی" نہیں تھے۔ ظلم کرنے والے فریسی صرف جسمانی طور پر اسرائیلی تھے، یا پولس کے الفاظ میں "جسمانی اولاد"۔ اس لیے نہیں کہ وہ ابراہیم کی اولاد تھے، وہ خدا کے فرزند تھے۔ بچے وہ ہیں جو اس کے کیے ہوئے وعدوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ مسیح میں اور احکام

Machine Translated by Google

یہ وہ وعدے ہیں جو مومنوں کی زندگیوں میں پورے ہوتے ہیں، تاکہ وہ فرمانبردار ہو جائیں۔ لیکن چونکہ خدا کے وعدے مسیح کے ذریعے پورے ہوتے ہیں 2)کور. ،(20 ،1:19تو صرف وہی لوگ جو مسیح پر ایمان لاتے ہیں اور اُس کے تابع ہوتے ہیں وعدے کے فرزند ہیں۔ ابراہیم کے دو بیٹے تھے: ایک اپنے کاموں سے اور دوسرا ایمان سے۔ اسحاق ایمان کا بیٹا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کہتا ہے: "اسحاق میں تیری نسل کہلائی جائے گی"۔ ابراہیم کو ”ایمان کا باپ“ کہا جاتا تھا (رومیوں.

۔(4:16لہذا، وہ ابراہیم کی اولاد ہیں، روحانی لحاظ سے، وہ تمام جو مسیح پر ایمان رکھتے ہیں اور ان وعدوں پر جو خُدا نے اُس کے ذریعے سے دیے ہیں۔

"کیونکہ وعدہ کا کلام یہ ہے کہ میں اس وقت آؤں گا اور سارہ کے ہاں بیٹا ہو گا۔ اور نہ صرف یہ بلکہ رِبقہ بھی، جب اُس نے ہمارے باپ اِضحاق سے ایک بیٹا پیدا کیا، حالانکہ وہ نہیں تھے۔ ابھی تک پیدا ہوا، اور نہ ہی اچھا یا برا ہونا (کہ خدا کا مقصد، انتخاب کے مطابق، کاموں کی وجہ سے نہیں، بلکہ اس کی وجہ سے جو اسے بلاتا ہے، ثابت قدم رہ سکتا ہے)، اسے بتایا گیا تھا: سب سے بڑا سب سے چھوٹے کی خدمت کرے گا۔ لکھا ہے: میں نے یعقوب سے محبت کی اور میں نے عیسو سے نفرت کی، تو پھر ہم کیا کہیں؟ کہ خدا کی طرف سے ناانصافی ہے، ہرگز نہیں، کیونکہ وہ موسیٰ سے کہتا ہے، جس پر رحم کروں گا اس پر رحم کروں گا۔ جس پر میں رحم کروں گا اس کا انحصار اس بات پر نہیں ہے کہ آپ کیا چاہتے ہیں اور نہ ہی اس پر منحصر ہے کہ آپ کس چیز پر بھاگتے ہیں بلکہ خدا پر ہے جو رحم کرتا ہے" رومیوں 9:9-16

مندرجہ بالا کا خلاصہ یہ ہے: خدا اپنے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے خود پر منحصر ہے۔
پچھلی آیات میں رسول نے بتایا کہ بنی اسرائیل وہ ہیں جو خدا کے وعدوں پر یقین رکھتے ہیں۔
اب وہ یہ ظاہر کرتے ہوئے دلیل کو بڑھاتا ہے کہ خدا کا بچہ ہونا کسی بھی چیز پر منحصر نہیں ہے جو انسان اپنے جسمانی والدین سے کرتا ہے یا حاصل کرتا ہے۔ "یہ اس بات پر منحصر نہیں ہے کہ آپ کیا چاہتے ہیں، اور نہ ہی اس پر منحصر ہے کہ آپ کس چیز کو چلاتے ہیں، بلکہ خدا پر ہے، جو رحم کرنے والا ہے۔" پولوس اس دلیل کی تائید کے لیے دو مثالیں استعمال کرتا ہے۔ پہلی سارہ کی، جس کے بڑھاپے میں بیٹا ہوا، جب وہ اپنے لیے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ اس کے پاس صرف بچہ تھا کیونکہ خدا نے اپنی طاقت کا استعمال کیا اور مقررہ وقت پر اپنا وعدہ پورا کیا۔ دوسرا یعقوب اور عیسو کا ہے۔ خدا نے طے کیا کہ عیسو یعقوب کی پیدائش سے پہلے خدمت کرے گا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے وعدے کی تکمیل اس کی پیدائش کے حالات پر بھی منحصر نہیں تھی۔ یہ دوسری مثال اس تعلیم کو تقویت دیتی ہے کہ بنی اسرائیل کے طور پر ان کی پیدائش انہیں خدا کے فرزند نہیں بناتی ہے۔ یہ مسیح کے ذریعے دیے گئے خدا کے کلام کے وعدوں پر یقین ہے جو ہمیں الہی روحانی خاندان، حقیقی روحانی اسرائیل میں داخل کرتا ہے۔

اپنی دلیل میں، پال نے ملاکی نبی کا ایک اقتباس پیش کیا، جو کہتا ہے: ”میں نے یعقوب سے محبت کی اور عیسو سے نفرت کی۔“ لیکن خُدا نے عیسو کی پیدائش سے پہلے نفرت نہیں کی۔

یہ حوالہ ظاہر کرتا ہے کہ خُداوند نے یہ بات عیسو کی پیدائش کے بہت بعد کہی اور اُس نے یہ کہا کیونکہ اُس کے اور اُس کی نسل کے کام بُرے تھے۔ دوسرے لفظوں میں، خُدا نے اُسے ہلاکت کے لیے پہلے سے مقرر نہیں کیا تھا۔ ”خدا چاہتا ہے کہ سب بچ جائیں اور سچائی کے علم میں آئیں“ (1 تیم ۔(4 ،2:3آئیے اقتباس پڑھیں

Machine Translated by Google

ملاکی میں نقل کیا گیا ہے: "میں عیسو سے نفرت کرتا تھا؛ اور میں نے اس کے پہاڑوں کو ویران کر دیا تھا، اور اس کی میراث صحرا کے گیدڑوں کو دے دی تھی، اگرچہ ادوم کہتا ہے، ہم غریب ہیں، لیکن ہم ویران جگہوں کو دوبارہ بنائیں گے؛ خداوند یوں فرماتا ہے لشکروں کا: وہ تعمیر کریں گے، اور میں تباہ کروں گا؛ اور وہ ان کو کہیں گے: شرارت کی سرزمین، اور ایسی قوم جن پر رب ہمیشہ غضبناک ہے" ملائیت ۔4 ،1:3

نوٹ کریں کہ خُدا عیساؤ کی اولاد کے فیصلوں کی طرف اشارہ کرتا ہے، جیسا کہ وہ جمع میں بولے گئے اپنے الفاظ کا حوالہ دیتا ہے: "ہم غریب ہیں"۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسو اس وقت پیدا ہو چکا تھا جب اس نے جنم دیا تھا۔

پیغام

ملاکی نے لکھا کہ خدا "عیسو سے نفرت کرتا تھا" کیونکہ عیسو نے اس کی نعمت کو حقیر جانا اور بدی سے کام کیا، توبہ نہیں کی۔ کہانی یہ ہے کہ، بھائیوں میں سب سے پرانے ہونے کے ناطے، عیسو کو پیدائشی حق کا حق حاصل تھا، ایک ایسا استحقاق جس میں گھر میں ایک پادری کے طور پر کام کرنا اور خاندان کے اندر مسیحا کی خوشخبری اور قانون کے علم کو محفوظ رکھنا شامل تھا۔ لیکن اُس نے خُدا کی نعمت کو حقیر جانا: "عیسو کھیت سے آیا اور وہ تھک گیا اور عیسو نے یعقوب سے کہا، مجھے یہ سرخ سٹو کھانے دو، کیونکہ میں تھک گیا ہوں، اِس لیے اُس کا نام ادوم رکھا گیا۔ تب اس نے یعقوب سے کہا: آج اپنا پیدائشی حق مجھے بیچ دو۔ اور عیسو نے کہا، دیکھو، میں موت کے قریب ہوں، میرا پیدائشی حق مجھے کیا فائدہ ہو گا؟... اور اس نے اپنا پیدائشی حق یعقوب کو بیچ دیا۔ اپنے پیدائشی حق کو حقیر سمجھا"جنرل ۔34-25:30اور پولس خود عبرانیوں پر روشنی ڈالتا ہے کہ عیسو نے "توبہ نہیں کی" عبرانیوں ۔12:17

اگرچہ "سب سے بڑا سب سے چھوٹے کی خدمت کرے گا" اور "میں یعقوب سے محبت کرتا تھا اور عیسو سے نفرت کرتا تھا" کے بیانات مختلف اوقات میں کہے گئے تھے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ پولس انہیں ترتیب کے ساتھ پیش کرتا ہے لاپرواہ قاری کو یہ سمجھنے کی طرف لے جا سکتا ہے کہ دونوں عیسو کی پیدائش سے پہلے کہے گئے تھے۔ اگر ایسا ہے تو، وہ اس خیال کی تائید کریں گے کہ خدا نے کچھ کو نجات کے لیے اور دوسروں کو تباہی کے لیے پہلے سے مقرر کیا ہے۔ ایسا نتیجہ درست نہیں ہے، کیونکہ یہ انجیل کی تعلیم دینے والے کئی دوسرے حوالوں سے متصادم ہے۔ مسیح پوری دنیا کا نجات دہندہ ہے (یوحنا ،((4:42اور خدا کا بچانے والا فضل تمام آدمیوں پر ظاہر ہوا (ططس ۔(2:11متن کی وضاحت کے بعد، ہمارے پاس ہے کہ پولس، تشریح کی غلطی سے بچنے کے لیے، مزید کہا: "پھر ہم کیا کہیں؟ کہ خدا کی طرف سے ظلم ہے؟

کوئی طریقہ نہیں! کیونکہ وہ موسیٰ سے کہتا ہے: میں جس پر رحم کروں گا اس پر رحم کروں گا اور جس پر رحم کروں گا اس پر رحم کروں گا۔ اس لیے اس کا انحصار اس بات پر نہیں ہے کہ وہ کیا چاہتا ہے، اور نہ ہی اس پر منحصر ہے کہ وہ کیا چلاتا ہے، بلکہ خدا پر ہے، جو ہمدردی رکھتا ہے۔" دوسرے لفظوں میں، اس نے واضح کیا کہ ان کی تقریر کا محور یہ ظاہر کرنا تھا کہ وعدہ پورا ہوتا ہے کیونکہ خدا عمل کرتا ہے۔ انسانی عمل سے قطع نظر اسے پورا کریں ۔

رومیوں کے نام خط کا مرکزی موضوع یسوع مسیح کے ذریعے خدا کی طرف سے دی گئی بخشش کی خوشخبری (یا جواز) کی پیشکش ہے۔ مکمل طور پر یہ ظاہر کرنے سے کہ یہ خدا ہی ہے جو وعدہ کو پورا کرتا ہے، کسی بھی طرح سے انسان پر انحصار کیے بغیر، وہ ہم سب پر یہ ثابت کرتا ہے کہ ہمیں معاف کرنے کا عمل مکمل طور پر الہی تھا۔ اس نے اسے پورا کرنے کے لیے انسان پر بالکل انحصار نہیں کیا۔ درحقیقت ، مردوں نے اپنے آپ کو شیطان سے متاثر ہونے کی اجازت دی تاکہ یسوع مسیح کو ناکام ہونے پر آمادہ کیا جا سکے۔

Machine Translated by Google

اسے دعوت دیتے ہوئے: "صلیب سے نیچے آؤ!" لیکن انسانوں کی طرف سے رکاوٹ ڈالنے کی تمام کوششوں کے باوجود خدا اور مسیح نے کام مکمل کیا۔ قربانی پوری ہو گئی۔ اس لیے، میرے اور آپ کے گناہوں کے لیے خُدا کی معافی ایک ناقابلِ تغیر یقین ہے، کیونکہ جو کچھ ہم تھے، ہیں یا کر چکے ہیں، اُس میں کوئی تبدیلی نہیں آتی جو خُدا اور مسیح نے کیا ہے۔ یہ یقین قبول نہ کیے جانے کے تمام خوف، اپنی غلطیوں کے لیے تمام شرمندگی یا اس شک کو دور کر دیتا ہے کہ آیا ہم خدا کے بچے ہیں۔ ہم اُس کے بچے ہیں کیونکہ اُس نے ہمیں معاف کرنے کے لیے اپنے بیٹے کی قربانی دی۔ یسوع ہماری معافی اور ابدی زندگی کی کامل اور مکمل ضمانت ہے۔ اور جیسا کہ خدا کی بخشش ہمیشہ اس طاقت کے ساتھ ہوتی ہے جو مومن کی زندگی کو بدل دیتی ہے، یہ بھی سچ ہے کہ آج ہمارے پاس پہلے سے ہی خدا کی لامحدود طاقت ہے جو ہم میں اطاعت کے لیے کام کر رہی ہے۔ یہ یقینی ہے کہ ہم کل تمام آزمائشوں پر قابو پا لیں گے، کیونکہ مسیح ہمارے ساتھ ہے۔ جو کام ہمیں فتح دے گا وہ سب خدا کی طرف سے ہوگا۔ وہ ہمارے جسم، دنیا یا شیطان پر قابو پانے کے لیے ہماری طاقت پر منحصر نہیں ہے۔

ہم اپنے کاموں سے، نہ ہی ہماری پیدائش کے حالات سے، نہ ہی کسی قوم یا گرجہ گھر سے تعلق رکھنے سے راستباز ٹھہرے ہیں۔
"لہذا ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ایک آدمی ایمان کے ذریعہ راستباز ٹھہرایا جاتا ہے"
رومیوں ۔3:28تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ ”خُداوند یسوع پر یقین رکھو اور تم نجات پاؤ گے“ اعمال ۔16:31
اس انجیل کی سچائی پر یقین کرنے کا انتخاب کریں اور یہ آپ کی زندگی میں ایک حقیقت بن جائے گی۔

"کیونکہ صحیفہ فرعون سے کہتا ہے، 'میں نے تجھے اسی مقصد کے لیے اٹھایا، تاکہ تجھ میں اپنی قدرت ظاہر کروں اور میرا نام ساری زمین پر مشہور ہو جائے، اس لیے وہ جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے، اور وہ جس پر چاہتا ہے سختی کرتا ہے، پھر آپ مجھ سے کہیں گے: وہ پھر بھی شکایت کیوں کرتا ہے؟ کیوں کہ اس کی مرضی کا مقابلہ کس نے کیا؟ لیکن اے انسان، تو کون ہے جو خدا کو جواب دیتا ہے ؟ اس نے کہا: تم نے میرے ساتھ ایسا کیا کیا؟یا کمہار کو مٹی پر یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ ایک ہی گانٹھ سے ایک برتن بنائے عزت کے لیے اور دوسرا بے عزتی کے لیے؟اور تم کیا کہو گے اگر خدا اپنا دکھانا چاہتا ہو؟ غضب، اور اپنی قدرت کو ظاہر کرتا ہے، بہت صبر کے ساتھ غضب کے برتنوں کو تباہ کرنے کے لیے تیار کرتا ہے؛ تاکہ وہ اپنے جلال کی دولت کو رحمت کے برتنوں میں بھی ظاہر کرے، جسے اس نے جلال کے لیے پہلے سے تیار کیا، ہم کون ہیں، وہ کون ہیں؟ نہ صرف یہودیوں میں سے بلکہ غیر قوموں میں سے بھی بلایا گیا ؟ رومیوں ۔9:17-24

مصر کا فرعون خدا کی مرضی سے سخت نہیں ہوا تھا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس نے خدا کے کلام پر یقین نہیں کیا اور نہ ہی اسے تسلیم کیا ہے۔ جب موسیٰ نے اسے خدائی حکم کے ساتھ پیش کیا کہ بنی اسرائیل کو ریگستان میں جانے اور اس کی عبادت کرنے کی اجازت دی جائے، تو اس نے جواب دیا: "وہ کون ہے جو رب ہے، جس کی آواز میں سنوں کہ اسرائیل کو جانے دوں؟ میں خداوند کو نہیں جانتا اور نہ ہی میں اسرائیل کو جانے دوں گا۔ ۔5:2
اس کے الفاظ "میں خداوند کو نہیں جانتا" درست نہیں تھے۔ وہ اُسے جانتا تھا کیونکہ اُس نے دیکھا کہ اُس کے اسرائیلی غلام اُس کی پرستش کرتے تھے۔ تاہم، اُس نے اُس کے کلام کو مان کر اُس پر ایمان کا مظاہرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ خدا نے فرعون کو تباہی کے لیے پہلے سے مقرر نہیں کیا تھا اور نہ ہی یہ پولس کی تعلیم ہے۔

Machine Translated by Google

اس حوالے میں. ویسے، رسول نے اسے بالکل برعکس ثابت کرنے کے لیے لکھا ہے -جیسا کہ ہم ذیل میں دیکھیں گے۔

صحیفہ کہتا ہے کہ خدا نے فرعون کو "تم میں اپنی قدرت ظاہر کرنے کے لیے" اٹھایا۔ خدا اپنے دل کو بدل کر فرعون میں اپنی طاقت دکھانا چاہتا تھا۔ وہ اسے تبدیل کرنا چاہتا تھا، اسے ایک لینے والے بادشاہ سے ایک ہمدرد اور خیر خواہ میں تبدیل کرتا تھا۔ اس لیے اس نے اسے حکم دیا کہ اپنے غلاموں کو اس کی عبادت کرنے کے لیے صحرا میں جانے دیں۔ اس حکم کی تعمیل رحمت کی مشق ہوگی جو فرعون کے دل کو بھلا دے گی۔ اگر وہ خدا کی فرمانبرداری کرتے، تو بنی اسرائیل کو عبادت کے فائدے کے علاوہ ، سخت غلامی سے راحت اور آرام کا دور ملتا تھا۔ لیکن اُس خودغرض دل نے رحم کرنے کی اُس کی درخواستوں کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا خُدا کو اُس میں اپنی طاقت کو ایک اور طریقے سے ظاہر کرنا پڑا -بہت زیادہ تکلیف دہ -مصر پر آفتیں بھیج کر۔ اور آخر کار اس نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا۔ اس آخری طاعون کے بارے میں، یہ بات قابل غور ہے کہ یہ اس جرم کا بدلہ تھا، جو کہ مصریوں نے برسوں پہلے کیا تھا، جس میں بنی اسرائیل کے تمام بچے مارے گئے تھے (سابقہ ۔1:22)

پولس پھر دلیل دیتا ہے کہ خدا "جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے سخت کرتا ہے"۔ ان الفاظ کے ساتھ وہ واضح کرتا ہے کہ وہ اپنے فیصلوں میں خودمختار ہے، یعنی وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے بغیر کوئی اسے روک سکتا ہے۔ لیکن وہ انسان کو بچانے کے لیے اپنی طاقت کا استعمال کرتا ہے۔ ''خدا چاہتا ہے کہ تمام انسان بچ جائیں'' 1تیم ۔2:4لہٰذا، اگر انسان اپنی روح کے اثر کے آگے جھکنے سے انکار کرتا ہے، تو ایسا ہوتا ہے کہ خُدا جتنا زیادہ اصرار کرتا ہے کہ وہ اپنے کلام میں بات کرے۔ ضمیر اتنا ہی سخت ہوتا جاتا ہے۔وہی جذبہ جو اپنی محبت کے حوالے کرنے والے اور اپنے آپ کو مسیح کے حوالے کرنے والے کو تبدیل کرتا ہے، برائی سے چمٹے رہنے والے کو سخت کرنے کا سبب بنتا ہے۔ قصور خدا میں نہیں ہے۔ وہی سورج جو برف کو نرم کرتا ہے۔ مٹی کو سخت کرتا ہے.

پھر بھی کسی کو قائل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے جس نے یہ تعبیر کیا ہو کہ خدا کسی کو نجات کے لیے اور دوسروں کو تباہی کے لیے پیش کرتا ہے، رسول نے مزید کہا: "پھر تم مجھ سے کہو گے: وہ اب بھی شکایت کیوں کرتا ہے؟ کیوں کہ کس نے اس کی مرضی کی مخالفت کی؟ لیکن اے انسان! تم کون ہو کہ خدا کو جواب دیتے ہو؟شاید جو چیز اس کو بنانے والے سے کہے کہ تم نے مجھے ایسا کیوں بنایا؟یا کمہار کو مٹی پر یہ اختیار نہیں کہ وہ ایک ہی گانٹھ سے ایک برتن بنائے؟ ہم اسے ایک خود غرض ہستی کے طور پر دیکھ سکتے ہیں، جو اس کی تعریف کرنے کے لیے تیار "روبوٹس" بناتا ہے اور ہمیشہ اس کی مرضی پوری کرتا ہے، تاکہ اسے خوش کیا جا سکے۔ آزاد انتخاب کی فیکلٹی کے ساتھ وہ جو کچھ دیکھتے ہیں اس پر غور کر سکتے ہیں، اس کا تجزیہ کر سکتے ہیں اور پھر اپنی قسمت کا فیصلہ کرتے ہوئے فیصلے کر سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اس کی موجودگی کے تمام ثبوتوں کے خلاف مزاحمت کرنے کا انتخاب بھی کر سکتے ہیں، ان کے اردگرد تخلیق کردہ کاموں میں، اس کے وجود پر یقین نہ کرنے کا دعویٰ کرتے ہوئے۔ خدا نے تمام انسانوں کو سوچنے کی آزادی دی ہے ۔ لیکن اس حد تک کہ وہ اس کے مشورے کو تسلیم کرنے یا نہ کرنے کا انتخاب کرتے ہیں۔

Machine Translated by Google

وہ معاشرے کے لیے نعمت یا لعنت بن جاتے ہیں۔ پولس کے الفاظ میں، وہ "عزت یا بے عزتی کا برتن" بن جاتے ہیں۔

آگے، رسول اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ خُدا ہر ایک کو اُس تناسب کو ظاہر کرنے کے لیے رہنمائی کرتا ہے جس میں اُس کے فضل نے مسیح کے سامنے ہتھیار ڈالنے والوں کے دلوں کو بدل دیا۔ اس مقصد کے لیے، خُدا شریروں کو طویل عرصے تک برداشت کرتا ہے اور اُنہیں عارضی طور پر راستبازوں پر فتح حاصل کرنے دیتا ہے۔ ایک ہزار سال سے زیادہ عرصے سے بے قصور لوگوں کے ذریعے بے گناہوں کو گرفتار کیا گیا، ان پر مقدمہ چلایا گیا، سزا دی گئی، اور ان کا قتل کیا گیا ۔ انھوں نے صبر اور عاجزی کے ساتھ بدترین اذیتیں برداشت کیں۔ خُدا کا کلام اِس طبقے کے لوگوں کو "اُن آدمیوں کے طور پر رپورٹ کرتا ہے جن کے دُنیا لائق نہ تھی" beH ۔11:38

انہوں نے انتہائی ظالمانہ سلوک کے تحت، خدا کے فضل سے ان کے دلوں پر احسان اور احسان کا انکشاف کیا۔ آئیے، مثال کے طور پر، شہید اسٹیفن پر غور کریں، جس نے، سنگسار ہوتے وقت، مرنے سے پہلے کہا تھا: "خداوند، اس گناہ کو ان کے خلاف نہ ٹھہراؤ۔ اور جب وہ یہ کہہ چکا تو سو گیا" اعمال ۔7:60اس کے الفاظ خود مسیح کے مطابق ہیں جنہوں نے مصلوب ہونے پر کہا تھا: "اے باپ، انہیں معاف کر، کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کرتے ہیں" لوقا ۔24:34تاہم، دنیا پر ظاہر کرنے کے مقصد کو پورا کرنے کے بعد اس کا فضل کیا ہے۔ یسوع مسیح میں سچے ایمانداروں کو پورا کرتا ہے، خدا انصاف کرتا ہے۔ وہ شریروں پر اپنا غضب نازل کرتا ہے اور ان کو ان کے کاموں کے مطابق بدلہ دیتا ہے۔ بائبل اس کی مثال کے طور پر، ہیرودیس کا خاتمہ بتاتی ہے۔ اس نے یوحنا نبی کو حکم دیا تھا۔ بپتسمہ دینے والے کا سر قلم کیا جائے، اور بعد میں یسوع کا مذاق اڑایا۔" ایک مقررہ دن پر، ہیرودیس، شاہی لباس پہنے، دربار میں بیٹھا اور ان کے لیے مشق کی۔ اور لوگوں نے کہا: خدا کی آواز، انسان کی نہیں۔ اور اُسی لمحے خُداوند کے فرشتے نے اُسے مارا... اور وہ کیڑے کھا کر مر گیا۔"

اعمال ۔12:21-23اس طرح کے معاملات میں، رومیوں کے لیے پولس کے الفاظ پورے ہوتے ہیں: "خدا، اپنے غضب کو ظاہر کرنا اور اپنی قدرت کو ظاہر کرنا چاہتا ہے، غضب کے برتنوں کو بڑے صبر کے ساتھ برداشت کیا، تباہی کے لیے تیار کیا، تاکہ وہ اسے بھی ظاہر کرے۔ اس کے جلال کی دولت رحمت کے برتنوں میں، جسے اس نے جلال کے لیے پہلے سے تیار کیا، جو ہم ہیں، جنہیں اس نے نہ صرف یہودیوں میں سے بلکہ غیر قوموں میں سے بھی بلایا ہے۔"

"جیسا کہ ہوسیع میں یہ بھی کہتا ہے: میں اپنے لوگوں کو بلاؤں گا جو میرے لوگ نہیں تھے اور جن سے محبت نہیں کی گئی تھی، اور یہ اس جگہ ہو گا جہاں ان سے کہا گیا تھا: تم میرے لوگ نہیں ہو؛ وہیں وہ لوگ ہیں زندہ خُدا کے فرزند کہلائے گا۔یسعیاہ اسرائیل کے بارے میں بھی پکارتا ہے: اگرچہ بنی اسرائیل کی تعداد سمندر کی ریت کے برابر ہے، لیکن وہ بچ جائے گا جو بچ جائے گا، کیونکہ وہ کام کو مکمل کر کے بنائے گا۔ راستبازی میں کم کیونکہ خداوند زمین پر کام کو تیز کرے گا اور جیسا کہ یسعیاہ نے پہلے کہا تھا: اگر رب الافواج ہماری نسل کو نہ چھوڑتا تو ہم سدوم کی طرح ہو جاتے اور عمورہ کی طرح ہو جاتے۔ تو کیا ہم کہیں گے کہ غیر قوموں کو جنہوں نے راستبازی کی تلاش نہیں کی، راستبازی حاصل کی، ہاں، لیکن وہ راستبازی جو ایمان سے ہے، لیکن اسرائیل جس نے راستبازی کی شریعت کی تلاش کی، اسے راستبازی کی شریعت نہیں ملی، کیوں؟ یہ ایمان سے نہیں تھا بلکہ جیسا کہ شریعت کے کاموں سے ہوا تھا کیونکہ وہ ٹھوکر کے پتھر سے ٹھوکر کھاتے تھے جیسا کہ لکھا ہے کہ دیکھ میں لیٹا ہوں۔

Machine Translated by Google

صیون میں ٹھوکر کھانے کا پتھر اور جرم کی چٹان۔ اور جو کوئی اس پر ایمان لاتا ہے وہ شرمندہ نہیں ہو گا" رومیوں 9:25-33۔

جو لوگ بنی اسرائیل سے تعلق نہیں رکھتے تھے وہ غیر قوم کہلاتے تھے۔ ہوسیہ نبی کے ذریعے خدا نے خوشخبری کی تبلیغ کے ذریعے ان کی تبدیلی کی پیشین گوئی کی تھی۔ اسی لیے میں نے کہا: ''میں اپنی قوم کو ان لوگوں کو کہوں گا جو میرے لوگ نہیں تھے... اور ایسا ہو گا جہاں ان سے کہا گیا تھا: تم میرے لوگ نہیں ہو۔ وہاں وہ زندہ خدا کے فرزند کہلائیں گے۔ غیر قومیں، مسیح میں ایمان کے ذریعے، کلیسیا کے رکن بنیں گی، مسیح کی دلہن، جسے ہوزیہ کے الفاظ میں، "محبوب" کہا گیا تھا۔ ساتھ ہی، بنی اسرائیل کے بارے میں، افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے بہت کم لوگوں نے نجات دہندہ کو قبول کیا۔ اکثریت اُس کے بارے میں جھوٹی باتوں اور خُدا کے فضل کی خوشخبری اُن کے قائدین کے ذریعے پھیلائی گئی تھی۔ مسیح کو قبول کرنے والے بنی اسرائیل کا تناسب "بقیہ" کے مقابلے میں اتنا چھوٹا تھا۔ اور اگر یہ نہ ہوتے تو پوری قوم اپنے گناہوں اور گناہوں میں تباہ ہو جاتی، جیسا کہ سدوم اور عمورہ میں ہوا تھا۔ اور یہ اس لیے ہوا کہ اگرچہ بنی اسرائیل نے اس بات پر فخر کیا کہ ان کے پاس دس احکام میں خدا کا قانون ہے اور اس کی تعمیل کی گئی لیکن حقیقت میں انہوں نے اسے پورا نہیں کیا۔ پولس بیان کرتا ہے کہ بنی اسرائیل جنہوں نے "صداقت کی شریعت کی تلاش کی تھی، انہوں نے راستبازی کی شریعت حاصل نہیں کی" کیونکہ انہوں نے مسیح پر ایمان لانے کی بجائے اپنی کوششوں سے اس کی تعمیل کرنے کی کوشش کی۔ "صرف ایمان سے زندہ رہے گا" روم۔ 1:17۔جب آپ مسیح میں یقین رکھتے ہیں، تو آپ کو روح القدس اس طاقت کے طور پر ملے گا جو آپ کو اطاعت کرنے کے قابل بناتا ہے۔ "جتنے لوگ اُسے قبول کرتے ہیں، اُس نے اُن لوگوں کو جو اُس کے نام پر ایمان رکھتے ہیں خُدا کے فرزند بننے کی طاقت دی" یوحنا 1:12۔لیکن "جو ایمان نہیں لاتا وہ پہلے ہی سزا یافتہ ہے، کیونکہ وہ خدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر یقین نہیں رکھتا" یوحنا 3:18۔بنی اسرائیل اپنے لیڈروں سے اس قدر دھوکہ کھا گئے تھے کہ وہ سمجھتے تھے اور یہاں تک کہ یسوع ہی کو "مسئلہ" سمجھتے تھے، جب کہ حقیقت میں وہی اس کا حل تھا۔ کائفا نے اُس کے بارے میں کہا: "ہمارے لیے یہ بہتر ہے کہ ایک آدمی لوگوں کے لیے مرے، اور پوری قوم ہلاک نہ ہو" یوحنا 11:50۔پھر، اُن کے خیال میں، مسیح اُن کو راستبازی کے حصول کی راہ میں روکے گا۔ یہ ایک "ٹھوکر" تھا۔

اور وہ اُس کے ذریعے بدنام ہوئے، یہ استدلال کرتے ہوئے کہ یہ پہچاننا مضحکہ خیز تھا کہ جو اُن کے درمیان پروان چڑھا وہ اُن کا نجات دہندہ ہو سکتا ہے (مرقس 6:3)۔لہذا، مسیح بھی اُن کے لیے ایک "جرم کی چٹان" تھا۔ پھر بھی، جو کوئی بھی اُس پر ایمان لائے، خواہ اسرائیلی ہو یا غیر قوم، وہ خُدا کی طرف سے شرمندہ نہیں ہو گا، وہ نجات پائے گا۔

ماضی کے اسرائیلیوں کی افسوسناک حقیقت آج دہرائی جاتی ہے، اور بڑے پیمانے پر، دعویٰ عیسائیت میں۔ جیسا کہ پولس نے پیشین گوئی کی تھی: "آخری دنوں میں مشکل وقت آئے گا۔
کیونکہ ایسے آدمی ہوں گے جو اپنے آپ سے محبت کرنے والے، لالچی، گھمنڈ کرنے والے، تکبر کرنے والے، باپ اور ماؤں کے نافرمان ہوں گے... خدا سے محبت کرنے کے بجائے لذتوں کے چاہنے والے، خدا پرستی کی شکل رکھتے ہیں لیکن اس کی طاقت کا انکار کرتے ہیں۔" 2 تیم 3:1۔ - 5. بہت سے مردوں کے پاس انجیل کی شکل ہے -وہ بائبل کو خدا کے کلام کے طور پر تسلیم کرتے ہیں، اس کی تعریف کرتے ہیں اور خدمات میں شرکت کرتے ہیں۔ لیکن وہ روح کی طاقت سے محروم ہیں جو تنہا انہیں فرمانبردار بنا سکتی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نہیں۔

Machine Translated by Google

مسیح میں زندہ ایمان رکھتے ہیں۔ خدا کی طرف سے قبول کیے جانے کی وجہ کے طور پر وہ صرف وہی دے سکتے ہیں جو "کلیسیا" سے ان کا تعلق اور وابستگی ہے۔ لیکن کلیسیا بذات خود ایک خاتمہ نہیں ہے، یہ صرف مسیح کا جسم ہے۔ مسیح سے واضح طور پر جڑنا اور اس کے کلام کے تابع ہونا۔ ماضی کے اسرائیلیوں کی طرح ایک ہی غلطی کی تشکیل کرتے ہیں، جو لوگ ایسا کرتے ہیں، وہ ایک بار پھر، مسیح کو ایک ٹھوکر اور اسکینڈل کی چٹان کے طور پر رکھتے ہیں.

وہ الہامی کلام جو ان کے گناہوں کو ملامت کرتا ہے -وہ اسے پسند نہیں کرتے۔ وہ اسے "اپنے چرچ کے عقائد" سے بدل دیتے ہیں، جن میں سے کئی خدا کے احکام سے واضح طور پر متصادم ہیں۔ اور وہ ان سے مطمئن ہیں۔ وہ تعلیمات جو ان کے عقائد کی حدود سے باہر ہیں ان کو بدنام کرتی ہیں۔ اس طرح مسیح، صحیفے کا الہام کرنے والا، اُن کے لیے عملی طور پر ایک ”بدنامی کی چٹان“ ہے۔

مسیح میں تمام مخلص ایماندار جو اپنے گرجہ گھر میں اس افسوسناک حقیقت کو دیکھتے ہیں، خدا کی طرف سے ان الفاظ پر عمل کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے: "میرے لوگو، اُس سے باہر آؤ، تاکہ تم اُس کے گناہوں کے شریک نہ بنو، اور اِس طرح تم اُس کا بوجھ نہ اٹھاؤ۔ طاعون" .Rev. 18: 4جیسا کہ یقینی طور پر یروشلم کو مسیح کے انکار کے بعد تباہ کیا گیا تھا 70 AD(میں)، اسی طرح یہ گرے ہوئے گرجا گھر اپنے رہنماؤں اور ارکان کے ساتھ ہوں گے۔ وہ اپنے گناہوں سے آزادی اور فرمانبرداری کی زندگی، نجات پانے کے لیے مسیح میں سچا ایمان قبول کریں گے۔اور اگر خُداوند نے سچائی کی تبلیغ کے ذریعے کام نہ کیا ہوتا، تو کم از کم یہ بقیہ جو اسے حاصل کرنا چاہتا تھا، اُسے قبول کر لیتا، ان گرے ہوئے گرجا گھروں کا مکمل حصہ اس کے گناہوں کے نتیجے میں مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا، جیسا کہ سدوم اور عمورہ تھے۔

لیکن پھر، جو کوئی اس کلام پر یقین کرے گا اور اس پر عمل کرے گا وہ شرمندہ نہیں ہوگا۔

رومیوں 10

”بھائیو، میرے دل کی خواہش اور اسرائیل کے لیے خُدا سے دعا اُن کی نجات کے لیے ہے۔ کیونکہ مَیں تم کو گواہی دیتا ہوں کہ اُن میں خُدا کے لیے جوش ہے، لیکن سمجھ سے نہیں۔ ان کی اپنی راستبازی، انہوں نے اپنے آپ کو خدا کی راستبازی کے تابع نہیں کیا کیونکہ شریعت کا خاتمہ ہر ایک کے لیے جو ایمان لاتا ہے راستبازی کے لیے مسیح ہے۔ رومیوں

10:1-4

کسی بھی سچے مسیحی کی خواہش ہر ایک کے لیے نجات پانا ہے۔ یہ خود خدا کے ساتھ منسلک ہے 2)تیم ،(4 ،3 :2اور اس بات کا ثبوت ہے کہ جس کے پاس یہ ہے وہ اس کا بچہ ہے۔ پولس نے دیکھا کہ یہودی خدا کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ تاہم، مسیح کو اپنی راستبازی کے طور پر تسلیم نہ کرتے ہوئے، اُنھوں نے اُس پر یقین نہیں کیا اور نہ ہی اُس کے تابع ہوئے۔

Machine Translated by Google

اسے ایک نجات دہندہ کی ضرورت کا احساس کریں اور اس کو حاصل کرنے کی خواہش پیدا کریں: "ہر وہ چیز جو قانون کہتی ہے،... یہ کہتی ہے، تاکہ ہر منہ بند ہو جائے اور پوری دنیا خدا کے سامنے مذمت کی جائے۔
اِس لیے شریعت کے کاموں سے اُس کے سامنے کوئی بھی شخص راستباز نہیں ٹھہرایا جائے گا، کیونکہ شریعت ہی سے گناہ کی پہچان ہوتی ہے۔" رومیوں۔ 20 ،3:19ایک بار جب اس حقیقت کا یقین ہو جاتا ہے، تو گنہگار فیصلہ کر سکتا ہے کہ "یسوع مسیح پر ایمان کے وسیلے سے خُدا کی راستبازی" حاصل کر لی جائے گی ۔ گنہگار آدمی، انہیں مسیح کے پاس لے جانا ہے تاکہ وہ راستبازی حاصل کر سکیں۔

"اب موسیٰ اس راستبازی کو بیان کرتا ہے جو شریعت کے ذریعہ ہے، کہتے ہیں، جو ان چیزوں پر عمل کرتا ہے وہ ان سے زندہ رہے گا۔ لیکن جو راستبازی ایمان سے ہے وہ یوں کہتی ہے، اپنے دل میں یہ مت کہو کہ کون آسمان پر چڑھے گا؟" (یعنی، مسیح کو اوپر سے لاؤ) یا: اتھاہ گڑھے میں کون اترے گا؟ ایمان کا کلام جس کی ہم تبلیغ کرتے ہیں یعنی اگر تم اپنے منہ سے خداوند یسوع کا اقرار کرو اور اپنے دل سے یقین کرو کہ خدا نے اسے مردوں میں سے زندہ کیا تو تم نجات پاؤ گے۔ اقرار نجات کے لیے منہ سے کیا جاتا ہے، کیونکہ کلامِ مُقدّس کہتا ہے، جو کوئی اُس پر ایمان لاتا ہے وہ شرمندہ نہیں ہو گا۔" رومیوں 10:5-11

آدم اور حوا، جب وہ بنائے گئے تھے، وہ راستبازی رکھتے تھے جو شریعت کے مطابق ہے۔ جب تک وہ اس کی اطاعت کریں گے، وہ اس کے ساتھ رہیں گے۔ لیکن گنہگار صرف مسیح میں ایمان کے ذریعے ہی راستبازی حاصل کر سکتا ہے۔ ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے ہیں کہ ان کے پاس ایمان نہیں ہے، اور اس تک پہنچنا ایک بہت دور خزانہ کی تلاش کے مترادف ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایمان مسلسل ہمارے دلوں کے دروازے پر دستک دے رہا ہے، داخلے کی درخواست کر رہا ہے۔ مسیح ایمان کا "مصنف" ہے (عبرانی ۔(12:2اور وہ کہتا ہے، "دیکھو، میں دروازے پر کھڑا ہوں اور کھٹکھٹاتا ہوں۔ اگر کوئی میری آواز سنے اور دروازہ کھولے تو میں اندر آؤں گا۔ ۔3:20اگر ہم اُس کے اثر کا مقابلہ نہیں کرتے ہیں، تو ہمارا ایمان ہوگا۔ پولس وضاحت کرتا ہے کہ مسیح ہم سے دور نہیں ہے، چاہے آسمان میں ہو یا مردوں میں۔ وہ زندہ ہے، اور ہمارے ساتھ ہے۔ وہ کلام ہے۔ جب وہ زمین پر آیا تو یوحنا نے کہا: "اور کلام جسم بن کر ہمارے درمیان رہنے لگا"۔ یوحنا ۔1:14اور یہ لفظ آپ تک پہنچ گیا ہے -آپ اسے پڑھ رہے ہیں، اب بھی، اس کتاب میں۔ پولس نے کہا: "کلام تمہارے ساتھ تمہارے منہ اور تمہارے دل میں ہے؛ یہ ایمان کا کلام ہے جس کی ہم تبلیغ کرتے ہیں۔" اور وہ کہتا ہے: "اگر تم اپنے منہ سے خداوند یسوع کا اقرار کرو اور اپنے دل سے ایمان لاؤ۔ کہ خُدا نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کیا، تُو نجات پائے گا۔ منہ دل کی کثرت سے بولتا ہے (متی۔

۔(12:34مسیح کے بارے میں بات کریں جو آپ کے دل کو بھرتا ہے، اس یقین کے بارے میں بات کریں جو آپ کے ذہن میں آیا، کہ وہ آپ کا نجات دہندہ ہے، جو آپ کو روحانی زندگی دینے کے لیے مردوں میں سے جی اُٹھا اور زندہ ہوا۔ یہ وہی ہے جو آپ کو اپنا اقرار کرنے کی طرف لے جاتا ہے۔ اپنے خلوص پر شک نہ کریں، کیونکہ "کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یسوع رب ہے، سوائے روح القدس کے" 1کور ۔12:3 آپ اسے اپنی زندگی کا رب تسلیم کرتے ہیں صرف اس لیے

Machine Translated by Google

اس کی روح آپ کو ایسا کرنے کی ترغیب دے رہی ہے۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ اس کے ہیں، آپ خدا کے فرزند ہیں۔ اور ”جو اُس پر ایمان لاتا ہے وہ شرمندہ نہیں ہوگا۔“

"کیونکہ یہودی اور یونانی میں کوئی فرق نہیں ہے؛ کیونکہ ایک ہی سب کا رب ہے، جو اُسے پکارتے ہیں، اُن کے لیے دولت مند ہے۔ کیونکہ جو کوئی رب کا نام لے گا نجات پائے گا۔"
رومیوں 10:12، 13

تمام لوگ، چاہے ان کی قومیت یا عقیدہ کچھ بھی ہو، صرف خُداوند یسوع مسیح، خُدا کے بیٹے پر ایمان سے ہی نجات پا سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہمارے گناہوں اور زندگیوں کے لیے مر گیا تاکہ ہمیں پاک کیا جا سکے اور ہمیں ہمیشہ کے لیے ایسی مخلوقات کی صحبت میں رہنے کے قابل بنایا جائے جنہوں نے کبھی گناہ نہیں کیا۔ اس لیے یسوع "دنیا کا نجات دہندہ" ہے یوحنا 4:42۔ پھر، ہر وہ شخص جو خدا سے اپنے گناہوں سے نجات کے لیے اس کا نام لے کر پکارے گا نجات پائے گا۔

"پھر وہ اس کو کیسے پکاریں گے جس پر وہ ایمان نہیں لائے؟ اور وہ اس پر کیسے ایمان لائیں گے جس کے بارے میں انہوں نے نہیں سنا؟ امن کی خوشخبری سناتے ہیں، ان لوگوں کی جو اچھی باتوں کی بشارت دیتے ہیں۔ لیکن سب نے اطاعت نہیں کی۔ خوشخبری؛ کیونکہ یسعیاہ کہتا ہے، اے خُداوند، ہماری منادی پر کس نے یقین کیا؟ تو ایمان سننے سے اور خُدا کے کلام سے سننے سے آتا ہے۔

رومیوں 10:14-17

خوشخبری کے پیغام کا کام لوگوں کو اس نجات کے بارے میں روشن کرنا ہے جو وہ یسوع مسیح کی قربانی اور شفاعت کے ذریعے پہلے ہی حاصل کر چکے ہیں -یہ خوشخبری ہے۔ لیکن وہ اس سے بے خبر ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان کے سامنے اس کا اعلان کیا جائے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس کام کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیتے ہیں۔ جنت ان کو قیمتی پیغام لے کر کام کرتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوتی ہے اور فرشتے انسانی رسولوں کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے خوش ہوتے ہیں، لوگوں کے دلوں کو متاثر کرتے ہیں۔

وہاں قبول کریں.

تاہم، افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ بہت سے لوگ یقین نہیں کرتے ہیں۔ لہذا سوال: "ہماری تبلیغ پر کس نے یقین کیا؟" صرف ایک چیز جو ہمیں انجیل کے ذریعہ اعلان کردہ تمام برکات سے روکتی ہے وہ ہے کفر۔ پھر بھی، بہت سے لوگ اس سے چمٹے ہوئے ہیں اور ان کے ذہنوں پر اس کے جو زبردست تاثر ڈالتے ہیں اس کے خلاف مزاحمت کرتے ہیں، جیسے کوئی شخص جو طوفان کے دوران درخت سے چمٹا ہو، ہوا سے اڑا نہیں جانا چاہتا۔ اسٹیفن نے یہودیوں سے کہا: "تم ہمیشہ روح القدس کی مخالفت کرتے ہو" اعمال 7:51۔ تاکہ ایسا نہ ہو، خداوند ہمیں نصیحت کرتا ہے: "اگر آج تم اس کی آواز سنو تو اپنے آپ کو سخت نہ کرو۔

Machine Translated by Google

دل" ۔Heb. 3:15جو کوئی روح القدس کے تاثر کی مزاحمت نہیں کرتا اسے ایمان کا تحفہ ملے گا۔ جب ہم خدا کے الفاظ سنتے ہیں تو اس کی روح ہمیں یقین کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ خدا کا کلام سن کر ایمان آتا ہے ۔ اور اس کے ذریعے ہم نجات پاتے ہیں (افسیوں ۔(2:8لہذا، جب بھی ہم کلام سنتے ہیں، ہمیں نجات کی دعوت مل رہی ہے۔ اس کے بارے میں ہمارے رویے کا ذکر کرتے ہوئے، مسیح نے کہا: "جس کے کان ہوں وہ سن لے کہ روح کیا کہتی ہے" مکاشفہ ۔3:13ہم اس سے بچ جائیں گے اگر ہم اسے غور سے سنیں، اس پر توجہ دیں، اگر ہم اسے اپنی زندگی کے رہنما کے طور پر قبول کرتے ہیں اور پیش کرتے ہیں۔

اس کے لئے ہماری مرضی.

"لیکن میں کہتا ہوں، کیا انہوں نے نہیں سنا؟ ہاں، واقعی، کیونکہ ان کی آواز ساری زمین پر پھیلی اور ان کی باتیں دنیا کے کناروں تک پہنچیں۔ لیکن میں کہتا ہوں، کیا اسرائیل کو معلوم نہیں تھا؟ پہلے موسیٰ کہتا ہے، میں ڈالوں گا۔ تُو اُن لوگوں سے حسد کرتا ہے جو اُمّت نہیں ہیں، مَیں تجھے بے وقوف لوگوں پر غصہ دلاؤں گا اور یسعیاہ بڑی دلیری سے کہتا ہے: مجھے اُن لوگوں نے پایا جنھوں نے مجھے نہیں ڈھونڈا، میں اُن پر ظاہر ہوا جنھوں نے مجھے نہیں مانگا۔ اسرائیل کے بارے میں وہ کہتا ہے: میں نے دن بھر اپنے ہاتھ باغی اور متضاد لوگوں کی طرف بڑھائے۔ رومیوں 10:28-31

انجیل سب سے پہلے یہودیوں کو سنائی گئی۔ لیکن انہوں نے اسے جھٹلایا اور رسولوں کو نکال دیا۔ اسٹیفن کو قتل کرنے کے بعد، ''اس دن کلیسیا کے خلاف جو یروشلم میں تھا ایک بڑا ظلم ہوا۔ اور وہ سب یہودیہ اور سامریہ کے تمام ممالک میں منتشر ہو گئے، سوائے رسولوں کے... لیکن جو لوگ بکھرے ہوئے تھے وہ ہر جگہ جا کر اس لفظ کا اعلان کرتے رہے" اعمال ۔4 ،8:1پھر انجیل نے دنیا کو اس مقام تک فتح کر لیا کہ، پہلے ہی اُس وقت میں، "آسمان کے نیچے کی ہر مخلوق کو منادی کی گئی" کرنل ۔1:23اس لیے تمام بنی اسرائیل نے اُس کی بات سن لی، تاہم، اُنہوں نے اپنے دل سخت کر لیے، اُنہوں نے مسیح کے خلاف بغاوت کی اور پولس کے الفاظ اور مبلغین کی مخالفت کی۔ خوشخبری (اعمال (13:45اپنے آپ کو مذہبی کہتے ہوئے، انہوں نے اپنے پورے مذہبی نظام کے مصنف اور مرکز کے خلاف بغاوت کی۔ اسی دوران، مسیح کو غیر قوموں کے سامنے ظاہر کیا گیا -جنھوں نے اس کی تلاش نہیں کی کیونکہ انہوں نے اس کے بارے میں پہلے نہیں سنا تھا۔ جب اُنہوں نے خوشخبری سُنی تو اُنہوں نے بخوشی اُس کا استقبال کیا، اور اِس سے بنی اِسرائیل کو رشک آیا۔ ہمیں اِس حقیقت کی مثال اعمال میں بیان کی گئی کہانی میں ملتی ہے: ”بہت سے یہودی اور مذہبی پیروکار پولس اور برنباس کی پیروی کرتے تھے۔ جنہوں نے ان سے بات کرتے ہوئے انہیں خدا کے فضل میں رہنے کی تلقین کی ۔ اور اگلے ہفتہ کو، تقریباً پورا شہر خدا کا کلام سننے کے لیے جمع ہو گیا۔ تب یہودیوں نے ہجوم کو دیکھ کر حسد سے بھر گئے اور کفر بکتے ہوئے پولس کی بات کے خلاف کیا۔

لیکن پولس اور برنباس نے دلیری سے کام کرتے ہوئے کہا: ضروری تھا کہ پہلے آپ کو خدا کا کلام سنایا جائے۔ لیکن چونکہ تم اسے رد کرتے ہو، اور اپنے آپ کو ہمیشہ کی زندگی کے لائق نہیں سمجھتے، دیکھو، ہم غیر قوموں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ کیونکہ خُداوند نے ہمیں یوں حکم دیا ہے کہ میں نے تم کو غیر قوموں کے لیے روشنی کے لیے ٹھہرایا ہے تاکہ تم زمین کی انتہا تک نجات پاؤ۔ اور یہ سن کر غیریہودیوں نے خوشی منائی، اور

Machine Translated by Google

انہوں نے رب کے کلام کی تمجید کی۔ اور جتنے لوگ ابدی زندگی کے لیے مقرر کیے گئے تھے ایمان لائے۔
اور خُداوند کا کلام اُس صوبہ میں پھیل گیا۔ لیکن یہودیوں نے کچھ مذہبی اور ایماندار عورتوں اور شہر کے حکمرانوں کو اکسایا اور پولس اور برنباس کو ستایا اور
ان کو ان کی سرحدوں سے باہر نکال دیا۔ لیکن اپنے پیروں کی دھول جھاڑ کر وہ اکونیم کے لیے روانہ ہوئے۔ اور شاگرد خوشی اور روح القدس سے معمور تھے۔" اعمال
13: 43- 52۔ یوں یسعیاہ نبی کے الفاظ پورے ہوئے: "میں ان لوگوں سے پایا جنہوں نے مجھے نہیں ڈھونڈا، میں ان پر ظاہر ہوا جنہوں نے مجھے نہیں پوچھا۔ لیکن
اسرائیل کے بارے میں وہ کہتا ہے: دن بھر۔ میں نے ایک باغی اور متضاد قوم کی طرف ہاتھ بڑھایا۔'' اگر یہودی ان الفاظ کے معنی پر توجہ دیتے تو وہ اس کردار کو
پورا کرنے سے بچ سکتے تھے۔

آج، ماضی کی طرح، بہت سے ایڈونٹسٹ خدا کے سچے بندوں کی طرف سے منادی کی گئی سچائیوں سے متصادم ہونے کی مصیبت اٹھاتے ہیں۔ وہ
رومیوں میں انجیل کی اس سچی وضاحت کی مخالفت کرتے ہیں جو اس کتاب میں بیان کی گئی ہے، دوسروں کے درمیان، جیسے کہ "ایک خدا، باپ ۔I Cor. 8:6
"وہ صحیفے کے اس مکاشفہ کی تردید کرتے ہیں کہ خدا کے لوگ، اس کے لامحدود فضل سے مضبوط ہوئے، بغیر کسی خطا یا گناہ کے اس زمین پر چل سکتے ہیں
اور چلیں گے۔ خدا ان کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے، پیغام پیش کرتا ہے۔ لیکن، قدیم یہودیوں کی طرح، وہ سننے سے انکار کرتے ہیں۔

دریں اثنا، بہت سے غیر ایڈونٹسٹ، مختلف عقائد اور فرقوں کے، خوشی سے قبول کرتے ہیں۔
پیغام.

رومیوں 11

"اس لیے میں کہتا ہوں، کیا خدا نے اپنے لوگوں کو رد کر دیا ہے؟ ہرگز نہیں؛ کیونکہ میں بھی ایک اسرائیلی ہوں، ابراہیم کی نسل سے، بنیامین کے قبیلے سے، اللہ نے
اپنے لوگوں کو رد نہیں کیا، جن کو وہ پہلے سے جانتا تھا۔ یا تم نہیں جانتے؟ ایلیاہ کے بارے میں صحیفہ کیا کہتا ہے، جیسا کہ وہ اسرائیل کے خلاف خُدا سے کہتا ہے:
اے خُداوند، اُنہوں نے تیرے نبیوں کو قتل کیا، اور تیری قربان گاہوں کو ڈھا دیا، اور میں اکیلا رہ گیا ہوں، اور وہ میری جان تلاش کرتے ہیں، لیکن الٰہی جواب آپ کو
کیا بتاتا ہے؟ میں نے اپنے لیے سات ہزار آدمی رکھے ہیں جنہوں نے بعل کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکے، سو اب اس زمانے میں بھی فضل کے انتخاب کے مطابق کچھ بچا
ہوا ہے، لیکن اگر فضل سے ہو تو کاموں سے نہیں رہا۔ ؛ ورنہ، فضل اب فضل نہیں ہے، لیکن اگر یہ کاموں سے ہے، تو یہ فضل نہیں ہے؛ ورنہ کام نہیں ہے

تعمیرات۔" رومیوں ۔11:1-6

جب مسیح اور اُس کے پیغام کے بارے میں بنی اسرائیل کے مخالفانہ موقف پر غور کیا جائے تو رومیوں کا پڑھنے والا یہ سوچ سکتا ہے کہ خدا نے تمام
اسرائیلیوں کو مکمل طور پر رد کر دیا تھا۔ ایسے

Machine Translated by Google

سوچ ناراضگی اور انتقام کے فطری انسانی ردعمل کے مطابق ہو گی، لیکن خدا کے کردار کے مطابق نہیں۔ ”آدمی کا غضب خدا کی راستبازی کو کام نہیں کرتا“ (یعقوب 1:20)۔ وہ کہتا ہے: ”کیا کوئی عورت اس بچے کو بھول سکتی ہے جسے وہ پالتی ہے کہ اسے اپنے بچے پر ترس نہیں آتا؟ بچہ دانی؟
لیکن اگر وہ اسے بھول بھی گئی تو میں تمہیں نہیں بھولوں گا۔“ ایک ھے. 49:15. نہ ہی مسیح۔ پوری قوم کی طرف سے مسترد ہونے کے بعد بھی وہ جنت میں ان کی شفاعت کرتا رہا۔ اور اس کی روح سے تمام بنی اسرائیل کے دلوں میں شفاعت کرو۔ اور ان میں سے ایک چھوٹی سی تعداد تھی، جو بقیہ کہلاتے تھے، جنہوں نے اس کے فضل کی دعوت کو قبول کیا۔ ان لوگوں نے شریعت کو پورا کرنے اور خُدا کو خوش کرنے کے لیے اپنے کاموں سے تشکیل دی گئی اپنی راستبازی کو چھوڑ دیا، اور اپنی راستبازی کے ساتھ نجات دہندہ کو حاصل کیا۔ پھر اُنہیں اُس کے ساتھ روح القدس حاصل ہوا، وہ ایجنٹ جس نے اُن کے دلوں کو بدل دیا اور اُنہیں احکام کا حقیقی محافظ بنایا۔

انہوں نے اپنی زندگی میں ان الفاظ کی حقیقت کو جان لیا: "کیونکہ آپ کو ایمان کے وسیلے سے فضل سے نجات ملی ہے؛ اور یہ آپ کی طرف سے نہیں، یہ خدا کا تحفہ ہے" افسیوں 2:8۔

رومیوں کے اس حوالے کے الفاظ بھی واضح ہیں کہ بنی اسرائیل کسی بھی طرح کاموں سے نہیں بچ سکتے۔ اسرائیلی بقیہ فضل کے انتخاب کے مطابق خدا سے جڑے رہے۔ "لیکن اگر یہ فضل سے ہے، تو یہ اب کاموں سے نہیں ہے۔" نجات "کاموں سے نہیں آتی، تاکہ کوئی (یہاں تک کہ اسرائیلی بھی) فخر نہ کر سکے" ایفی۔ 2:9۔ ہر کوئی صرف خُدا کے فضل سے بچایا جا سکتا ہے، اُس ایمان سے جو اُنہیں تحفے کے طور پر ملتا ہے جب وہ اُس کا کلام قبول کرتے ہیں اور اُس کی مخالفت نہیں کرتے۔

ان کے کام نجات میں حصہ نہیں لیتے۔ اگر نجات کاموں سے ہوتی تو یہ فضل سے نہیں ہوتی ۔ رومیوں 11 کے تناظر میں "فضل" اور "کام" متضاد ہیں۔ کام ہر اس چیز کا احاطہ کرتا ہے جو انسان انجام دیتا ہے یا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جبکہ فضل وہ ہے جو صرف خدا کرتا ہے، انسان کی مدد کے بغیر ۔ گناہوں کی معافی اور ہمارے دلوں کو بدلنے اور ہمیں اطاعت کرنے کے قابل بنانے کی طاقت صرف خدا کی طرف سے آتی ہے۔ وہ ہمارے آسمانی باپ کی محبت کے ذریعے آسمان کی طرف سے ہمیں دیے گئے "خدائی فضل" کے پیکج میں موجود ہیں۔ یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم خُدا کی محبت پر یقین کریں اور خوشی سے تحفہ حاصل کریں۔

وہ تمام لوگ جو مستقبل میں ابدی زندگی کے وارث ہوں گے، بشمول بنی اسرائیل، وہاں ہوں گے کیونکہ انہوں نے اپنے دلوں میں خُدا کے فضل کو حاصل کیا ہے اور اُس کی قدر کی ہے۔

جیسا کہ پچھلی آیات میں تبصرہ کیا گیا تھا اسی رگ میں، بنی اسرائیل کے بارے میں رومیوں کے الفاظ ایڈونٹزم پر یکساں قوت کے ساتھ لاگو ہوتے ہیں۔ اگرچہ ایڈونٹسٹ چرچ نے ایک ادارے کے طور پر، خدا کی پکار کو رد کر دیا ہے اور کئی جھوٹے عقائد، جیسے تثلیث پر یقین، سے چمٹا ہوا ہے، مسیح پھر بھی اپنے ارکان کو بلاتا ہے، کہتا ہے، "دیکھو، میں دروازے پر کھڑا ہوں اور دستک دیتا ہوں؛ اگر کوئی میری آواز سنتا ہے، اور دروازہ کھول، میں اس کے گھر میں داخل ہو جاؤں گا، اور میں اس کے ساتھ کھانا کھاؤں گا، اور وہ میرے ساتھ۔" Rev. 3:20 اور جو لوگ اس کی آواز سنیں گے وہ ان بقیہ کو بنائیں گے جو بھیڑ میں شامل ہوں گے۔ لوگوں کی، دوسرے تمام عقائد میں سے، جو بائبل کی سچائی کو قبول کریں گے۔

Machine Translated by Google

"کس چیز کے لیے؟ جو کچھ اسرائیل نے ڈھونڈا وہ حاصل نہیں کیا؛ لیکن چنے ہوئے لوگوں نے حاصل کر لیا، اور باقی سخت ہو گئے، جیسا کہ لکھا ہے: خدا نے انہیں گہری نیند کی روح، آنکھیں تاکہ وہ دیکھ نہ سکیں، اور کان دیے تاکہ وہ دیکھ سکیں۔ وہ آج کے دن تک نہ سن سکے اور داؤد کہتا ہے کہ اُن کی میز اُن کے بدلے کے لیے پھندا اور پھندا اور ٹھوکر کا باعث بن جائے اور اُن کی آنکھیں تاریک ہو جائیں تاکہ وہ دیکھ نہ سکیں۔

ان کی پیٹھ ہمیشہ جھکی رہے۔ رومیوں 10-11:7

خدا کے قانون کی پابندی کے محافظ، یا "اہل شریعت"، دونوں ماضی میں اسرائیلی اور موجودہ ایڈونٹسٹ، تبلیغ کرتے ہیں اور اطاعت کی تلاش کرتے ہیں، لیکن مسیح یسوع میں خدا کے فضل کے پیغام کے خلاف خود کو سخت کر چکے ہیں۔ ان میں سے صرف وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو عاجز کیا اور اپنی بے بس روحوں کو نجات دہندہ کی دیکھ بھال کے حوالے کر دیا ان کو اس کی رحمت ملی اور اس کے فضل سے سچی فرمانبرداری کرنے کے لیے مضبوط ہوئے -جو کہ بدلے ہوئے دل کی ہے۔

باقی لوگ تعصب سے بھرے ہوئے تھے، خود اس بات پر یقین رکھتے ہوئے کہ ان کے پاس انجیل کے مبلغین سے سیکھنے کے لیے کچھ نہیں ہے جو ان کے فرقے سے تعلق نہیں رکھتے۔ اس طرح، "ان کے کان ہیں، لیکن وہ نہیں سنتے" -کیونکہ وہ نہیں چاہتے۔ ان کے سامنے یہ ثبوت بھی ہے کہ خُدا سچی انجیل کے مبلغین کے ذریعے کام کر رہا ہے اور ان کی زندگی اس کی گواہی دیتی ہے –ان کی آنکھیں ہیں –لیکن وہ دیکھنا نہیں چاہتے۔ وہ روحانی روٹی جو انہیں حاصل ہو سکتی ہے -خالص نظریہ جو ان کی روحوں کو عزت بخشے گا اور بچائے گا -جسے وہ حقیر سمجھتے ہیں - کیونکہ یہ ان کے گرجہ گھر کے منبروں یا ان کے اداروں کے ذریعہ تسلیم شدہ مردوں سے نہیں آتا ہے۔ ان کا "روحانی دسترخوان"، وہ منبر جہاں سے آسمان کی روشنی آنی چاہیے، ان کے لیے ان کا اپنا "بندھن" بن گیا، کیوں کہ یہیں سے ان کے روحانی رہنما جواز کے بارے میں سچائیوں سے متصادم ہونے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ خدائے واحد، باپ اور اس کے بیٹے یسوع مسیح کی کامل اطاعت اور عبادت، ان کا منبر وہ پکوان بن گیا ہے جو فریب کا کام کرتا ہے جو انہیں جنت کی طرف لے جانے والے راستے سے ہٹاتا ہے، وہی جال جو انہیں جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ نقصان دہ اثر کے باعث لوگوں کی روحانی آنکھیں آسمان کی روشنی کی طرف دیکھنا بند کر دیں جو بائبل کے خالص الہام سے آتی ہے اور انسانوں کے فلسفوں سے اندھیرے میں ڈوب جاتی ہے۔ان کے اساتذہ کی رہنمائی میں ان کے تعصب سے اندھے اور عقائد کے نشہ میں ڈوبے ہوئے تھے۔ مردوں کے، انہوں نے اپنی پیٹھ جھکائی، اپنی نظریں نیچے کی طرف اس تاریک دنیا اور اس کے رسم و رواج کی طرف موڑیں، اس کے مذموم طریقوں سے زیادہ سے زیادہ موافقت اختیار کر لیں۔ ان کی پیٹھ ہمیشہ نیچی نظر آنے کے لیے، اس کے کلام میں مسیح کے غور و فکر سے منہ موڑ کر عیب دار آدمیوں کی طرف دیکھنے کے لیے۔

"پس میں کہتا ہوں، کیا انہوں نے ٹھوکر کھائی کہ گر جائیں؟ ہر گز نہیں، بلکہ ان کے زوال سے نجات غیر قوموں کے پاس آئی، تاکہ ان کی تقلید کے لیے اُکسائیں ۔ غیر قوموں کی دولت، ان کی معموری کتنی زیادہ ہوگی، کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں،

Machine Translated by Google

غیر قوموں، کہ جب میں غیر قوموں کا رسول ہوں، میں اپنی خدمت کی تعریف کرتا ہوں۔ یہ دیکھنے کے لیے کہ آیا میں کسی بھی طرح سے اپنے جسموں کو نقل کرنے پر اکسا سکتا ہوں اور ان میں سے کچھ کو بچا سکتا ہوں۔ کیونکہ اگر اس کا انکار دنیا کی صلح ہے تو اس کا داخلہ مُردوں میں سے زندگی کے سوا کیا ہوگا؟ اور اگر پہلا پھل پاک ہے تو آٹا بھی پاک ہے۔ اگر جڑ مقدس ہے تو شاخیں بھی مقدس ہیں۔"

رومیوں 11:11-16

ہم دہراتے ہیں: "خدا چاہتا ہے کہ ہر کوئی نجات پائے" 1تیم ۔2:4اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس مقصد کے لیے تمام چیزوں کو ہدایت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض کی طرف سے فضل کی خوشخبری کو مسترد کرنے کے نتیجے میں کیے گئے اعمال بھی دوسروں کے لیے برکت کا باعث بنتے ہیں۔ یہودیوں کے ذریعہ عیسائیوں کو یروشلم سے نکالے جانے کے نتیجے میں دوسری جگہوں پر غیر قوموں کو خوشخبری کی تبلیغ کی گئی (اعمال ۔(8:1-4اس کے علاوہ، جدید دور میں، سچائی کے مبلغین کو ایڈونٹسٹ گرجا گھروں کی رکنیت سے خارج کرنے کے نتیجے میں ہر قوم، قبیلے، زبان اور لوگوں تک سچائی پھیلائی گئی ۔(Rev. 14:7)دونوں صورتوں میں، خدا کے حق میں ان مذہبی اداروں کے زوال اور کمی کا نتیجہ سچائی کے ساتھ دنیا کی روحانی افزودگی، یا "دنیا کی دولت" جیسا کہ رومیوں میں کہا گیا ہے۔ ایک "ایمولیٹر"، یا حوصلہ افزائی کرنے والا عنصر ، گرے ہوئے لوگوں کو سچے تجربے کی تلاش میں ترغیب دینے کے لیے۔ عملی طور پر، ایسا اس وقت ہوتا ہے جب ان اداروں سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص سچائی کو دوسروں کی طرف سے تبلیغ کرتے ہوئے دیکھتا ہے اور کہتا ہے: "لیکن یہ سچائی ہمیں ہی کرنی چاہیے تھی۔ تبلیغ کرو پھر تم ان کے ساتھ کیسے ہو؟ اور اس عکاسی کے نتیجے میں اس کے پاس موقع ہے، سچائی کی محبت کے لیے، فیصلہ کرنے کا کہ وہ جہاں ہے وہیں چھوڑ کر خدا کے جدید لوگوں میں شامل ہو جائے۔ سچائی کے مبلغین، موجودہ زمانے میں، اسرائیلیوں اور ایڈونٹسٹس کو سچائی کی تلاش میں ترغیب دینے کے لیے خدا کے آلہ کار کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ بحیثیت قوم ان کے مسترد ہونے کے نتیجے میں دنیا میں امن کی خوشخبری کی تبلیغ اور تمام ایمان لانے والوں کے درمیان صلح ہو گئی۔ خدا کے ساتھ 2)کور. (5:19اور خدا کے لوگوں کی صفوں میں داخل ہونا، ان روحوں کا، ان دو جسموں کے درمیان، ان کے لیے روحانی زندگی کی واپسی ہو گی۔

وہ پہلے کہلائے جانے والے (ماضی میں اسرائیلی اور حالیہ صدیوں میں ایڈونٹسٹ) ہونے کے ناطے، "پہلے پھل"، یا پہلے تصور کیے جاتے تھے۔ پہلا پھل کاٹا گیا پہلا پھل تھا، یا پہلا بچہ (استثنا ؛18:4زبور ۔(105:26اگر وہ، سب سے پہلے، سچائی کی طرف لوٹ کر روحانی زندگی کی طرف لوٹتے ہیں اور خود کو خدا کے سچے لوگوں کے ساتھ جوڑتے ہیں، تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ جن لوگوں کے ساتھ وہ متحد ہوتے ہیں وہ بھی روحانی طور پر زندہ ہیں۔ یا، دوسرے طریقے سے، اگر وہ مذہب تبدیل کرنے کے بعد کسی قوم میں شامل ہونا چاہتے ہیں، تو وہ یقینی طور پر ایسے لوگوں کی تلاش میں ہیں جو پہلے ہی تبدیل ہو چکے ہیں۔ کیونکہ صحیفہ کہتا ہے: "کیا دو ایک ساتھ چل سکتے ہیں اگر وہ متفق نہ ہوں؟" عاموس ۔3:3اور یہ لوگ صرف وہی ہو سکتے ہیں جو خدا کی طرف سے اولیاء پر مشتمل ہوں: "یہ ہے سنتوں کا صبر؛ یہاں وہ لوگ ہیں جو خدا کے احکام اور یسوع کے ایمان کو مانتے ہیں۔ ۔14:12تاکہ اِن لوگوں میں سے سب اولیاء ہوں۔ وہ دونوں جو پہلے سے اس کے درمیان تھے اور وہ جو،

Machine Translated by Google

بنی اسرائیل اور ایڈونٹس کے درمیان، وہ الہی پرووِیڈنس کے ذریعہ سچائی کی طرف لے گئے اور اس کے ساتھ متحد ہوئے۔ دوبارہ مقرر ہونے والے پہلے پھل یا جڑ ہیں۔ اور باقی ماس یا شاخوں کو تشکیل دیتے ہیں جن کا ذکر رومیوں کی آیت میں کیا گیا ہے۔ متن سے نکالی گئی اصل حقیقت یہ ہے کہ، ان کی اصلیت سے قطع نظر، وہ تمام لوگ جنہوں نے آخرکار فضل کی دعوت کو قبول کیا اور خدا کے بندوں کی صفوں میں شامل ہو گئے، ایک ہی حالت میں ہیں: "اولیاء"۔ جیسا کہ؟ مسیح میں ایمان اور خُدا کی روح القدس کے عمل سے احکام کی فرمانبرداری کی۔ کیونکہ جو حکم وہ مانتے ہیں وہ "مقدس" ہے (رومیوں 7:12)اور وہ اسی وجہ سے روحانی طور پر زندہ ہیں، کیونکہ یسوع نے کہا: ''میں جانتا ہوں کہ اس کا حکم ہمیشہ کی زندگی ہے'' یوحنا: 12:50۔

"اور اگر کچھ شاخیں توڑ دی گئیں اور آپ زیتون کے درخت کی طرح پیوند کر ان کے لیے پیوند لگے اور زیتون کے درخت کی جڑ اور رس میں حصہ دار بنے تو شاخوں پر فخر نہ کرو اور اگر تم فخر کرتے ہو۔ ان کے خلاف، کیا آپ جڑ کا ساتھ دینے والے نہیں، لیکن جڑ آپ کی ہے۔ رومیوں 11:17، 18

یہاں پولس نے غیر قوموں سے خطاب کیا۔ یاد رکھیں کہ یہ رومیوں کے نام خط ہے ۔ اس لیے ضمیر "آپ" ان کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور، جدید دور میں، "اہلِ قانون" (اسرائیلیوں اور ایڈونٹسٹس) کے درمیان پہلے سے قائم متوازی کے مطابق ، ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس حوالے سے ان لوگوں کو مخاطب کیا گیا ہے جو ان قوموں میں سے کسی سے تعلق نہیں رکھتے۔قانون کے لوگوں کا حوالہ دیتے ہوئے، پولس کہتا ہے کہ وہ "ٹوٹے" گئے ہیں، یعنی مسیح اور اُس کی خوشخبری کے اپنے رد کرنے سے فضل کی برکتوں سے محروم ہو گئے ہیں۔ پیغام کو قبول کر لیا ہے، ہمیں روحانی طور پر "پیوند" کیا گیا ہے، یعنی ہم خُدا کی روحانی کلیسیا کا حصہ بن گئے ہیں۔ لیکن ہمیں اُن پر فخر نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ خوشخبری کا عقیدہ جو ہمیں برقرار رکھتا ہے۔ آج کھڑا ہونا سب سے پہلے ان کو پہنچایا گیا اور اس کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا کیونکہ انہوں نے اسے مسترد کر دیا تھا۔ آیات کا مقصد ہمیں اس عاجزی میں رکھنا ہے جس نے ہمیں کبھی خدا کی بادشاہی تک رسائی دی تھی۔ عیسیٰ نے کہا: "مبارک ہیں غریب ہیں۔ روح میں، کیونکہ آسمان کی بادشاہی ان کی ہے" میٹ 5:3گہری عاجزی کے ساتھ، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ ہم گنہگار ہیں اور کسی چیز کے مستحق نہیں ہیں، ہم معافی اور تقدیس کے فضل کو قبول کرتے ہیں۔ اور اس میں رہنے سے ہی ہم اس نعمت کو اپنے پاس رکھیں گے۔ یہ خیال اگلی آیات میں بیان کیا گیا ہے:

"اور تُو کہے گا کہ شاخیں توڑ دی گئیں تاکہ میں پیوند کروں۔ یہ ٹھیک ہے؛ اُن کے بے اعتقادی کے سبب سے وہ ٹوٹ گئے، اور تم ایمان پر قائم ہو، پھر گھمنڈ نہ کرو بلکہ ڈرو۔
کیونکہ اگر خدا نے قدرتی شاخوں کو نہ بخشا تو ڈرو کہ وہ تمہیں بھی نہ بخشے گا۔ لہذا، خدا کی نیکی اور شدت پر غور کریں: گرنے والوں کی طرف، شدت؛ لیکن آپ کے لیے،

Machine Translated by Google

مہربانی، اگر آپ اس کی مہربانی میں رہیں۔ ورنہ تم بھی کٹ جاؤ گے۔"
رومیوں 11:19-22

خدا منصف ہے۔ سب کے ساتھ یکساں سلوک کریں۔ محبت کے باپ کے طور پر، وہ گمراہ ہونے والوں کے ساتھ سختی سے پیش آتا ہے۔ یہ باغیوں اور نافرمانوں پر مصیبتیں آنے دیتا ہے تاکہ اس کے ذریعے وہ اس تباہی کو پہلے سے دیکھ سکیں جس کی طرف ان کا عمل انہیں لے جاتا ہے اور وقت پر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ اس طرح، اس کی سختی اس کی مہربانی کا مظہر ہے، کیونکہ "خُدا کی مہربانی آپ کو توبہ کی طرف لے جاتی ہے" روم۔ 2:4۔دوسری طرف، وہ ان لوگوں کو اپنی مہربانی عطا کرتا ہے جو اس کی محبت کے اثر میں آتے ہیں اور مسیح کے سامنے ہتھیار ڈال دیتے ہیں، ان کی راہنمائی کرتے ہیں اور انہیں اس کے احکام کی تعمیل کرنے کے لیے تقویت دیتے ہیں۔ "اور تمہارے کان تمہارے پیچھے یہ کلام سُنیں گے کہ یہ راستہ ہے، اِس پر چلو، دائیں بائیں نہ مُڑو۔" عیسن۔ 30:21۔اس مشاہدے سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ خدا ہر ایک کو نجات کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے ہمیشہ اپنی مہربانی کا مظاہرہ کر رہا ہے: چاہے وہ "اہل شریعت" سے تعلق رکھتے ہوں یا غیر قوموں سے۔ صرف وہی لوگ نجات نہیں پائیں گے جو مستقل طور پر اس کی بھلائی کے اثر کے سامنے ہتھیار ڈالنے کی مزاحمت کرتے ہیں۔

"اور وہ بھی، اگر وہ بے اعتقاد نہ رہیں تو پیوند کیے جائیں گے؛ کیونکہ خُدا اُن کو دوبارہ پیوند کرنے پر قادر ہے۔ کیونکہ اگر آپ کو قدرتی زیتون کے درخت سے کاٹا گیا اور فطرت کے برخلاف، اچھے زیتون میں پیوند گیا درخت، یہ جو قدرتی ہیں، ان کو اپنے زیتون کے درخت میں پیوند کیا جائے گا، کیونکہ بھائیو، میں نہیں چاہتا کہ تم اس راز سے بے خبر رہو (ایسا نہ ہو کہ تم اپنے آپ کو سمجھو) کہ سختی آگئی ہے۔ اسرائیل پر حصہ، جب تک کہ غیریہودیوں کی تکمیل نہ آئے۔ اور اسی طرح تمام اسرائیل بچ جائیں گے، جیسا کہ لکھا ہے، صیون سے ایک نجات دہندہ آئے گا، اور یعقوب سے بے دینی کو دور کرے گا: اور یہ میرا عہد ہو گا۔ جب میں ان کے گناہوں کو دور کر دوں گا۔" رومیوں 11:19-27

چونکہ خُدا سب کو بچانا چاہتا ہے اور اِس مقصد کے لیے مسلسل کام کر رہا ہے، اِس لیے اگر پیچھے ہٹنے والے اُس کی محبت کے اثر کو روکنے اور خوشخبری پر یقین کرنے میں ناکام رہتے ہیں، تو وہ اُنہیں قبول کر لے گا۔" روح (خدا کی) اور بیوی (اس کا چرچ) کہو: آؤ، اور جو سنے، وہ کہے، آؤ، اور جو پیاسا ہو، وہ آئے، اور جو چاہے وہ زندگی کے پانی سے آزاد کر لے۔" ۔Rev. 22:17خدا نے اسرائیل کی سختی کا استعمال کیا۔ یعنی اہل شریعت میں سے قدیم اور جدید، تاکہ خوشخبری باقی سب تک پہنچ جائے، اور ہر کوئی جو چاہے فضل کی دعوت کو قبول کرے۔ ہر قوم، قبیلے، زبان اور لوگوں کے ماننے والے، نجات پانے والوں کی مجموعی تشکیل، خدا کا اسرائیل۔

Machine Translated by Google

آئیے یاد رکھیں کہ اسرائیل کا مطلب ہے "فاتح"۔ اور لکھا ہے: "جو غالب آئے گا، میں اسے زندگی کے درخت سے کھانے کو دوں گا، جو خدا کی جنت کے بیچ میں ہے" ۔Rev. 2:7لہذا، وہ تمام لوگ جو خدا کی خوشخبری کو قبول کرتے ہیں۔ خدا کے اسرائیل پر۔ فضل، ان کے اصل مذہبی پس منظر یا قومیت سے قطع نظر، اور اس کے ذریعے گناہ پر قابو پاتا ہے۔ روح القدس کے عمل سے دس احکام، اس لحاظ سے، وہ سب ایک جسم، خدا کی کلیسیا ہوں گے۔

"تو خوشخبری کی بات ہے تو وہ تمہاری خاطر دشمن ہیں؛ لیکن جہاں تک انتخاب کا تعلق ہے، وہ باپ دادا کی خاطر پیارے ہیں؛ کیونکہ تحفے اور خدا کی پکار توبہ کے بغیر ہیں۔" رومیوں

11:28،29

یہ بیان ہم سب کے باپ کے طور پر خدا کے تصور کو تقویت دیتا ہے۔ چونکہ اس نے ماضی میں، بنی اسرائیل کو، اور، چند صدیاں پہلے، ایڈونسٹوں کو بلایا تھا، اس لیے اس نے ان کے سلسلے میں اپنا مقصد نہیں بدلا۔ بحیثیت قوم اور فرقہ، اس کے قائدین نے اس کی دعوت کو رد کیا۔ لیکن خُدا اپنے علمبرداروں -ابراہیم، اسحاق اور جیکب سے کیے گئے وعدوں کو نہیں بھولا -پہلی صورت میں، اور دوسری صورت میں ایڈونٹسٹ فرقے کے بانی بانی سے۔ ان دونوں جسموں کے تمام موجودہ ارکان کو آسمانی باپ نے کھوئے ہوئے لیکن پھر بھی پیارے بچوں کے طور پر دیکھا ہے۔ کیونکہ اگر ایک ماں اپنے بیٹے سے محبت کرتی رہے اور جیل بھی جائے تو اس کی عیادت کے لیے، بہت زیادہ خدا۔ وہ کہتا ہے: "کیا کوئی عورت اپنے بچے کو اس قدر بھول سکتی ہے کہ وہ اس کی پرورش کرے کہ اسے اپنے پیٹ کے بچے پر رحم نہ آئے ؟ لیکن اگر وہ اسے بھول بھی گئی تو میں تمہیں نہیں بھولوں گا۔“ ایک ھے. 49:15. یہ اس معنی میں ہے کہ پولس کہتا ہے کہ تحائف اور پیشے توبہ کے بغیر ہیں۔

جب باپ اپنے بیٹے کو تحفہ دیتا ہے تو وہ اسے حقیر سمجھ سکتا ہے، لیکن باپ اسے واپس نہیں لیتا۔ خدا نے تحفہ اور پیشہ دیا. تحفے تحفے ہی ہوتے ہیں۔ متن کے معاملے میں وہ خدا کے وعدے ہیں۔ "پیغام" کا مطلب ہے "بلانا"۔ خدا نے ماضی میں دونوں قوموں کے علمبرداروں کو بلایا اور ان سے وعدے کئے۔ یہ ہمیشہ اطاعت پر مشروط ہوتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ بہت سے لوگوں کا کفر ان کی زندگی میں وعدوں کو پورا کرنے سے روکتا ہے۔ وعدے ہوتے رہتے ہیں، خواہ ان کے بارے میں آپ کا رویہ کچھ بھی ہو، یہاں تک کہ بغیر توبہ کے دیے جاتے ہیں، تاہم، اس صورت میں وہ پورے نہیں ہو سکتے، کیونکہ وہ اطاعت سے مشروط ہیں۔ خُداوند چھوٹا نہیں ہے، اُس کے لیے جو بچا نہیں سکتا۔ اور نہ ہی اس کے کان کو غم ہوا ہے کہ وہ سن نہیں سکتا۔ لیکن تمہاری بدکرداری تمہارے اور تمہارے خدا کے درمیان الگ ہو گئی ہے۔ اور تمہارے گناہ اس کا چہرہ تم سے چھپاتے ہیں، تاکہ وہ تمہاری نہ سنے۔" ایک ھے. 59. شریروں سے بھی کہو، بے شک

Machine Translated by Google

تم مر جاؤ گے؛ اگر وہ اپنے گناہ سے باز آجائے، اور عدالت اور راستبازی پر عمل کرے، شریروں سے عہد کو بحال کرے، جو چوری کی ہے اس کی تلافی کرے، زندگی کے قوانین پر چلے، اور بدکاری نہ کرے، وہ یقیناً زندہ رہے گا، مرے گا۔ اُس کے تمام گناہ جو اُس نے کیے ہیں اُس کے خلاف یاد نہیں رکھا جائے گا ۔ اس نے جو فیصلہ اور راستبازی کی ہے وہ ضرور زندہ رہے گا۔ Eze 33:13-16۔

"کیونکہ جس طرح تم بھی پہلے خدا کے نافرمان تھے لیکن اب ان کی نافرمانی کے سبب سے رحم حاصل کیا گیا ہے، اسی طرح یہ بھی اب نافرمان ہو گئے ہیں تاکہ وہ بھی تم پر جو رحمت ظاہر کی گئی ہے اس سے رحم حاصل کر سکیں۔ کیونکہ خدا نے ہر ایک کو نافرمانی میں قید کر رکھا ہے۔ ان سب کو رحمت سے استعمال کرنے کے لیے اے دولت کی گہرائی، خدا کی حکمت اور علم دونوں، اس کے فیصلے کتنے ناقابلِ تلاش ہیں، اور اس کے طریقے کتنے ناقابلِ غور ہیں، کیوں کہ رب کی عقل کو کس نے سمجھا؟ اُس کے مشیر نے پہلے اُس کو دیا تاکہ اُسے اجر ملے؟ کیونکہ اُسی کی طرف سے، اُسی کے ذریعے، اور اُسی کے لیے، سب چیزیں ہیں، اِس لیے اُس کی ابد تک تمجید ہو۔ رومیوں

11:30-36

اسرائیل کے سخت ہونے کا مطلب یہ تھا کہ خوشخبری، اس پہلے دور میں، ''آسمان کے نیچے کی ہر مخلوق کو منادی کی گئی'' کرنل ۔1:23تو حال میں بھی۔ ایڈونٹسٹوں کی سختی نے ہر قوم، قبیلے، زبان اور لوگوں کو ابدی خوشخبری کی تبلیغ ممکن بنائی ۔(Apoc. 14:7)حقیقت یہ ہے کہ آپ اب یہ کتاب پڑھ رہے ہیں اس بات کا ثبوت ہے کہ ایسا ہو رہا ہے۔ "اور بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی پوری دنیا میں کی جائے گی تاکہ تمام قوموں کی گواہی ہو، تب خاتمہ ہو گا... تب ابن آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہو گا؛ زمین کی تمام قومیں ماتم کریں گے اور وہ ابنِ آدم کو آسمان کے بادلوں پر قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ آتے دیکھیں گے اور وہ اپنے فرشتوں کو بگل کی بڑی آواز کے ساتھ بھیجے گا اور وہ اپنے چنے ہوئے لوگوں کو چاروں طرف سے جمع کریں گے۔ آسمانوں کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک۔"

متی ۔31 ،30 ،24:14"کیونکہ خُداوند بذات خود، اپنے حکم کے کلام کے ساتھ، فرشتہ کی سُنی ہوئی آواز کے ساتھ، اور خُدا کے نرسنگے کے ساتھ، آسمان سے اُترے گا، اور مسیح میں مُردے پہلے جی اُٹھیں گے۔ ؛ اس کے بعد، ہم، زندہ، جو باقی ہیں، ان کے ساتھ بادلوں میں اُٹھائے جائیں گے تاکہ ہوا میں خُداوند سے ملیں، اور یوں ہم ہمیشہ کے لیے خُداوند کے ساتھ رہیں گے۔" 1تھیس ۔4:16، 17

خدا کے لئے پاک ہے جو سب کی بھلائی اور نجات کے لئے اپنی مرضی کے مطابق ہر چیز کی ہدایت کرتا ہے! وہ تمام واقعات کی ہدایت کرے گا تاکہ تمام لوگوں کو اس کی محبت کو جاننے اور اپنی تقدیر کا فیصلہ کرنے کا موقع ملے۔ ”اور پھر انجام آئے گا“ متی ۔24:14

Machine Translated by Google

سچی خوشخبری کو جان کر ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے کس طرح ہر چیز کو ہماری بھلائی کے لیے بنایا۔
اسے ہماری رہنمائی اور رہنمائی کرنے دینا نجات کا آسان راستہ ہے۔ یسوع نے کہا: ”میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں، اور میں اُن کو جانتا ہوں، اور وہ میرے پیچھے چلتی ہیں۔ اور میں انہیں ہمیشہ کی زندگی دیتا ہوں، اور وہ کبھی ہلاک نہیں ہوں گے، اور کوئی انہیں میرے ہاتھ سے نہیں چھین سکے گا۔ میرا باپ، جس نے مجھے دیا، سب سے بڑا ہے۔ اور کوئی انہیں میرے باپ کے ہاتھ سے نہیں چھین سکتا۔" یوحنا ۔10:27-29کوئی بھی اس کے فضل کی دعوت کے خلاف سخت مزاحمت کرکے اس کے منصوبوں کو آپ کی زندگی میں پورا ہونے سے نہ روکے۔ آپ، مسیح کو اس کی روح کو بچانے کا کام سونپتے ہیں۔ وہ آپ کو کلام کی تعلیمات، ضمیر کی آواز اور زندگی کی ہر تفصیل میں اس کے پرووڈینس کے ذریعے آپ کی رہنمائی کرے! لہذا، راستے میں کوئی غلطی نہیں ہے -ابدی زندگی آپ کی میراث ہوگی اور جنت آپ کا گھر ہوگا!

اللہ اپ پر رحمت کرے.